www.KitaboSunnat.com

مکالماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

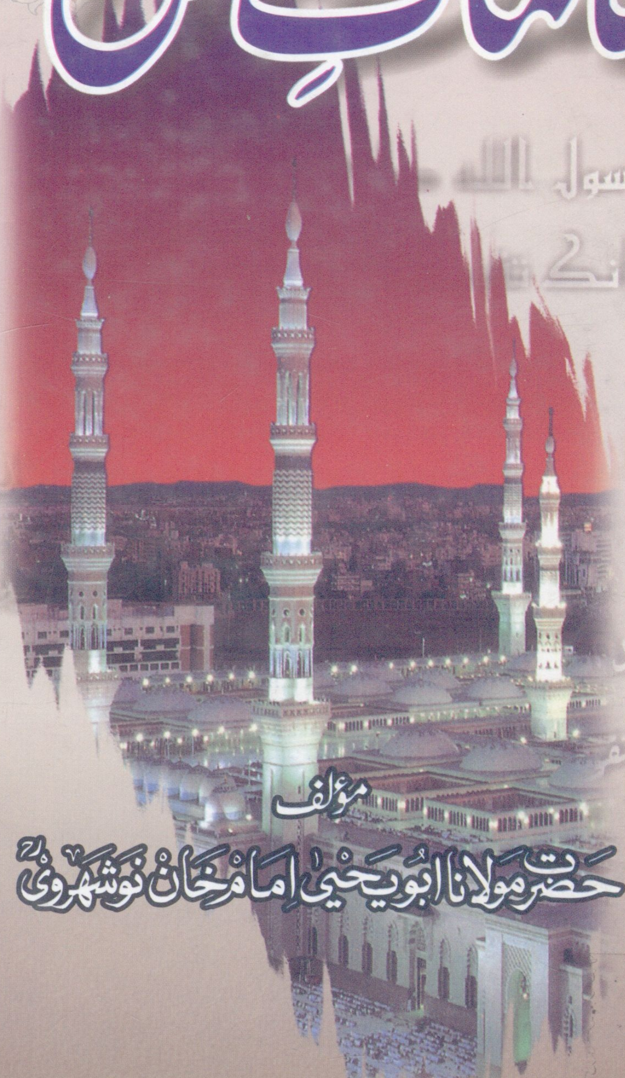

مؤلف

حضرت مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رحمہ اللہ

ادارہ ترجمان السنۃ

لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مکالماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکالماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی

ادارہ ترجمان السنۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

248

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور
نمبر 15091

ناشر ---------- ادارہ ترجمان السنۃ

طبع اول ---------- دسمبر 2001

مطبع ---------- موٹروے پرنٹرز

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مجلس صحابہ میں جبریلؑ سے مکالمہ

- ❖ تعلیم وتدریس میں سوال وجواب کا طریق ۱۱
- ❖ ضمام بن ثعلبہ نجدی کا مکالمہ ۱۵

سردارانِ طائف سے مکالمے

- ❖ رئیسان طائف عبد یالیل اوران کے بھائیوں سے ۲۱
- ❖ نینوا کے نصرانی غلام عداس سے ۲۳
- ❖ سردار طائف عبد یالیل مذکور کی طرف سے قرابت کا واسطہ ۲۵
- ❖ عبد یالیل اوران کے دونوں بھائی مدینہ میں ۲۷
- ❖ بر تقریب ہجرت ۳۱
- ❖ قریش نے رسولِ خدا کے محضر قتل پر دستخط کرہی دیئے ۳۱
- ❖ رسولِ خدا ابوبکر کے ہاں ۳۲
- ❖ بدراور ا ہبران بدر کے متعلق ۳۶
- ❖ سراقہ بن جعشم بن مالک مدلجی کا مکالمہ ۳۶
- ❖ غزوہ بدر کی مہم۔ سعدؓ اور مقدادؓ کی پیش کش ۴۱

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❖ جہاد کے سب سے پہلے قتیل کا مکالمہ ۴۳
❖ اسیرانِ بدر کے معاملہ میں ۴۵

حدیبیہ میں

❖ حدیبیہ کی روئداد ۵۱
❖ حدیبیہ میں سہیل بن عمرو وکیل قریش کا مکالمہ ۵۴
❖ فتح مکہ کے روز سہیل ابن عمرو کا مکالمہ ۶۲
❖ صاحب عیص ابوبصیر کا مکالمہ ۶۵
❖ مکالمہ عمیر بن وہب قریشی ۶۹
❖ حاطب بن ابی بلتعہ ۷۲
❖ عم رسول ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن امیہ کا معروضہ ۷۷
❖ ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن امیہ کی داستان ۸۲
❖ عبداللہ بن ابی بن خلف کا ایک مکالمہ ۸۳
❖ ابوسفیان امویؓ کا مقدمہ و مکالمہ ۸۹
❖ رسالت مآبؐ کے حضور بی بی ہند کا مکالمہ ۱۰۰
❖ حضرت سعد بن عبادہ انصاری کے بے ساختہ الفاظ ۱۰۲
❖ عثمان بن طلحہ کلید بردار کا مکالمہ ۱۰۷
❖ فتح مکہ کے مباح الدم افراد ۱۱۱
❖ عبداللہ بن خطل (قتیل کعبہ) ۱۱۱
❖ مقیس ابن صبابہ قتیل مکہ ۱۱۳
❖ حویرث بن نفید ۱۱۳
❖ قریبہ کنیز ۱۱۴
❖ مباح الدم ۱۱۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حویطب قرشی العامری کا مکالمہ ۱۲۳
ابوخیثمہ کا مکالمہ ۱۲۷
ہوازن کا مکالمہ ۱۲۹
ہوازن اور زہیر بن صرد کا مکالمہ ۱۲۹
اموالِ ہوازن کی تقسیم پر انصار سے مکالمے ۱۳۴
بی بی شیما بنتِ سیدہ حلیمہ سعدیہؓ ۱۴۱

متفرق

دختر حاتم طائی ۱۴۳
فرزند عدی حاتم' عدی ۱۴۵
حضرت ابوذر غفاریؓ سے مکالمہ ۱۴۹
اسود الراعی ۱۵۰
ثمامہ بن اثال حنفی ۱۵۱
نافع ۱۵۴
وفد عبدالقیس سے ۱۵۵
علیؓ کی شکایت! جو خدا اور رسولؐ سے محبت فرماتے ہیں ۱۵۷
سردار وفد عبدالقیس سے ۱۵۸
زندہ در گور دختر کے متعلق ۱۵۹
مسلمانوں کا ناکام دستہ ۱۶۰
افلاس مال سے نہیں بلکہ اعمال سے ہے ۱۶۱
عبداللہ بن ابی منافق کے فرزند مومن عبداللہ سے ۱۶۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مجلس صحابہ میں جبریلؑ سے مکالمہ

تعلیم وتدریس میں سوال وجواب کا طریق

یہ مکالمہ حضرت عمر بن الخطاب کے سامنے ہوا۔ فرماتے ہیں:

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقے میں جمع تھے۔ ایک صاحب آپ نت شریف لائے، ایسے اجنبی جو ہم میں سے کسی کے دیکھے ہوئے نہ تھے۔ لباس پر سفر کا نشان تھا نہ چہرے پر تکان کا اثر، حلقے میں اس بے تکلفی سے بڑھے جیسے آنحضرت سے برسوں کی شناسائی ہو۔ رسول خدا نے انہیں دیکھ کر کسی تعجب کا اظہار نہ فرمایا۔ گویا سچ مچ ایک دوسرے کے دوست ہی ہیں اور ہم اس کی حقیقت نہ سمجھ سکے۔

اس وقت رسول خداؐ دو زانو تشریف فرما تھے یہ صاحب بھی اسی طرح بیٹھ گئے آنحضرتؐ کے گھٹنے سے گھٹنا ملا کر پھر انہوں نے دونوں ہاتھ سرور کائنات کے گھٹنے پر رکھ دیئے اور یہ سوال کیا:

نو وارد : (نام لے کر) اے محمدؐ! اسلام کیا ہے؟

آنحضرتؐ : اسلام ہے:

۱۔ دل اور زبان سے لا الہ الا اللہ کی تصدیق۔

۲۔ نماز اور زکوٰۃ کی پابندی۔

۳۔ تندرستی اور مال داری کی حالت میں بیت اللہ کا حج۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سائل: آپ سچ فرماتے ہیں۔ اسلام یہی ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب سائل نے یہ کہا کہ ''آپ سچ فرماتے ہیں اسلام یہی ہے۔'' اگر اسے پہلے سے علم تھا تو سوال کی کیا ضرورت پیش آئی؟

نو وارد کا دوسرا سوال : اور ایمان کیا ہے؟

رسولِ خداؐ : ایمان ہے:

۱۔ خدا کے واحد لاشریک ہونے پر یقین کامل۔

۲۔ فرشتوں کا اعتراف۔

۳۔ اسلامی کتابوں اور رسولوں کی تصدیق۔

۴۔ قیامت کا اقرار۔

سائل نے اس جواب پر بھی وہی الفاظ دہرائے۔ ''بے شک ایمان یہی ہے، آپ سچ فرماتے ہیں۔'' اس جواب پر بھی ہمیں پہلے کی مانند حیرت ہوئی اگر ایمان کے متعلق علم ہی تھا تو سوال کیوں کیا؟

نو وارد کا تیسرا سوال : اور تقدیر کیا ہے؟

رسولِ خداؐ : خیر وشر دونوں میں سے کسی ایک کو بتوں، جن اور پریوں وغیرہ کی طرف سے سمجھنے کے بجائے ذاتِ خداوندی کے قبضے میں سمجھنا تقدیر ہے۔

سائل نے کہا ''بے شک جیسا آپ نے فرمایا۔ یہی تقدیر ہے'' ہمیں سائل کی اس تصدیق پر بھی پہلے ہی جیسا تعجب ہوا۔

چوتھا سوال : اور احسان کیا ہے؟

رسولِ خداؐ : احسان ہے:

۱۔ حالت نماز میں غیر اللہ کے تصور کے بجائے یہ ذہن میں رکھنا کہ میں خدا کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضور میں ہوں۔

۲۔ اگر یہ نہیں تو خدا کے متعلق یہ تصور ہو کہ وہ میرے قیام وسجود کو دیکھ رہا ہے۔

سائل نے اس پر بھی کہا: ''آپ صحیح فرماتے ہیں، احسان یہی ہے'' اس تصدیق پر بھی ہماری حیرت میں پہلے کی طرح مزید اضافہ ہوا۔

پانچواں سوال : اور قیامت کب آئے گی؟

رسولِ خداؐ : میں اس کے آنے کا وقت سوال کنندہ سے زیادہ نہیں جانتا۔

سائل : قربِ قیامت کے کچھ آثار ہی بتایئے؟

رسول اللہؐ : قربِ قیامت میں یہ تو عام طور پر ہوگا کہ:

۱۔ اولاد ماں باپ کو اپنا چاکر بنا لے گی۔

۲۔ مال وزر کی یہ افراط ہوگی کہ جو لوگ موسم گرما کی چلچلاتی دھوپ اور سرما میں چلے کی سردی میں آسمان کے نیچے بکریوں کے ریوڑ لیے پھرتے ہیں ان کے مکانات بادشاہوں کے محلوں کو شرمائیں گے۔

۳۔ قوموں کی قسمت انجام سے بے خبر اشخاص کے ہاتھ میں آ جائے گی۔

اے صاحب!

خدائے عزوجل نے وقتِ قیامت کے ساتھ مندرجہ ذیل پانچ امور کی حقیقت بھی اپنے سوا کسی پر منکشف نہیں ہونے دی:

۱۔ ﴿ان اللہ عندہ علم الساعة﴾ ''(یعنی) قیامت کی گھڑی''

۲۔ ﴿و ینزل الغیث﴾ ''بارش کا نظام''

۳۔ ﴿و یعلم ما فی الارحام﴾ ''حاملہ کے رحم میں پسر و دختر کی تعیین''

۴۔ ﴿و ما تدری نفس ماذا تکسب﴾ ''کل کیا پیش آئے گا؟''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غدا ﴾

۵. ﴿ و ما تدری نفس بای ارض تموت ﴾ ''انسان کی موت کہاں واقع ہو گی؟''

(۳۲:۳۴ بحوالہ صحیحین)

اور اس موقعہ پر رسالت مآبؐ نے مندرجہ حاشیہ آیت پڑھ کر سنائی۔

اتنی گفتگو کے بعد سائل لوٹ گیا اور جس طرح ہم میں سے کسی نے اسے کہیں سے آتے ہوئے نہ دیکھا تھا اسی طرح وہ جاتے ہوئے بھی دیکھتے ہی دیکھتے الوپ ہو گیا۔

تب رسول خدا نے مجمع سے فرمایا: ''جانتے ہو یہ کون تھا؟''

حاضرین : خدا اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے، ہم نہیں پہچان سکتے۔

رسولِ خداؐ: یہ جبریل امین تھے جو آپ لوگوں کو گفتگو کا سلیقہ سمجھانے کے لئے آئے تھے۔

مصنف : اس کتاب کا موضوع بھی تدریس و تعلیم میں گفتگو کے طور طریقے پیش کرنا ہے اور اس (کتاب) میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مکالمے ہیں جو دوسروں سے ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضمام بن ثعلبہ نجدی کا مکالمہ

رسول خدا صلوات اللہ علیہ کے حسنِ نظم سے داعیِ توحید چاروں طرف پھیل گئے۔ کچھ کسریٰ ایران کی جانب کچھ مقوقسِ مصر اور کچھ قیصر روم کی طرف۔

اس دور میں مجوس ایران کے سوا روم کے مسیحی اور عرب کے قبائل و سردار سب کے سب محسوس خداؤں کو کائنات میں متصرف سمجھتے مگر خدائے برحق کے تصور سے کوسوں دور تھے۔ حسین و جمیل بتوں سے منہ پھیر کر ان دیکھے خدا کو مان لینا انہیں گوارا نہ تھا۔ مجوس آگ کی پرستش کرتے یہ بھی محسوس شے ہی تھی۔

جناب سرور کائنات کے داعی ''نجد و یارانِ نجد'' کے قبیلہ بنو سعد میں پہنچے۔ یہ لوگ طبعاً دور رس اور معاملہ فہم تھے، تاہم جن صاحب کی طرف سے داعی آئے ہیں ان سے بالمشافہ گفتگو بھی تو کی جائے۔ اس قرارداد کے مطابق بنو سعد نے اپنے میں منتخب ضمام ابن ثعلبہ کو مدینے بھیجا جن کے اندازِ گفتگو پر عمر بن الخطاب جیسے فرزانہ روزگار نے فرمایا:

''میں نے ضمام سے بہتر اور موثر گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا'' ①

ضمام رواں دواں مدینے پہنچ گئے۔ یہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دولت کدہ دریافت کر لینا کیا مشکل تھا۔ جب مسجد نبویؐ کے دروازے پر پہنچے تو صحن میں مجمع نظر پڑا۔ سمجھ گئے، وہ صاحب اسی حلقہ میں ہیں۔ اللہ رے بدوی تہذیب! اپنی سانڈنی بھی مسجد کے اندر لے گئے۔ بارے اسے ایک کونے میں بٹھایا اور خود حلقے کی طرف بڑھے جہاں سرور کائنات تشریف فرما تھے۔

ضمام دہرے بدن کے نکیلے تجیلے جوان تھے، گورا چٹا رنگ دونوں پٹے کانوں کی لو

① (صحابہ جلد ۳ ص ۲-۴۱۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے نکلے ہوئے جیسے چاند کے گرد ہالہ ہو۔ مجمع کے قریب پہنچے اور سلام وکلام کے بغیر مکالمہ شروع کر دیا!

ضمام : آپ لوگوں میں ابن عبدالمطلب کون صاحب ہیں؟

رسول خداؐ : ابن عبدالمطلب میں ہوں! فرمایئے؟

ضمام: میں نجد سے آیا ہوں، قبیلہ بنو سعد سے تعلق ہے، قوم نے چند ضروری اُمور کی تحقیق کی غرض سے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔

"اے صاحب! میرے بدوی لب و لہجے سے دل میں غبار تو نہ لایئے گا؟"

رسول خداؐ : آپ گفتگو میں جو انداز اختیار کریں میرے دل میں میل نہ آئے گا۔

ضمام : آپ کے داعی جو ہمارے ہاں تشریف لے گئے ہیں، انہوں نے آپ کی طرف سے ہمیں کئی امور کی تلقین کی ہے جن کی تصدیق براہ راست آپ سے مطلوب ہے۔

پہلا سوال: اسی ذات برحق کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ سے پہلوں اور آپ کے بعد دونوں کا خدا ہے، اسی نے آپ کو منصب رسالت عطا فرمایا ہے؟

رسول خدا : اسی ذات برحق کی قسم ہے جو مجھ سے پہلوں اور میرے بعد میں آنے والوں کا خدا ہے، اسی نے مجھے منصب رسالت عطا فرمایا ہے۔

دوسرا سوال: اور یہ حکم بھی ذات برحق ہی نے دیا ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور ان بتوں کی پرستش سے دامن بچالیں جنہیں ہمارے آباء واجداد صدیوں سے پوجتے آئے ہیں؟

رسولِ خداؐ: میں اسی ذات برحق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ حکم بھی خدا ہی نے دیا ہے کہ میں لوگوں کو صرف اس کے سامنے جھکنے کی دعوت دوں اور انہیں بتوں کی پوجا سے منع کر دوں۔

سائل نے اسی انداز سے ہر سوال پر قسما قسمی کے ساتھ مندرجہ ذیل امور دریافت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیے:

تیسرا سوال: (ضمام): زمین کس نے پیدا کی ہے؟

رسولِ خداؐ : خدائے برحق نے۔

چوتھا سوال : اور اس میں سر بہ فلک پہاڑ کس نے نصب کیے؟

رسولِ خداؐ : پہاڑ بھی اسی خدائے برتر نے نصب کیے ہیں۔

پانچواں سوال: آپ کے داعی نے جو ہمیں پنج وقتہ نماز کی ہدایت کی ہے تو اس نے درست کہا ہے؟

رسولِ خداؐ : ہمارے داعی نے درست کہا ہے کہ رات دن میں پانچ وقت نمازیں ادا کی جائیں۔

چھٹا سوال : آپ ہمیں نمازوں کی ہدایت خدا کے حکم سے فرما رہے ہیں؟

رسولِ خداؐ : بے شک! نمازوں کی ہدایت بھی اسی خدا کے حکم سے ہے۔ جس نے زمین خلق فرمائی اور اس پر پہاڑ نصب کیے۔

ساتواں سوال: اور آپ کے داعی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سال بھر میں ایک مرتبہ مال میں سے زکوٰۃ نکالنا چاہئے، کیا یہ بھی اس نے آپ ہی کی طرف سے کہا ہے اور آپ کا یہ حکم بھی خدا ہی کی طرف سے ہے؟

رسولِ خداؐ : سال بھر میں ایک مرتبہ زکوٰۃ کا حکم اللہ ہی نے دیا ہے اور میں نے ہی داعی سے تاکید کی ہے کہ آپ لوگوں کو اس امر سے آگاہ کر دے۔

آٹھواں سوال: اے صاحب! اور یہ جو داعی ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے تو اسے یہ بھی آپ ہی نے ہدایت فرمائی ہے؟

رسولِ خداؐ : میں نے ہی اسے یہ بھی تاکید کی تھی کہ وہ آپ لوگوں کو ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نواں سوال : تو کیا رمضان کے روزے بھی خدا کے امر سے مقرر ہوئے ہیں؟

رسول خداؐ : رمضان کے روزوں کا حکم بھی میں نے اپنی مرضی سے نہیں دیا۔ یہ بھی اللہ ہی کا فرمان ہے۔

دسواں سوال: آپ کے داعی ہر اس شخص کو حج بیت اللہ کی تاکید بھی تو کرتے ہیں جو صاحب استطاعت ہو؟

رسول خداؐ : ہمارے داعی نے سچ کہا ہے اس کا حکم بھی میں نے اسے اللہ کے فرمان سے دیا ہے۔

اس مرحلے پر ضمام نے کلمہ شہادت " اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدًا رسول الله" کہا اور انہیں قدموں واپس لوٹ پڑا ساتھ ہی وہ یہ بھی کہہ رہا تھا: ''بخدا! ان کاموں میں سے نہ میں کسی کام کے اندر کمی کروں گا نہ زیادتی۔''

یہ سن کر رسول خدا نے اپنے یاران باصفا سے فرمایا: ''اگر یہ شخص سچ کہہ رہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

اور ضمام اپنے ناقہ پر سوار ہو کر یمن کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں ان کے انتظار میں گھڑیاں گنی جا رہی تھیں۔ جاتے ہی قوم سے کہا کہ: اب لات وعزیٰ پر لعنت بھیجو، ان سے نہ کوئی خطرہ ہے نہ کسی منفعت کی توقع۔ خداوندِ عالم نے جس رسول کو مبعوث فرمایا ہے اس کی تعلیم دین و دنیا دونوں میں ترقی کی ذمہ دار ہے۔ اس نبیؐ نے مجھے مندرجہ ذیل امور کی ہدایت فرمائی ہے:

۱۔ توحید میں پختگی
۲۔ بتوں سے تبرا
۳۔ نماز پنجگانہ
۴۔ زکوۃ
۵۔ رمضان کے روزے
۶۔ حج بیت اللہ

ضمام نے جس دل کش انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تھی اسی دل پسند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طریق پر اپنا مکالمہ قوم کے سامنے بیان فرمایا اور اس کے اثر سے ان کا پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ ①

① ا۔ مسلم شریف جلد ا کتاب الایمان' ۲۔ سیرۃ ابن ہشام' ۳۔ اصابہ ج ۳ و تذکرہ ضمام ص ۲۷۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سردارانِ طائف سے مکالمے

رئیسان طائف عبد یا لیل اور ان کے بھائیوں سے

رسول اللہ اور آپ کی تبلیغ کے خلاف قریش مکہ نے ظلم وستم کے تمام دروازے کھول دیئے کسی کو آنحضرت کی بات نہ سننے دیتے۔ ادھر سرور کائنات کو تبلیغی ذمہ داریوں کا اتنا احساس گویا تبلیغ کے بغیر گھڑیاں بے کار گذر رہی ہیں۔ انبیا اور ان کے نائبین دعوت وتبلیغ کے معاملہ میں اسی طرح بے قرار رہتے ہیں۔

قریش نے ان لوگوں کو بھی آنحضرت کی بات سننے سے منع کر دیا جو مکہ میں قربانی اور زیارات کے لیے آتے۔

تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے جو مکہ سے دوسرے درجے پر بڑی نگری ہے۔ داعی برحق نے طائف پہنچ کر سب سے پہلے عبد یا لیل اور ان کے دونوں بھائیوں کے سامنے دعوت توحید پیش کی جن میں سے تینوں نے مختلف جوابات دیئے۔

عبد یا لیل کا جواب: خدا نے آپ کو رسالت سونپ کر اپنے ہاتھ سے کعبہ کا غلاف پرزے پرزے کر دیا ہے۔

دوسرے بھائی کا جواب: (ان کا نام مسعود ہے) آپ کے سوا خدا کو اور کوئی ایسا شخص نہیں ملا جسے نبوت عطا ہوتی!

تیسرے بھائی کا جواب: اگر آپ واقعی نبی ہیں تو آپ کے خلاف زبان ہلانا بے ادبی ہے اور اگر آپ خدا پر الزام لگا رہے ہیں کہ اس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے تو آپ کے ساتھ کلام کرنا بے سود ہے۔ تشریف لے جائیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول خدا کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ آنحضرتؐ نے آج تک کسی سے یہ درخواست نہ کی تھی جوان سے کی اور فرمایا:

''جو آپ کے جی میں آیا کہہ دیا اور میں نے سن لیا مگر اس گفتگو کا چرچا نہ کیا جائے تو مناسب ہے۔''①

مگر یہ لوگ اتنے شریف کہاں تھے؟ سیرۃ ابن ہشام میں لکھا ہے کہ انہوں نے منادی بھی کرا دی اور شہر کے تمام اوباشوں کو بھی آپ کے خلاف ہشکا دیا۔

❁ ❁ ❁

① سیرۃ ابن ہشام بر حاشیہ زادالمعاد ج اول ص ۲۲۹ باب سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ثقیف لطلب النصرۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نینوا کے نصرانی غلام عداس سے

ابو طالب اور سیدہ خدیجہؓ دونوں کی وفات کے بعد آنحضرت تبلیغ کی غرض سے طائف تشریف لائے طائف با رونق شہر ہے اور موسم کے لحاظ سے عرب کا شملہ سمجھا جاتا ہے۔ مکہ معظّمہ سے مغرب کی طرف......میل پر واقع ہے یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جو ظلم وسرکشی میں مکہ والوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ طائف کے بڑے بڑے چودھریوں نے شہر کے اچکوں کو ہشکادیا جنہوں نے رسولِ خدا کو پتھراؤ سے لہولہان کر دیا اور آنخضرت گھبرا کر انگور کی بیلوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔

قریش مکہ کے بڑے چودھری ربیعہ کی زمینداری طائف میں تھی۔ ربیعہ کے دونوں بیٹے شیبہ اور عتبہ یہاں آئے ہوئے تھے، رسولِ خدا کو اس حال میں دیکھ کر انہیں ترس آ گیا اور اپنے عیسائی غلام عداس کے ذریعے طشتی میں انگور کے خوشے لگا کر پیش کرائے۔ عداس نینوا (بابل) کا باشندہ تھا۔

اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انگور کے خوشے رکھ دیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر تناول فرمانا شروع کر دیا۔ بسم اللہ پر عداس کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی عرض کیا ''اے صاحب! اس بستی کے رہنے والے تو یہ کلمہ نہیں پڑھتے خدارا مجھے بھی اس کی حقیقت بتایئے؟''

رسولِ خداؐ : تمہارا وطن کہاں ہے اور مذہب کیا ہے؟

عداس : میرا وطن نینوا ہے اور مذہباً نصرانی ہوں۔

رسولِ خداؐ : وہی نینوا جہاں ایک مردِ صالح یونس بن متی پیدا ہوئے۔ (یونس بن متی بھی خدا کے رسول تھے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عداس : یونس بن متی کو آپ نے کیسے جانا؟

رسولِ خداؐ : یونس نبی میرے بھائی تھے۔ میں بھی نبی ہوں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ کلمہ ابھی پوری طرح ادا نہ ہوا تھا کہ عداس نے سر سے لے کر پاؤں تک حضرتؐ کے روئیں روئیں کو بوسہ دیا۔

شیبہ یہ منظر دیکھ رہا تھا اس سے نہ رہا گیا غلام واپس لوٹا تو کہا:

''اے بدنصیب! تو اس شخص سے کس غضب کی عقیدت کا اظہار کر رہا تھا''

عداس : اس وقت دنیا جہان میں یہ شخص سب سے بہتر ہے اس نے مجھے وہ باتیں بتائی ہیں جنہیں دوسرا جان بھی نہیں سکتا۔

شیبہ : ارے! تیرا دین اس کے دین سے بدرجہا بہتر ہے کہیں اس کے دین میں نہ چلے جانا۔

اور ایسا ہی ہوا...... عداس مسلمان ہو گئے۔

جب شیبہ اور عتبہ جنگِ بدر کے لئے نکلے تو عداس مکہ سے باہر " ثنية البيضا " نام کے ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شیبہ اور عتبہ ادھر سے گذرے تو حضرت عداسؓ نے روک کر کہا:

''وہ شخص واقعی رسول ہے آپ کا آگے قدم اٹھانا خود کو مقتل میں لے جانا ہے۔''

مگر شیبہ اور عتبہ کی تقدیر میں اپنے سرغنہ ابوجہل سے ہم بغل ہو کر بدر کے اندھے کنویں کی نجس موت درج تھی اور عداسؓ کے مقدر میں بدر کی شہادت کا عروج۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ①

❁ ❁ ❁

① سيرة ابن هشام ج اول در واقعه طائف۔ ابن حجر ج ٤ ص ٢٢٨ نمبر ٥٤٦٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سردار طائف عبدیالیل مذکور کی طرف سے قرابت کا واسطہ

طائف کے رئیس اعظم عبدیالیل اور اس کے دونوں بھائیوں حبیب و مسعود نے سرور کائنات کی دعوت پر جو رویہ اختیار کیا اس کا ایک حرف اوپر پیش کیا جا چکا ہے!

حالات نے رخ پلٹا وہ قریش جن کی دیکھا دیکھی گرد و نواح کے تمام لوگ مسلمانوں کے درپے تھے فتح مکہ کے بعد بے سرہ گئے لیکن طائف اور اس کے نواحی قبیلوں کے سر پر سرکشی کا بھوت ابھی تک سوار تھا خصوصاً قبیلہ ہوازن جو مسلمانوں کو مکہ سے دھکیلنے کے لئے جمع ہو رہے تھے اور اہل طائف بھی دل و جان سے ان کی کمک پر کمربستہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی ذات اور دور اندیشی دونوں سے کام لیتے قبیلہ ہوازن کے مکہ پر بزن بولنے سے قبل ہی رسول اللہ نے ادھر کا رخ فرمایا حنین نامی میدان میں رن پڑا، دن کے پہلے حملے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے مگر تیسرے پہر قبیلہ ہوازن کے سپاہی سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں اور بچے، ہزاروں کی تعداد میں مویشی، غلے کی ہزار ہا بوریاں اور سیم و زر کی ان گنت بدریاں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

کہنا یہ ہے کہ اس موقع پر طائف والوں نے نہ صرف ہوازن کا ساتھ دیا بلکہ ان میں سے جو لوگ کفار کی حمایت کر رہے تھے انہیں بھی اپنے ہاں پناہ دی جیسے مالک بن عوف! ظاہر ہے اگر

۱۔ ہوازن کو حنین میں گھیرا نہ جاتا تو وہ مکہ معظّمہ کو میدان کارزار بنا لیتے۔

۲۔ اور اگر حنین کے سپہ سالار مالک سے اغماض کیا جاتا تو نہ معلوم وہ کیا ستم ڈھاتا۔

رسول خدا نے طائف کا محاصرہ فرما لیا اور انہوں نے اپنے قلعے کی برجیوں سے منجنیقوں کے ذریعے آگ کی بارش شروع کر دی۔ جس کی آہوتی میں کئی مسلمان بھسم ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گئے۔(یہ مقابلہ اٹھارہ روز تک رہا)①

طائف کھجوروں کے سربلند درختوں سے گھرا ہوا تھا اور بستی کے اندر انگوروں کے باغیچے بہار اندر بہار دکھا رہے تھے!

جب اہل طائف اپنی ستم رانی کے آخری نقطے پر پہنچ گئے تو رسالت مآب نے ان کے پودوں کو قلم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ دشمن کو معلوم ہوا تو دل پر ہاتھ رکھ کر رسالت مآب کی خدمت میں پیغام بھیجا:

''اے صاحب! آخر تو ہمارا آپ سے رحم کا رشتہ ہے خدارا ہمیں ہماری روزی سے محروم نہ کیجئے۔''

رسالت مآب نے فرمایا:

''میں انہیں رضائے خداوندی اور قرابت کی وجہ سے معاف کرتا ہوں اور محاصرہ چھوڑ کر مدینے کی راہ لی اس مقابلہ اور مکالمہ میں عبد یالیل اور ان کے دونوں بھائی حبیب و مسعود بھی برابر کے شریک تھے!''

❁ ❁ ❁

① فحاصرهم ثمانية عشر يوما (زاد المعاد ج ۱ ص ٤٥٧)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبد یالیل اور ان کے دونوں بھائی مدینہ میں

دفعۃً عبد یالیل اپنے چند رفیقوں کے ہمراہ مدینے کے سوانے میں دیکھے گئے اس وقت شہر کے باہر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا پہرہ تھا یہ ان کے یک جدی تھے۔ اپنوں سے محبت ہوتی ہی ہے پھر جب عقیدے میں بھی یک رنگی پیدا ہونے لگے۔

مغیرہ نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور رسولِ خدا کے ساتھ گفتگو کرنے کے آداب بتائے۔ (حضرت مغیرہ اس دور کے سب سے بڑے مدبر سمجھے جاتے تھے) خود بھی ان کے ہمراہ چلے، ان کا خیمہ مسجد نبویؐ میں نصب کرایا تاکہ رسول اللہ کو قریب سے دیکھ سکیں اور گفتگو کا آغاز یوں ہوا۔

عبد یالیل : اے صاحب! ہم نے آپ کا خطبہ سنا آپ خود پر دوسروں کو ایمان لانے کی تاکید فرماتے ہیں مگر اپنے رسول ہونے کی شہادت خود نہیں دہراتے۔

رسولِ خداؐ : اپنے رسول ہونے کی شہادت سب سے پہلے میں نے ہی تو دی۔

عبد یالیل : آپ ہمارے ساتھ تحریری معاہدہ بھی کر سکتے ہیں؟

رسولِ خداؐ : بشرط اسلام۔ ورنہ نہیں۔

عبد یالیل مسلمان ہونے کے قصد سے تو آئے ہی تھے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر مکالمہ شروع ہوا۔

عبد یالیل : ہمارے ہاں کے مرد عام طور پر تجرد کی حالت میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے زنا سے بغیر چارہ نہیں اس اجازت میں کیا مضائقہ ہے؟

فرمایا: خداوند عالم ن حرف سے زنا کی قطعی حرمت نازل ہونے کی بنا پر میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

○ ﴿ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا﴾ (۱۷: ۳۴)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"زنا کے پاس (ہو کر بھی) نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا چلن ہے"

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

دوسری رعایت کے لئے سوال:

عبد یالیل : سودی کاروبار کی وجہ سے ہم لوگوں کا تمام روپیہ ادھر ادھر پھیلا رہتا ہے۔اس کے لین دین کی اجازت تو ہونی ہی چاہئے؟

فرمایا: سودی لین میں اب صرف مول لیا جا سکتا ہے۔خدا نے سود حرام کر دیا ہے اور رسول پاک نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿یا ایھا الذین امنوا اتقوالله و ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین﴾ (۲:۲۷۸)

مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے ذمے باقی ہے اس کو چھوڑ کر اصل رقم پر اکتفا کرلو۔"

(سورہ بقرہ رکوع ٣٦)

تیسری رعایت کی درخواست:

عبد یالیل: ہم لوگ پشت ہا پشت سے شراب کے رسیا ہیں اور اسے دوا کے طور پر استعمال کرنے کے عادی ہیں اس میں تو استثناء فرما دیجئے۔

رسولِ پاک : خداوند عالم نے شرک اور جوئے وغیرہ کے ساتھ شراب بھی حرام کر دی ہے اور آپ نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی:

﴿یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون﴾ (۵:۹۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (ان میں سے ہر ایک) بس ناپاک شیطانی کام ہے اس سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

(سورہ مائدہ رکوع ۱۱) ترجمہ نذیر احمد

چوتھی رعایت کی استدعا:

بنوثقیف نے ادائے نماز سے نجات کی درخواست بھی کی۔

فرمایا: جس دین میں خدا کی عبادت نہ کی جائے وہ دین فطرت نہیں۔

مکالمہ کا آخری مرحلہ:

طائف کا بڑا بت لات نامی تھا جس کی سلامتی کے لئے تین سال کی مہلت طلب کی گئی۔ رسول اللہؐ نے صاف انکار فرما دیا۔ پھر دو سال کی اجازت مانگی۔ آپ نے اسے بھی مسترد فرما دیا، آخر میں ایک ماہ کے لئے التجا ہوئی لیکن آپ نے یہ بھی منظور نہ فرمایا۔

بنوثقیف کی طلب مراعات کی حقیقت:

عبد یالیل اور ان کے ساتھی جو مسجد نبویؐ میں قیام کے دوران میں رسول اللہؐ کی خدا سے لگن اور آپ کی طرف سے وفد کی تواضع دیکھ کر متاثر ہوئے تھے دل سے اسلام اور اس کے ارکان پر پوری طرح مائل ہو چکے تھے۔ مگر انہیں اپنی قوم کی طرف سے وہی خطرہ تھا جو آج سے چند روز پہلے ان کے ممتاز سردار عروہ بن مسعود کو۔ ان کی برادری کے ہاتھوں پیش آیا۔ حضرت عروہؓ مدینہ آئے تو مسلمان ہو کر طائف واپس ہوئے اور اپنے دولت خانہ کی ممٹی پر کھڑے ہو کر اذان دی۔ جس کے ساتھ چاروں طرف سے تیر برسنا شروع ہو گئے تیر کہاں تک خطا ہوتے آخر جاں بحق ہوئے۔

عبد یالیل اور ان کے رفقاء کو بھی یہی خطرہ تھا۔ جس کے پیشِ نظر وہ ایک ایک باب میں رعایت کے خواہاں ہوئے حتیٰ کہ بت لات کو اپنے ہاتھوں سے توڑنے پر بھی رضامند نہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تا کہ ان کی برادری انہیں بھی عروہ کی طرح قتل نہ کر دے۔ ①

آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ جناب خالد ابن ولیدؓ اور حضرت ابوسفیان بن حربؓ کو طائف بھیجا جنہوں نے نہ صرف لات کا مجسمہ خاک میں ملا دیا بلکہ مندر کی بنیادیں کھود کر اس پر ہل چلوا دیئے۔

① زادالمعاد ج ۱ ص ۴۵۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برتقریب ہجرت

قریش نے رسولِ خدا کے محضر قتل پر دستخط کر ہی دیئے:

یہ اجتماع اسی دارالندوہ میں ہوا جسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جداعلیٰ قصی بن کلاب نے قومی تقریبوں کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ آج قصی کے جانشینوں کے لئے سب سے بڑی تقریب یہی تھی کہ اس چوپال میں جمع ہو کر اپنے خیر اندیش کے محضر قتل کا منصوبہ مرتب کریں۔

مجلس میں رسولِ خدا کے لئے جس سے لے کر جلاوطنی تک تجویز پیش ہوئی جس سے آپ کے نکال لے جانے کا خطرہ تھا اور جلاوطنی میں اپنے ساتھ دوسرے یار و انصار مہیا کر کے بت پرستی کے استیصال کا اندیشہ۔

اس دور میں ابوجہل سب سے بڑا مفکر سمجھا جاتا۔ فراست کے بجائے سن وسال کی بنا پر۔ ابوجہل نے یہ اچھوتی تجویز پیش کی کہ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک قابل اعتماد نوجوان منتخب کیا جائے جو تلوار کا دھنی ہو ان کے لئے تلواریں بھی مجلس ہی مہیا کرے تازہ آب دی ہوئی تلواریں۔ رات میں جب محمد اپنے بستر پر سو رہے ہوں یہ خونی دستہ اک دم وار کر کے انہیں ٹھنڈا کر دے۔

اس طریق سے قتل کرنے میں خون تمام قبیلوں میں بٹ جائے گا۔ بنو عبد مناف کس کس قبیلے سے انتقام لیں گے؟ قصہ خوں بہا پر ختم ہوگا اور یہ ادا کر دیا جائے گا۔ ①

---

① اری من كل قبيلة شابا جليدا نسيبا و سيطا فينا ثم لغطى كل فتى منهم سيدنا صالحا ثم يعمدوا اليه فيضربوه بها ضربة رجل واحد فيقتلوه فنستريح منه فانهم اذا فعلوا ذلك ☜

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسالت مآبؐ کا ایک تعلق وحی سے تھا دوسرا عقل وفراست کے ساتھ۔ قریش کی کون سی سازش تھی جس پر قبل از وقت آنحضرتؐ اطلاع نہ فرما لیتے یہ فراست کا نتیجہ ہے۔

رسولِ خدا ابوبکر کے ہاں

آپ کے یاران وفا کیش میں سے دو حضرات عثمانؓ اور عمرؓ مکہ سے ہجرت کر چکے تھے اور دو وفادار دوست ابھی موجود تھے۔ ابوبکرؓ و علیؓ۔

آنحضرتؐ اس روز دوپہر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں ابوبکرؓ کے ہاں تشریف لائے تپش سے بچاؤ کے لئے چہرۂ مبارک دامن سے ڈھانک رکھا تھا ابوبکرؓ نے جو مدت سے ہجرت کے انتظار میں تھے سفر کے لئے دو تیز رفتار اونٹنیاں پال رکھی تھیں۔

ایک اپنی سواری کی غرض سے اور دوسری رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر۔ ①

نبوت پناہ کے نزدیک ابن ابی قحافہ کس قدر رازدار تھے۔

رسولِ خدا کا ہمیشہ سے معمول تھا دن میں ایک مرتبہ ان کے ہاں تشریف لاتے پہلے پہر کبھی پچھلے پہر!

(ابن هشام بحواله مذكورة الصدر)

(كان لا يخطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياتى بيت ابى بكر احد طرفى النهار اما بكرة و اما عشية)

لیکن دوپہر کے موقع پر کبھی آنے کی زحمت نہ فرماتے آج ابوبکرؓ نے دوپہر کے

تفترق دمه فى القبائل جميعا فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعا فرضوا منها بالعقل فعقلناه لهم (سيرة ابن هشام اجتماع القريش للشادر فى امر النبى صلى الله عليه وسلم)

① فابتاع راحلتين فاحتبسهما فى امره يكلفهما اعداد الذلك هجرة النبى الى المدينة و صحبة ابى بكر رضى الله عنه

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقت آپ کو دیکھا تو بے حد حیرت ہوئی اور بچوں سے فرمایا:

دوپہر کے وقت تو رسول اللہؐ کبھی تشریف نہیں لاتے خیر باشد ہجرت کا ارادہ معلوم ہوتا ہے۔

(ماجاء رسول الله بهذه الساعة الا الامر حدث)(ابن هشام)

اس وقت گھر میں صرف آپ کی دو صاحبزادیاں اسماءؓ اور عائشہؓ تھیں۔

رسولِ خداؐ : اے ابوبکر! مجھے تنہائی میں آپ سے کچھ کہنا ہے۔

ابوبکرؓ: یارسول اللہؐ! آپ ان لڑکیوں سے راز چھپانا چاہتے ہیں؟ جبکہ ہم سب آپ کے اہل بیت ہیں۔ ①

رسول اللہؐ : بے شک اے ابوبکرؓ! خداوند عالم نے ہجرت کا حکم صادر فرمادیا ہے۔

ابوبکرؓ : یارسول اللہؐ! مجھے معیت کی عزت مرحمت فرمائی جائے۔

رسولِ خداؐ : تمہارے سوا اور کون ہے جس پر ایسے نازک حالات میں بھروسہ کرسکوں۔تم ہی تو معیت میں رہ سکتے ہو۔

ابوبکرؓ : میرے ماں باپ نثار ہوں۔اس سفر کے لئے دو تیز رفتار اونٹنیاں باندھ رکھی ہیں ان میں ایک آپ کے لئے ہے دوسری میرے واسطے۔ (اس وقت اونٹنیاں عبداللہ بن اریقط کی تحویل میں تھیں جسے سفر ہجرت میں رہبر کے طور پر مقرر کر رکھا تھا عبداللہ تکمیلِ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے)۔ ②

رسولِ خداؐ : لیکن قیمت ادا کئے بغیر نہیں لے سکتا۔میرے نزدیک ہجرت میں ذاتی سواری ہونا ضروری ہے۔اور رسولِ خدا نے اپنے حصے کی اونٹنی کے عوض میں ۸سو...... ابوبکرؓ کے سامنے رکھ دیئے قصوا اسی اونٹنی کا نام ہے (جو مکہ کے فاتحانہ داخلے کے وقت رسولِ خدا کی

---

① انما هم اهلك يا رسول الله (بحواله مذكور)

② ابن هشام بحواله مذكورة الصدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سواری میں تھی اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ابوبکر کے عہد خلافت میں طعمۂ اجل ہوئی)۔ ①

رات آئی آنحضرتؐ نے بستر پر قدرے استراحت فرمانے کے بعد اپنے برادرعم زاد علی بن ابی طالبؓ سے فرمایا ''میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو جایئے'' ②

جس نیابت میں علیؓ کے لئے اسی طرح جان کا خطرہ تھا جس طرح ابوبکرؓ کے لئے اتنے طویل سفر کی معیت میں' رسولِ خدا کو اپنے دونوں یاران باوفا پر یکساں اعتماد تھا اور دونوں سے ایفا میں کوتاہی نہ ہوئی انداز ''عامہ'' کے مطابق ابن ابی قحافہؓ اور ابن ابی طالبؓ دونوں (حضرات) میں سے کسی ایک کے تقدم کی تنصیص پر کہا جا سکتا ہے کہ:

علیؓ نے از خود رسولِ خدا سے آپ کے پلنگ پر سو رہنے کا خطرہ مول نہیں لیا بلکہ رسالت مآبؐ نے علیؓ سے یہ فرمائش کی۔

رسالتمآبؐ نے بنفسہ ابوبکرؓ سے ہجرت کے لئے نہیں فرمایا بلکہ ابن ابی قحافہ نے رسولؐ کے ساتھ حد سے بڑھی ہوئی حب کی بنا پر اپنی موت کا خطرہ خود پر اوٹ لیا۔

یہ موازنہ صرف تنبیہہ (ایقاظ) کے لئے ہے ورنہ ہمارے نزدیک ایسی میزان عدل میں پوری نہیں اتر سکتی۔

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شب کی تاریکی میں دولت خانے سے اس وقت نکلے جب قریش نوجوان ننگی تلواریں ہاتھوں میں لیے دیوار پھاندنے کی تدبیر سوچ رہے تھے لیکن رسولِ خدا اپنے پروردگار کی یاوری کے سہارے آئے۔

﴿وجعلنا من بين ايديهم سدا و من خلفهم سدا فاغشينهم فهم لا يبصرون﴾ (۸:۳۶)

① فتح الباری بحوالہ مذکور بخاری بشمول فتح الباری بحوالہ مذکور

② سیرۃ ابن ہشام بحوالہ مذکور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے ایک دیوار تو ان کے آگے بنائی اور ایک دیوار ان کے پیچھے اور دو پرت سے ان کو ڈھانک دیا تو یہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔''①

پڑھتے ہوئے سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ابوبکرؓ کے ہاں جا پہنچے جہاں سے

﴿ انبی مھاجر الی ربی انه هو العزیز الحکیم ﴾(۲۹:۲۵)

''اور میں اپنے پروردگار کی طرف جہاں کہیں منظور ہو گا نکل جاؤں گا بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔''②

اسی شب کو روانہ ہوئے جس کے بعد پہلی منزل غار ثور میں ہوئی جس کے بعد صحرائے عرب کے کانٹوں کی پیاس بجھانے کے لئے مدینہ روانہ ہوئے۔

www.KitaboSunnat.com

① ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب ② ایضاً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بدر اور اسیران بدر کے متعلق

سراقہ بن جعشم بن مالک مدلجی کا مکالمہ

سراقہ کون صاحب ہیں؟

رسولِ خدا کی جس ہجرت میں صدیق اول و آخر جناب ابوبکرؓ کو شرف معیت حاصل ہوا اور صدیق وہ ہے جو اپنے دور کے مبعوث کی بشارت سننے کے بعد بلا تاخیر و بلا تقیہ نبوت کا مصدق ہو ایسے صدیق پر رسولؐ کو اپنے تمام انصار و اعیان سے زیادہ بھروسہ رہتا ہے اگرچہ صدیق کے مساوی دوسرے اصحاب بھی اعتماد کے قابل ہو سکتے ہیں مگر صدیق کے مقابلہ میں کم تر درجے پر۔

ورنہ رسولِ خدا کے مکہ سے ترک اقامت (ہجرت) کے موقع پر وہ صحابی بھی موجود تھے جن کی ضربت سے سر بفلک پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں ایسے پرشکوہ دوست دار بھی ابھی یہیں تھے جن کی گرج سے ابوجہل کا زہرہ آب آب ہو جاتا حتی کہ حمزہ بن عبدالمطلب جیسے صف شکن بھی ہنوز مکہ ہی میں تشریف فرما تھے جنہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد اللہ و سید الشہداء کے دوگونہ خطابات سے سرفراز فرمایا۔ ①

مگر صدیق کا معاملہ ایسے ہر صاحب بلکہ ان سب کے مجموعہ ایمان سے مختلف ہے یہی وجہ ہے کہ رسولِ خدا کو اس قدر طویل اور پرخطر سفر (ہجرت) جس میں عام شاہراہ سے ہٹ کر غیر معروف راستہ اختیار کرنا پڑا اپنی معیت کے لئے ابوبکرؓ کے سوا کسی اور دوست و ناصر پر بھروسہ نہ ہوا۔

---

① اصابہ ابن حجر در تذکرہ حمزہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کے عناصر اربعہ:

۱۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۔ عامر بن فہیرہؓ ۴۔ عبداللہ بن اریقط (رہبر منزل) ①

مہاجرین یثرب کی طرف روانہ ہوئے ادھر قریش کی سراسیمگی اس حد تک پہنچ گئی کہ ان کے کان میں یہ بھنک پڑی تو انہوں نے مکہ سے لے کر یثرب تک ہر معروف وغیر معروف راستے اور ان پر آباد بستیوں میں منادی کرادی۔

سراقہ ممدوح ہی بیان کرتے ہیں ''قریش کے قاصد ہمارے ہاں بھی پیغام لے کر پہنچے، کہ ''جو شخص محمد اور اس کے ساتھی کو زندہ گرفتار کر کے ہمارے حوالے کر دے یا انہیں قتل کر کے ہمارا اطمینان کر دے مقتولین میں سے ہر ایک فرد کے عوض میں ایک سو شتر انعام دیئے جائیں گے۔''

((قد جاء نا رسل قریش یجعلون فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکرؓ دیۃ کل واحد منھما لمن قتلہ او اسرہ)) ②

ذرا سی زحمت کے عوض میں اس قدر صلہ۔

بقول سراقہ! مجھ سے ایک مدلجی نے اشارۃً کہا:

''ادھر دیکھئے دور...... صحرا میں کیسے سیاہ دھبے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔''

مدلجی کا اشارہ کام کر گیا میں اسے طرح دے کر گھر پہنچا بازو میں کمان حمائل کی ترکش تیروں سے بھرلی گھوڑے پر زین کسوائی صدر دروازے کے بجائے پچھواڑے سے سوار ہوا اور مدلجی کے بتائے ہوئے نشان پر گھوڑے کو ایڑ لگا کر باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں، جوں جوں

---

① سیرۃ ابن ھشام جلد نمبر ۲ در واقعات ھجرت

② بخاری ج ۱ باب ھجرۃ النبی در کتاب بنیان الکعبۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آگے بڑھتا ہوں انعام کی توقع سرسبز وشاداب ہوتی نظر آ رہی ہے صرف نشان ہی نہیں یہ تو اشتہاری تھے۔رسول اللہؐ کی ناقہ آگے جا رہی تھی آپ کے عقب میں ابوبکرؓ اپنی ناقہ پر سوار تھے جو ہر لمحہ پیچھے مڑ کر دیکھ لیتے انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے اپنے گھوڑے کو پوری قوت سے ایڑ لگائی اور چشم زدن میں ابوبکرؓ کے سر پر جا پہنچا! مگر میرا گھوڑا اچانک ناخن لے کر اوندھے منہ زمین پر گر پڑا اور میں بھی زین سے رپٹ کر خاک میں لت پت ہو گیا (سراقہ کے پاس دوسرے تیر بھی تھے: ازلام (صرف تفاول میں کام آنے والے تیر: مصنف)

یہ نیت کر کے ایک تیر نکالا کہ ''ان اشتہاریوں کو گھیر سکتا ہوں یا نہیں؟''

ہاتھ میں وہ تیر آیا جو مجھے ناپسند تھا۔مگر اس پر بھی ہمت نے جواب نہ دیا۔میں اچک کر زین پر بیٹھ گیا اب کے گھوڑے کو جو ایڑ لگائی تو جیسے دونوں حضرات میری گرفت میں آنے کو ہیں دیکھا تو رسولِ خدا کچھ پڑھ رہے تھے۔آپ کی نگاہ سامنے کی طرف تھی اور ابوبکرؓ اس وقفہ میں جیسے سو سو بار مجھے مڑ کر دیکھ رہے ہوں۔خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اس مرتبہ گھوڑے کے دونوں پاؤں رانوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔اپنی یہ درگت دیکھ کر میرے تصورات کی دنیا ہی بدل گئی۔ ①

اپنی جان کی امان طلب کی قبول عرض پر اتنا اور مستزاد کر دیا۔

سراقہ : میری طرف سے زادِ راہ حاضر ہے۔

رسولِ خداؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا صرف یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ ہماری منزل کو دوسروں سے چھپائے رکھنا۔

اور میری دوسری درخواست پر آنے والے موقع کے لئے مجھے تحریری امان نامہ عنایت فرمایا جو چمڑے کے ٹکڑے پر تھا۔ ②

---

① و وقع في نفسي حين لقيت من الحبس عنهم (بخاری بحوالہ مذکور)

② بخاری ج اول کتاب الانبیاء باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ داخلہ مکہ کی خبر عرب کے گھر گھر میں پہنچ گئی۔

سراقہ بن مالک مدلجی اسی گھوڑے پر سوار ہو کر مکہ پہنچے رسالت مآبؐ بیت اللہ میں تشریف فرما تھے سراقہ نے تحریری امان نامہ پیش کیا۔

رسول خداؐ: بے شک! ہماری ہی تحریر ہے اور یہ دن ایفائے وعدہ کے ساتھ عفو عام کا دن بھی ہے۔

سراقہ کی کلائی گنجان بالوں میں منڈھی ہوئی تھی ہاتھ بڑھا کر امان نامہ پیش کیا تو رسولِ خدا نے ان کی کلائی پر بالوں کے گچھے دیکھ کر فرمایا:

سراقہ: اپنی ان گچھے دار بالوں سے اٹی ہوئی کلائیوں میں جب تم کسریٰ ایران کے کنگن دیکھو گے تو اس وقت تمہیں کس قدر حیرت ہوگی۔

((كيف بك اذا بست سوادى كسرى)) ①

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم معاشرے کی تربیت جس نہج سے فرما رہے تھے اس انداز کے ہوتے ہوئے کسریٰ ایران اور قیصر روم کے سرنگوں ہو جانے میں کیا دشواری تھی! اگر مسلمان اسی نظم کے مطابق مربوط رہتے تو آج تک دنیا میں دوسرا کسریٰ پیدا ہوتا نہ کوئی اور قیصر۔

سراقہ کی کلائیوں میں کسریٰ کے کنگن حضرت عمرؓ کے عہد میں پہنائے گئے جس کا مطلب یہ ہے کہ داخلہ مکہ کے روز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سراقہ سے فرمانا کہ ''اپنی ان گچھے دار بالوں سے اٹی ہوئی کلائیوں میں جب کسریٰ کے کنگن دیکھو گے تو اس وقت تمہیں کس قدر حیرت ہوگی۔'' اس معنی کا حامل تھا کہ گویا میری ان بنیادوں پر عمارت کی تکمیل ابن الخطابؓ کے عہد میں ہوگی۔

حضرت عمرؓ کے دور میں جب کسریٰ کے تاج وتخت اور شاہی لوازمات کی تقسیم کا وقت

---

① اصابہ نمبر ۳۱۰۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آیا تو ممدوح نے سراقہ ابن مالک کو طلب فرما کر ان کے دونوں ہاتھوں میں کسریٰ کے طلائی کنگن پہنا دیئے اور فرمایا:

اے سراقہ اس غنیمت میں یہ کنگن آپ کے حصے میں آئے ہیں۔ ①

① زادالمعاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ بدر کی مہم۔ سعدؓ اور مقدادؓ کی پیش کش

رسولِ خداؐ نے مدینہ سے باہر آ کر ذفران نامی وادی میں پڑاؤ کیا تاکہ ایک دفعہ اور مشورہ کر لیا جائے۔ سعد بن معاذ کہ مدینے کے ممتاز قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا سمجھ گئے اور پیش ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ کو یہ خطرہ تو نہیں کہ انصار مدینہ خود کو اپنے شہر سے باہر آپ کی معیت کرنے کی ذمہ داری سے بری سمجھتے ہیں؟

''میں انصار کی طرف سے عرض گذار ہوں کہ ہم ہر حالت میں آپ پر جان و مال قربان کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ آپ جس کسی سے معاہدہ صلح فرمائیں اس سے ہماری بھی صلح ہے جس کسی سے معاہدہ فسخ فرمالیں اس سے ہماری بھی جنگ ہے۔ ہمارے مال ومتاع میں سے جو کچھ آپ منظور فرمالیں وہ ہمیں محبوب ہے اس مال سے جو آپ ہمارے پاس چھوڑ دیں۔ اگر آپ سمندر میں کودنے کا حکم فرمائیں تو ہم حیات ابدی سمجھ کر اس میں غوطہ لگانے کے لیے کمربستہ ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انصار کی طرف سے دل میں ذرا خیال نہ لائیے۔''

سعد بن معاذ کی تقریر ختم ہونے کے بعد مقداد بن عمروؓ پیش ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اسرائیلی نہیں جنھوں نے ایسے ہی موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ:

﴿اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون﴾ (۵:۲۷)

''ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے آپ اپنے رب کو لے کر دشمنوں کے ساتھ لڑنے کے لئے جائیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انصار آپ کے ہمراہ میمنہ سے داد شجاعت دیں گے آپ کے میسرہ پر رہ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے گا اسی طرح آپ کی قیادت میں ہر سمت سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔

سعدؓ اور مقدادؓ دونوں کی گفتگو سے رسولِ خدا ؐ مطمئن ہو گئے اور فرمایا:

''بہادرو! بڑھے چلو! خدا نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ فتح ہماری ہو گی آج میں قریش میں سے ایک ایک کا مقتل دیکھ رہا ہوں؟'' ①

❁ ❁ ❁

① زادالمعاد ابن قیم ج ۱ ص ۳۴۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جہاد کے سب سے پہلے قتیل کا مکالمہ

غزوۂ بدر میں صفیں درست ہو جانے کے بعد رسولِ خداؐ نے غازیوں کو صبر و استقامت اور اس پر اجر و ثواب کی تلقین فرمائی تو عمیر بن حمام قطار سے نکل کر رسولِ خدا کے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے، عجیب انداز تھا کمر میں نطاق لپٹا ہوا اور گریبان سے کھجوریں نکال نکال کر کھا رہے ہیں عرض کیا:

عمیر : یا رسول اللہؐ! اس راہ میں شہادت کا اجر وہی جنت ہے جس کے متعلق خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اس کا طول و عرض دونوں زمین آسمان کی پہنائی کے برابر ہے۔ ①

رسول اللہؐ : ہاں! اے عمیر وہی جنت ہے جس کے متعلق قرآن میں ﴿عرضها السموات والارض﴾ فرمایا ہے:

عمیر : بخ بخ! یا رسول اللہ! (مبارک باد! یا رسول اللہ!)

رسولِ خداؐ : "بخ بخ" کا یہ کیا محل ہے؟

عمیر : یا رسول اللہؐ! اس امید پر مبارک باد کہہ رہا ہوں کہ میں بھی اس جنت کا مستحق قرار پاؤں۔

رسول اللہؐ : تم اسی جنت کے حق دار ہو۔

ادھر رسولِ خدا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ادھر عمیر نے کھجوریں گریبان سے نکال کر پھینک دیں اور کہنے لگے "اگر زندہ رہا تو عمر بھر کھجوریں کھاتا رہوں گا" تلوار سونت کر قریش کے جھنڈ میں در آئے اور دشمنانِ محمدؐ میں سے کئی ایک کو فی النار کر کے خود

---

① ﴿سابقوا الى مغفرة من ربكم و جنت عرضها السموات و الارض اعدت للذين امنوا بالله و رسوله﴾ (۵۷: ۲۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿جنة عرضها السموات والارض﴾ کی راہ لی۔ ①

حضرت عمیر بن الحمام (باقاعدہ) اسلامی جنگوں کے پہلے شہید ہیں۔ ②

❁ ❁ ❁

① زادالمعاد ابن القیم جلد اول ص ۳۴۵ (غزوۂ بدر)

② زادالمعاد بحواله مذکورة الصدر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اسیرانِ بدر کے معاملہ میں

یہ مکالمہ اسیرانِ بدر کے فیصلے کے متعلق ہے جن (اسیروں) میں قریشی ہیں اور ان کے انصار و مددگار ہیں جو گرفتار کر کے مدینہ لائے گئے۔ عم رسول سیدنا عباس بھی ان میں پابجولاں ہیں آنحضرت کے داماد ابوالعاص بھی ہیں اور عم زاد برادر عقیل ابن ابی طالب (برادر علی) بھی جن اسیروں میں یہ اس مہاجر کا عزیز ہے اور دوسرا اس مکی مسلمان کا قرابت دار اور دو بدنصیب جو بہر عنوان واجب القتل تھے مدینہ کی راہ میں اپنی کیفر کردار تک پہنچ گئے۔

مقام اثیل میں......نضر بن حارث

مقام صفرا میں......عقبہ بن ابی معیط

باقی ستر اسیروں کے لئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین مختلف راستے تھے۔

۱۔ ملکی دستور کے مطابق قتل۔ ۲۔ اسی ضابطہ کی بنا پر سدا کی غلامی۔

۳۔ فدیہ کے عوض میں رہائی۔

لیکن رسالت مآب مجرم کے محضر قتل پر دستخط کرنے میں بے حد تامل فرماتے اور آزاد کو غلام بنانا تو آپ کی طینت کے بھی منافی تھا، پھر پیش نظر قضیہ اس قدر نازک کہ آج سے پہلے خود آنحضرت کے فیصلوں میں اس کی کوئی نظیر نہ تھی جس پر محمول فرما کر حکم جاری کر دیا جائے اور نہ ان کی گرفتاری سے لے کر اب تک اس معاملہ میں نزول وحی ہی ہوا تھا جس کی تعمیل کی جائے۔ ایک طرف ستر انسان اپنی خودسری یا دوسروں کی غلط رہنمائی سے متاثر ہو کر مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہیں دوسری طرف رسالت ہے کہ اسی قسم کے لوگوں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذہنی اور عملی تربیت کے لئے متعین ہوئی جو رسول خدا پر کیسی مصیبت آن پڑی۔

منصبی ہو تو غضب' نا منصفی ہو تو غضب
اس نے میرا فیصلہ آخر مجھی پر رکھ دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ دوستانِ باصفا کے سامنے رکھ دیا۔ یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ وحی الٰہی نے بھی آنحضرت کو شوریٰ کا حکم اسیران بدر کی مجلس مشاورۃ منعقد ہونے کے بعد القا فرمایا غزوۂ احد میں! گویا بعض اوقات وحی الٰہی بھی رسولؐ کے ایسے قول وفعل کی تصدیق کرتی ہے جس پر رسولؐ نے نزول وحی سے قبل از خود سبقت فرمائی ان معنوں میں رسول اور وحی دونوں ایک دوسرے کے تابع بھی ہیں اور متبوع بھی۔

رسولِ خداؐ : ان لوگوں کے معاملہ میں آپ سب کی رائے کیا ہے؟

ابوبکرؓ : یا نبی اللہ! ان میں ہر شخص آپ کا یا ہمارا عزیز وقرابت دار ہے بہتر یہ ہے کہ فدیہ لے کر انہیں رہا کر دیا جائے۔ زر فدیہ سے مسلمانوں کی معاشی حالت اصلاح پذیر ہوگی اور یہ لوگ ہمارے احسان سے متاثر ہو کر اسلام کے قریب آ جائیں گے۔

رسولِ خداؐ : ((ما ذا تریٰ یا ابن الخطاب؟))

(عمر سے) اے ابن الخطاب! آپ کا مشورہ؟

عمرؓ : ”یا رسول اللہ! ما ادریٰ الذی رایٰ ابوبکرا! و لکنی ادی تمکننا فنضرب اعناقھم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقه و تمکننی من فلان نسیب العمر فاضرب عنقه! فان ھو لاء ائمة الکفر و صنادیدھا“

”یا رسول اللہؐ! میں ابوبکر کی رائے سے متفق نہیں ہوں آپ حکم دیں۔ ان میں سے ایک ایک کی گردن ناپی جائے۔ علی اپنے برادر حقیقی عقیل کو اور میں اپنے فلاں ہم نسب کو تہہ تیغ کر دوں۔ یہ لوگ کفر کے ستون اور اسلام کے خلاف صف آرائی کا ذریعہ ہیں“ ①

---

① منہاج السنة ج۳ ص ۱۶۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری رائے:

عبداللہ بن رواحہؓ : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے چاروں طرف گھنے جنگل موجود ہیں جس کونے سے چاہئے چقماق دکھا کر اسیروں کو جھونک دیجئے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے قطعاً ناپسند تھی مگر زبان سے عبداللہ ابن رواحہ سے کچھ نہ فرمایا جن کے بعد دو رائیں باقی تھیں۔

۱۔ دربارۂ قبل قبول فدیہ: ابوبکر کی رائے۔

۲۔ قتل میں: عمر کی رائے۔

جن دونوں میں سے ہر ایک کی رائے پر کسی قسم کی تصدیق یا انکار کے بغیر پہلے ابوبکرؓ سے فرمایا:

رسول خداؐ : (اے ابوبکرؓ!) تمہاری مثال حضرت ابراہیمؑ کی ہے جنہوں نے بارگاہ صمدیت میں عرض کیا:

﴿ان مثلک یا ابابکر کمثل ابراھیم قال فمن تبعنی فانه منی و من عصانی فانک انت الغفور الرحیم﴾ (۳۹:۱۴)

''اے پاک پروردگار! ان میں جو شخص میرا اتباع کرے اسے میرے زمرہ میں محسوب فرمائیو اور جو شخص میری شریعت کی نافرمانی کرے تب بھی تو سراپا رحم و کرم ہے۔''

ہاں اے ابوبکرؓ! تمہاری دوسری مشابہت...... حضرت عیسیٰؑ سے ہے آپ نے اپنی امت کے لئے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔

﴿او کمثل عیسیٰ قال ان تعذبھم فانھم عبادک و ان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم﴾ (۵:۱۱۸)

''اے خدائے بے نیاز! اگر تو انہیں عذاب سے دوچار کرے یہ تیری آقائی کی وجہ سے قطعاً جائز ہے اور اگر ان کے گناہوں سے درگذر فرمائے تو یہ بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیری شان خداوندی اور حکمت سے بعید نہیں“

اور عمرؓ سے فرمایا:

”اے عمرؓ! تمہاری مشابہت حضرت نوح کے ساتھ ہے جب انہوں نے حضور خداوندی میں عرض کیا:

﴿ان مثلک یا عمر کمثل نوح قال رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا﴾ (۱۱۸:۵)

”اے پروردگار! ان کافروں میں سے (کسی متنفس کو بھی) زندہ نہ چھوڑ (کہ) روئے زمین پر رستا بستا نظر آئے“

اور ہاں اے عمرؓ! تمہاری مشابہت حضرت موسیٰؑ سے ہے جب انہوں نے پروردگار سے یہ التجا کی:

﴿ او مثل موسیٰ قال ”و اشدد علی قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم﴾ (۱۱۸:۵)

”اور ان لوگوں کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب دردناک کے دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں“ ①

حضرت عمرؓ کے جلال پر انہیں حضرت نوحؑ اور جناب موسیٰؑ سے مشابہت میں یہ امر قابل غور ہے کہ ممدوح نے جو دوسرے موقعوں پر رسولِ خداؐ سے فلاں اور فلاں شخص کے قتل کی اجازت طلب کی تو ان کا یہ جلال و غضب بھی ان کی گستاخی یا جرأت پر محمول نہیں کیا جا سکتا مثلاً:

ا۔ غزوۂ بدر میں: جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو ہاشم کے کسی فرد کو قتل نہ کیا جائے یعنی ابوالبختری بن ہشام و عباس بن عبدالمطلب عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے

① ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کہ یہ لوگ جبراً لائے گئے ہیں۔اس موقعہ پر ابو حذیفہ بن یمان نے کہا ''خوب! ہم اپنے خاندانی کو قتل کرنے میں دریغ نہ کریں اور عباس کو بخش دیں'' تب عمر نے حذیفہ کے قتل کی اجازت طلب کی۔ ①

۲۔ حاطب بن بلاہ کی طرف سے قریش کے نام خط لکھنے پر۔

۳۔ ابوسفیان بن حرب کے بارے میں داخلہ مکہ کے وقت۔

۴۔ عبداللہ ابن ابی، راس المنافقین کے لیے۔

اوران چاروں موقعوں میں سے کسی ایک موقع پر رسولِ خدا نے ابن الخطاب پر زجر نہیں فرمائی۔ ②

❁ ❁ ❁

① سیرة ابن هشام: غزوهٔ بدر ص:٣٤٦

② نمبر ١ تا ١٣ از سیرة ابن هشام ج٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ میں

حدیبیہ کی روئداد

حدیبیہ کیا ہے؟

مکہ معظّمہ سے ایک منزل ادھر (مدینہ کی سمت) کچھ میدان سا ہے تاریخ میں جس کی شہرت کا سبب وہ پہلا اور آخری تحریری معاہدہ ہے جو کفار مکہ اور جناب محمد صلوات اللہ علیہ کے درمیان اسی مقام (حدیبیہ) پر ہوا جب کہ ۶ ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴سو رفقاء کے ساتھ عمرہ کے لئے احرام باندھ کر مدینہ منورہ سے نکلے (عمرہ چھوٹا حج ہے جو سال بھر کے اس ایک دن کے ماسوا ہر لمحہ کیا جا سکتا ہے جو حج کا خاص دن ہے ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ)

رسولِ خدا کی (مکہ سے) ہجرت کے بعد ادھر قریش اور ادھر مسلمان دونوں فریق ایک دوسرے کی نقل وحرکت کا جائزہ لیتے رہتے۔ اس موقع پر بھی قریش کو مسلمانوں کی روانگی کی خبر مل گئی جس میں یہ اطلاع پہنچی کہ وہ لوگ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر آ رہے ہیں مگر اہل مکہ رسالت مآبؐ کے ہر کام کو اپنی شوکت پر ضرب سمجھتے۔ قافلہ حدیبیہ میں اترا ہی تھا کہ مکہ سے قسم قسم کی خبریں آنے لگیں اگرچہ انہیں معلوم تھا کہ محمدؐ بڑے رحیم و کریم ہیں (صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آلہ) مگر توحید کی راہ میں کسی رکاوٹ کے روادار بھی نہیں اور قریش کے لئے توحید اسی طرح موت کا پیغام تھی جس طرح کیڑے کے لئے عطر کی خوشبو۔

مکہ میں ایک تلاطم برپا تھا۔ آج ان کے سامنے اگر غزوۂ خندق (احزاب) کی لڑائی کا تصور نہ ہوتا تو وہ مسلمانوں کو حدیبیہ تک بڑھنے ہی کب دیتے اور اگر مسلمان انہیں خندق سے دھکیلنے میں کامیاب نہ ہو گئے ہوتے تو آج وہ بھی عمرہ کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ رسولِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا ایک واقعہ کو دوسرے واقعہ پر منطبق فرمانے میں ملہمانہ قوت رکھتے تھے۔ آپ نے سمجھ لیا کہ اہل مکہ غزوہ خندق سے ناکام لوٹ کر مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتے اور حدیبیہ میں یہی ہوا۔ ہر چند ان کا ایک فوجی دستہ چھپ چھپا کر حملہ آور ہوا جسے مسلمانوں نے گرفتار کر کے رسولِ خدا کے حضور پیش کر دیا۔ مگر آنحضرتؐ نے صلح کے پیش نظر اسے فدیہ لیے بغیر رہا کر دیا۔﴿ والصلح خیر﴾ (۴:۱۲۷) ''صلح بہر صورت بہتر ہے''

آج قریش مسلمانوں کو زیارت بیت اللہ کے لئے بھی مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے روکنا چاہتے تھے۔ مبادا مسلمانوں کے مقابلے میں ان کی بے چارگی کا شہرہ حجاز میں پھیل جائے اس ذہنی صفرادیت پر کیا عرض کیا جائے۔ جس کعبے کی زیارت کے لئے رہزن آتے اور لوٹے ہوئے مال و متاع میں سے بتوں پر بھینٹ چڑھا کر امن و امان سے واپس لوٹ جاتے قتل ناحق سے جیب و داماں تر کئے ہوئے سفاک آتے کعبہ کا طواف کرتے اور کوئی فرد بشر ان سے تعرض نہ کرتا آخر تو ابراہیمی کعبہ تھا جن کے دین کے وہ اور یہ دونوں گروہ مدعی تھے لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ہمراہی خود کو ابراہیمی ہونے پر ہزار قسمیں کیوں نہ کھائیں قریش ان کے کعبہ کی زیارت کرنے کے روادار نہ تھے۔ وہ انہیں (آج کی بولی میں) ''وہابی'' کہتے یعنی ''صابی'' کہ ہجرت سے قبل قبائلی زائرین سے یہی کہا جاتا۔ ''ہمارے ایک عزیز صابی ہو گئے ہیں ان کی بات کان میں پڑ گئی تو آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔''

قریش کی طرف سے مصالحت کی غرض سے یکے بعد دیگرے پانچ وفد آئے جن میں سے آخری وفد صلح نامہ کی تحریر میں کامیاب ہو گیا۔ اس وفد کے سربراہ قریش کے خطیب سہیل بن عمرو تھے بڑے دیدہ ور۔ ①

یہی سہیل بدر میں گرفتار کر کے مدینہ لے جائے گئے اور فدیہ کے عوض میں رہا

① اصابہ ابن حجر در تذکرہ سہیل بن عمرو نمبر ۳۵٦٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ کفر عجیب چیز ہے آج تک سہیل کو یہ خیال بھی نہ گذرا ہوگا کہ بدر میں اگر کوئی مسلمان ان کے چنگل میں آ جاتا تو یہ اسے فدیہ لے کر رہا کر دیتے۔ سہیل انہیں لوگوں کے وکیل تو ہیں جنہوں نے کل پرسوں حضرت زید اور خبیب (دو مسلمانوں) کو صرف قتل کرنے کے لئے دوسروں سے خرید لیا اور اپنا ارادہ پورا کر کے رہے۔

حدیبیہ کی قرارداد مصالحت میں ان سہیل کے انداز دیکھئے۔ گرگٹ کے مانند ہر سانس پر رنگ بدلتے ہیں۔ دوسری طرف انبیاء کا کردار ہے۔ جس امر میں فتنہ کی درانداز ی کا خطرہ ہو جائز ہونے کے باوجود اغماض فرمالیا جاتا ہے۔

﴿واعف عنهم واستغفر لهم﴾ (۳:۱۵۳)

''اے نبی! ان کے قصور سے چشم پوشی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ میں سہیل بن عمرو وکیل قریش کا مکالمہ

حدیبیہ میں مبادی صلح پر زبانی گفتگو میں صرف ۳ شرائط ہیں:

۱۔ مسلمان اس مرتبہ عمرہ کئے بغیر واپس تشریف لے جائیں۔

۲۔ اہلِ مکہ میں سے جو ''مرد'' مسلمان ہو کر مدینہ جائے قریش کے مطالبہ پر اسے واپس کرنا ہوگا۔

۳۔ لیکن مسلمانوں میں جو شخص مرتد ہو کر مکہ آ پہنچے اسے کسی حال میں واپس نہ لوٹایا جائے گا۔ ①

رسولِ خداؐ: (علیؓ سے) ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھئے۔

وکیل محض کا پہلا اعتراض:

سہیل: (الف) رحمٰن ہماری بولی میں غیر مستعمل ہے اس کے بجائے ''اللھم'' میں ہم اور آپ دونوں متفق ہیں ''اللھم'' ہی لکھا جائے گا۔

مجلس میں مسلمان بھی جمع تھے۔ سب نے بیک زبان کہا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی زیب عنوان ہوگا۔

انبیاء وقت کی رفتار کو خوب سمجھتے ہیں رسولِ خداؐ اپنے دشمنوں کا آخری سنبھالا دیکھ رہے تھے علیؓ سے فرمایا:

''اے برادر! ''بسم اللہ'' قلم زد کر کے ''اللھم'' لکھ دیجئے اور ایسا ہی ہوا۔''

دوسرا جملہ:

اب آنحضرتؐ نے علیؓ سے فرمایا لکھئے:

---

① بخاری کتاب الجھاد باب غزوۃ الحدیبیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''یہ قرارداد جو ''محمد رسول اللہ'' کی طرف سے ہے'' اور یہ بھی لکھ لیا گیا مگر

وکیل محض: (ب) آپ سے ہمارا اختلاف آپ کے رسول ہونے ہی کی وجہ سے تو ہے اگر قرارداد میں محمد رسول اللہ لکھا گیا تو ہماری زیادتی آپ سے آپ ہمارے سر پڑ جائے گی۔ صرف ''محمد بن عبداللہ'' لکھوائیے۔

رسولِ خدا نے یہ فرمانے کے بعد کہ میری رسالت آپ جیسے وکلائے محض اور ان کے موکلوں کی تصدیق کی محتاج نہیں میں ابن عبداللہ بھی ہوں اور رسول اللہ بھی ہوں بعدہ علیؓ سے اس کلمے کے تبدیل کرنے کا حکم دیا اور اس کی تکمیل بھی ہوگی۔

پہلی شرط:

رسولِ خدا: (علیؓ سے فرمایا) لکھیے:

''قریش کو مسلمانوں کے عمرہ کرنے میں کوئی اعتراض نہیں۔'' ①

وکیل محض: (ج) بخدا یہ تسلیم نہ ہوگا کہ آپ لوگ اس مرتبہ زیارت کعبہ اور طواف کے لئے مکہ معظّمہ میں داخل ہوں۔ ورنہ قریش کی بزدلی کا ڈھنڈورا پٹ جائے گا ہاں سال آئندہ سے آپ لوگ آ سکتے ہیں۔

اور یہ شرط تحریر میں آ گئی۔

دوسری شرط:

وکیل محض: (د) اب یہ لکھوائیے کہ اہلِ مکہ میں سے جو مرد مسلمان ہو کر مدینے چلا آئے قریش کے مطالبے پر ان کے حوالے کیا جائے گا۔ مگر جو شخص مسلمانوں میں سے اہلِ مکہ کے قبضے میں آ جائے اسے مسلمانوں کے مطالبہ پر واپس نہ کیا جائے گا۔

اس شرط کی املا شروع نہ ہوئی تھی کہ وکیل محض کے فرزند ابوجندل پا بجولاں بیڑیوں میں گھسٹتے ہوئے مجلس صلح میں آ پہنچے سہیل نے دیکھا تو اپنے لخت جگر سے لپٹ گئے شفقت

① زادالمعاد ج ۱ ص: ۳۸۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پدرانہ کے ہاتھوں نہیں ولولۂ کفر کے غلبہ پر! طمانچوں سے اپنے نور نظر کا منہ لال کر دیا پھر رسولِ خدا سے کہا:

"اے محمد! صلح نامے کی تکمیل اسی پر منحصر ہے کہ پہلے اس سر پھرے کو واپس کیا جائے۔ ورنہ ما بخیر شما بہ سلامت"

رسولِ خداؐ : ارے صاحب! یہ دفعہ ابھی تحریر میں نہیں آئی اس لئے ابوجندل تو اس سے مستثنیٰ رہے۔

مگر کفر کے لئے اس موقع سے بڑھ کر مچلنے کا وقت کون سا تھا۔ وکیل محض بضد تھے اور ادھر رسالت مآب بہ تقاضائے طینت۔

سر تسلیم خم ہے جو.........

ابوجندل کے سامنے ہی تو حکم سپردگی ہوا۔ مظلوم ڈھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور بآوازِ بلند پکارا:

(یامعشر المسلمین ارد الی المشرکین و قد جئت مسلما الاترون مالقیت)

"اے گروہ اسلامیان! مسلمان کو مشرکین کے حوالے کیے دے رہے ہو!
دیکھو تو کس طرح میرے جسم سے خون کے دھارے بہہ رہے ہیں۔" ①

اور مسلمان بھی ابوجندل کی واپسی کے خلاف تھے!

مگر اکثر اوقات نبی کی فراست ان کے منصوص نائبوں کی سمجھ میں بھی نہیں آ سکتی تا بہ دیگراں چہ رسد۔ ②

---

① زادالمعاد ج ۱ ص: ۳۸۳

② صاحبو! یہ اشارہ خلفائے راشدین میں سے ان دو حضرات کی طرف ہے جن میں سے ہر ایک رسولِ خدا کی فراست کو نہ پاسکا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خداؐ: ابوجندل! صبر کرو! تمہاری حوالگی کا نتیجہ ایک لمحہ کے بعد ظاہر ہونے کو ہے۔ (یہ کنایۃً فرمایا گیا)

ابوجندل کو قریشی سپاہیوں کے حوالے کر ہی دیا گیا۔ تب وکیل محض نے جو ابوجندل کے والد ماجد بھی تھے صلح نامے پر دستخط فرمائے۔

اس حوالگی کا نتیجہ کیا ہوا؟

رسولِ خدا عمرہ کئے بغیر اپنے ۱۴ سو ہمراہیوں کی مشایعت میں مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

حدیبیہ سے واپسی کے لئے قدم اٹھایا ہی تھا کہ وحی الٰہی نے فتح مکہ کی بشارت سے سرفراز فرمایا اسی مکہ کی ''فتح مبین'' جس کے عبادت کدے کی زیارت سے ابھی روک دیا گیا ہے کہ

﴿انا فتحنالک فتحا مبینا ...... و ینصرک اللہ نصرا عزیزا﴾

''اے پیغمبر! یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی حقیقت میں ہم نے کھلا کھلا تمہاری فتح کرادی...... خدا تمہاری زبردست مدد کرے گا۔'' ①

حدیبیہ کی قرارداد مفاہمت میں ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ:

۱۔ گرامی کے ساتھ ''رسول اللہؐ'' کا لفظ قلم زد کرنے کے لئے فرمایا تو انہوں نے قلم ہاتھ سے رکھ دیا جسے آنحضرت نے خود وحی الٰہی کی اعانت سے مکمل فرمایا۔

۲۔ دوسرا اشارہ امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اس تحیر پر ہے کہ ''رسولِ خدا! ابوجندل کے واپس فرمانے پہ رضا مند ہو ہی گئے۔ راقم تحریر عرض گذار ہے کہ بلاشبہ محمد رسول اللہؐ ابن عبداللہ بھی تھے اور یہی ان دوررس نے فرمایا اسے فراست کے سوا کیا کہیئے گا کہ آج سے ایک سال بعد انہیں ابوجندل سے نجات کے لئے محمد رسول اللہؐ کی دہائی پکاری گئی اور آج سے دو سال بعد ۰۸ھ میں انہی ابوجندل سے ان کے والد ماجد سہیل نے کہا ''اے نورِ نظر! میں واقعی گردن زدنی ہوں مگر تمہارا باپ ہوں اپنی سعادت کے صدقے اپنے صاحب سے میری جاں بخشی کرادو۔ (اصابہ ابن حجر ج ۳ ص ۳۵۶۶)

① (سورۃ فتح: پارہ ۲۶) (ترجمہ ذہنی نذیر احمد صاحب)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(الف): اہلِ حجاز میں سے جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے قریش کو اس پر اعتراض نہ ہوگا۔

(ب): اور جو قبیلہ قریش کا حلیف ہونا چاہے مسلمان اس پر معترض نہ ہوں گے۔

اس دفعہ کے مطابق حدیبیہ ہی میں!

۱۔ بنو خزاعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف ہونے کا اعلان کر دیا۔

۲۔ اور بنو بکر قریش کے طرف دار ہو گئے۔

بالآخر مسلمانوں کے مکہ معظّمہ پر حملہ کرنے میں یہی دفعہ زیادہ موثر ثابت ہوئی۔ ①

اور حدیبیہ کے متشابہات:

حدیبیہ کی روئیداد الف ابتدا سے لے کر یائے تمت تک (گویا) متشابہات قرآنی کا نمونہ ہے۔

۱۔ روحی فداہ حضرت نبوت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ ۱۴ سو زائرین کی مشایعت میں بہ نیت عمرہ قصد فرمائے بیت اللہ ہوئے (اور عمرہ یوم الحج کے سوا سال بھر کے تمام دنوں میں کیا جا سکتا ہے عمرہ اور حج دونوں کے احکام عرفات میں اجتماع اور قربانی کے سوا مساوی ہی ہیں) ان زائرین میں دو سو کے قریب غیر مسلم افراد بھی تھے جو راستے میں خطرے کے وقت مسلمانوں سے یاوری کی امید پر ہمراہ ہوئے۔

۲۔ ذوالحلیفہ جو اہلِ مدینہ کا میقات ہے (جیسے پاکستان کا میقات یلملم ہے)

اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہیوں نے احرام کی چادریں زیب تن فرمائیں۔

۳۔ زائرین میں سے اکثر و بیشتر کے ہمراہ قربانی کے مویشی تھے اور رسولِ خدا بھی اپنے

---

① [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمراہ ہدی (قربانی) لئے ہوئے تھے جنہیں شعار ① اور قلادہ ② سے نشان کر دیا گیا۔

۴۔ مکہ معظّمہ سے چند کوس ادھر حدیبیہ میں اتفاقی پڑاؤ کیا ہوا کہ نہ صرف زیارتِ کعبہ کا خاکہ بدل گیا بلکہ کفار کی طرف سے مندرجہ ذیل شرائط کا بار لے کر (مدینہ) لوٹنا پڑا۔

۱۔ قریش اور اہلِ مکہ سے جو مرد (الرجل: بخاری کا لفظ ہے اور اسے ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔)

۲۔ جو مسلمان مرتد ہو کر یا کسی اور وجہ سے قریش کے داؤں میں آ جائے اسے واپس نہ کیا جائے گا۔

یہ دونوں دفعات از قسم متشابہات نہیں؟

مجلس میں قرارداد مفاہمت پر گفتگو یہاں تک پہنچی تھی کہ وکیل قریش (سہیل بن عمرو) کے (مسلمان) صاحبزادے (ابو جندل: عبداللہ) اہلِ مکہ کی جیل سے نکل کر حدیبیہ میں آ پہنچے۔ روئیں روئیں سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں اور پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی۔ مسلمانوں نے اس حالت میں ابو جندل کو دیکھا تو چاروں طرف کہرام مچ گیا۔

ابو جندل کے ظہر نے قرارداد مفاہمت میں اور الجھاؤ بڑھا دیا۔ ممدوح کے والد (وکیل قریش) ان کی واپسی شاملِ مفاہمت سمجھتے اور رسالت مآب یہ فرماتے کہ ابھی معاہدہ تحریر میں نہیں آیا مگر رسولِ خدا ''دوش کے آئینے میں فردا'' دیکھنے کے ماہر تھے آپ نے مظلوم ابو جندل کی واپسی کا مطالبہ منظور کر لیا۔ ابو جندل واویلا کرنے لگے مسلمان دانتوں میں انگلی دبا کر رہ گئے مگر رسول اللہؐ کے سامنے کسی کو لب ہلانے کی جرأت نہ ہو سکی۔ آخر یہ فرض کفایہ بھی ابن الخطاب نے ادا کیا۔ ③

---

① اونٹ کے کوہان میں کونچا دے کر خون بہا دینا اور خون کو بطور نشان قائم رکھنا شعار ہے۔

② گائے کی گردن میں چمڑے کا ٹکڑا لٹکا دینا قلادہ ہے۔

③ بان المسلمین استنکروا الصلح و کانوا علی رأی عمر (فتح الباری پ ۱۷ --- ص ۱۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ : یارسول اللہ! کیا آپ سچے نبی نہیں؟

رسولِ خداؐ : بلاشبہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔

عمرؓ : کیا مسلمان حق بجانب اور ان کے دشمن غلط کار نہیں؟

رسولِ خداؐ : بے شک مسلمان راہ راست پر ہیں اور ان کے دشمن ہدایت سے ہٹے ہوئے ہیں۔

عمرؓ : ایسی شرائط پر مصالحت یارسول اللہؐ؟

رسولِ خداؐ: میں خدا کا رسول ہوں اور وہی میرا معین و ناصر ہے۔

عمرؓ : آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم لوگ بیت اللہ کا طواف کریں گے؟

رسولِ خداؐ : مگر یہ تو نہیں کہا گیا کہ اسی سال طواف کریں گے۔

حضرت عمرؓ کا اضطراب اس ظاہر حال پر مبنی تھا جو بادی النظر میں اس سفر (حدیبیہ) کے جملہ شرکاء و رسالت مآبؐ سے لے کر آخری رفیق منزل تک) کے محرم ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ جس الزام سے ابن الخطابؓ اسی طرح بری الذمہ ہیں جس طرح علی ابن ابی طالبؓ اس الزام سے مبرا کہ جب وکیل قریش نے اس اعتراض:

"کہ ہمارا آپ کا تنازع آپ کی رسالت ہی کی وجہ سے ہے اس لئے صلح نامے میں لفظ "رسول اللہ" گوارا نہیں کیا جا سکتا "محمد بن عبداللہ" لکھوایئے!"

آنحضرتؐ نے جب علیؓ سے یہ فرمایا کہ "رسول اللہ" قلمزد کر کے "محمد بن عبداللہ" لکھ دو تو علیؓ نے تعمیل حکم کے بجائے قلم ہاتھ سے رکھ دیا فی الجملہ یہ بھی انحراف ہی ہے مگر ایسے موقعوں پر ایک (علیؓ) کے استعجاب اور دوسرے (عمرؓ) کی عدم تعمیل کو ان کے کفر وارتداد کا آلہ بنانا جیسے متشابہات سے من مانے مطالب قرار دینا ہے۔

﴿ والراسخون فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا و ما یذکر الا اولوا الالباب ﴾ (۳: ۷)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

"اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں وہ ایسے امور پر کسی کے ایمان کی نفی نہیں کرتے (مراد معنی)"

ابو جندل کی حوالگی پر حضرت عمر ہی کیا ہر مسلمان محو حیرت تھا جس کا اثر یہاں تک ہوا کہ جب وکیل قریش اپنے مظلوم فرزند ابو جندل کو ہمراہ لے کر واپس چلے گئے تو رسالت مآب نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ:

"اپنی اپنی قربانی (ہدی) ذبح کر کے خط بنوالو اور احرام کھول دو۔"

اس سفر میں رسولِ خدا کی مشایعت میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ تھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کا سکوت دیکھ کر عرض کیا:

ام المومنین: یا رسول اللہ! اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو ان لوگوں سے کچھ کہے بغیر اپنی قربانی ذبح کیجئے حجام کو بلائیے جو آپ کا خط بنائے۔"

(ان لهب ذاك اخرج ثم لا تكلم احدا منهم كلمة حى تنحر بدنك و تدع حلاقا فيحلقك) ①

رسولِ خدا نے ام المومنین کے مشورہ پر حرف بہ حرف عمل فرمایا جس پر مسلمانوں نے بھی اقتدا کیا مگر بعد از وقت اور روئیداد حدیبیہ میں یہ واقعہ بھی اصول عامہ کے مطابق ہے جیسے کہ رسولِ خدا صاحب وحی ہونے کے باوجود امتی کے مشورہ پر عمل پیرا ہوئے۔

اور جب رسالت مآب اپنے تمام ہمراہیوں کو مشایعت میں لے کر مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو اس لمحے میں "فتح مبین" کی بشارت ہوئی۔

﴿انا فتحنا لك فتحا مبينا﴾ (١:٤٨)

"اے رسول! ہم نے تجھے فتح ظاہر عطا فرمائی۔"

---

① (بخاری كتاب الشروط فى الجهاد و المعالجة مع اهل الخر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے روز سہیل ابن عمرو کا مکالمہ

سہیل بن عمرو کی طرف سے رسول دشمنی میں ان کے یہ واقعات قابل ذکر ہیں۔

۱۔ ''خطیب قریش ہونے کی وجہ سے رسالت مآب کی توہین میں تقریریں اور سامعین کو اپنی گرہ سے دعوت کھلا کر۔ ①

۲۔ غزوہ بدر میں ابوجہل کی رفاقت جسے دوزخ میں جھونک کر خود ایک طرف ہٹ گئے۔

۳۔ اسیرانِ بدر کے ساتھ فدیہ پر رہائی۔

۴۔ غزوہ احد میں مسلمانوں پر ترک وتازہ۔

۵۔ حدیبیہ میں ابوجہل کی روح کو خوش کرنے کے لئے نرالے شرائط کی پابندی۔

۶۔ حدیبیہ کی مفاہمت کے دوران میں اپنے مسلمان فرزند ابوجندل کو واپس لوٹا کر مکہ کے جیل خانے میں بند کرادینا۔

۷۔ اسی دن کی صبح کو مسلمانوں کے داخلہ مکہ پر جناب سہیل کا عکرمہ اور صفوان کے ہمراہ مسلمانوں پر جندمہ میں حملہ۔ ②

جس میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ ③

اور فتح مکہ کے روز!

یہ خطیب قریش اور حدیبیہ کے وکیل محض؟ خود ہی فرماتے ہیں ''رسولِ خدا کے مکہ میں داخل ہوتے ہی مجھ پر اس قدر رعب طاری ہوا کہ میں گھر میں دبک گیا اور اپنے لخت جگر ابوجندل کو بلا کر کہا اے نورنظر جس طرح بن آئے محمد سے سفارش کر کے میری

---

① اصابہ ابن حجر نمبر ٣٥٦٦

② زادالمعاد ج ١ ص ٤٢٣

③ ١۔ کرز بن جافر مہری ٢۔ خنیس بن خدافہ (زادالمعاد ج ١ ص ٢٢٣)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جاں بخشی کراؤ۔" ①

ادھر رسالت مآب کا یہ حال کہ جرم وسزا پر توجہ کے مقابلے میں رحم وکرم کی وسعت نے بے گناہوں اور قصور واردونوں کو اپنے دامن میں چھپا رکھا ہے نبی کا یہی کردار ہے۔

رسولِ خدا نے کعبہ کی تطہیر اور دوگانۂ تشکر سے فارغ ہونے کے بعد باہر دیکھا تو حرم کعبہ میں انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کس قدر عجیب ہے وہ خطبہ جو آپ نے حاضرین حرم کو دفعۃً دیکھ کر ارشاد فرمایا اور یہ خطبہ قرآن مجید کی آیت "انسانی مساوات" پر ختم ہوا "اے بنی آدم! ہم (خداوند جل وعلا) نے تمہیں پیدا فرمایا اور ایک دوسرے انسان سے شناخت میں آسانی کی غرض سے تمہیں قبیلوں پر تقسیم کر دیا۔ خدا کے ہاں کی عزت نسب سے نہیں کردار سے ہے۔" (مفہوم معنی) ②

اور آیۂ قرآنی ختم کرنے کے بعد مجمع سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا:

رسولِ خداؐ : اے ارباب قریش! آج تمہیں مغلوبیت کے عالم میں مجھ سے کیا توقع ہے؟

قریشی سور ماؤں کی زبانیں گنگ تھیں مگر حدیبیہ کے وکیل محض سہیل بن عمرو جو قرارداد مفاہمت میں رسولِ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ظرفی دیکھ چکے تھے از خود عرض گذار ہوئے۔ ③

سہیل: آپ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے رحم دل بزرگ کے سپوت ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے بھلائی ہی کی امید ہے۔

رسولِ خداؐ : اے برادران قریش! میں آپ لوگوں سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسف

---

① اصابہ کتاب الکنی اور تذکرہ ابو جندل

② (بخاری ج۲ کتاب المغازی) باب فتح مکہ میں ملاحظہ فرمائیے:

﴿ يا ايها الناس انا خلقنا كم من ذكر وانثى و جعلنا كم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اكرمكم عندالله اتقاكم ﴾(۴۹: ۱۳)

③ اصابہ در تذکرہ سہیل عمرو ج۳ نمبر ۳۵۶۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا:

''میرا آپ لوگوں پر کوئی مواخذہ نہیں۔'' ①

سب صاحبوں کو جانے کی اجازت ہے اور آپ لوگوں میں سے ہر شخص آزاد ہے۔

اپنا اپنا کام دیکھئے۔

اس لمحے کے بعد رسالت مآبؐ کعبہ سے باہر تشریف لے آئے اور کعبہ پر قفل لگا

کر چابی عثمان بن طلحہؓ کے حوالے کر دی گئی جیسا کہ ص پر منقول ہے۔

اب حرم میں نزول فرما ہوئے اس وقفہ میں سراقہ مدلجی نے تحریری معافی نامہ پیش کیا۔

www.KitaboSunnat.com

① ﴿لا تثریب علیکم الیوم﴾ (۱۲: ۹۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب عیص ابوبصیر کا مکالمہ

ابھی ابھی صلح نامہ کی تحریر میں جو لمحہ گذرا ہے وہ (لمحہ) پوری طرح کروٹ بدلنے نہ پایا تھا کہ محمد رسول اللہؐ کی فراست کے آثار عرب کے مطلع پر تاباں ہونا شروع ہو گئے۔ اہل مکہ میں سے ابوبصیر (عتبہ بن اسید) مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے' قریش نے ان کی حوالگی کے لئے دو قاصد روانہ کئے جن کے پاس ازہر بن عبدعوف اور اخنس بن شریق کا تحریری خط ابو بصیر کی حوالگی کے لئے تھا۔

ابوبصیر کا پہلا مکالمہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر سے فرمایا:

"حدیبیہ میں قریش کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے آپ اس سے بے خبر نہیں۔ ہمارے دین میں وعدے کی مخالفت "غدر" کے ہم معنی ہے۔ آپ کو ان لوگوں کے ہمراہ مکہ جانا ہوگا۔ امید ہے کہ خداوند عالم آپ کے ساتھ ان مسلمانوں کا راستہ بھی ہموار کر دے جو مکہ میں مجبور بیٹھے ہیں"

ابوبصیر: یارسول اللہؐ! آپ مجھے کن ظالموں کے چنگل میں دے رہے ہیں۔ وہ مجھے اسلام سے منحرف کیے بغیر چین نہ لیں گے۔

رسولِ خداؐ: ابوبصیر! آپ چلے ہی جایئے' خداتعالیٰ آپ کے ساتھ ان مسلمانوں کی نجات کا راستہ بھی ہموار کرے گا جو مکہ میں مجبور بیٹھے ہیں۔

اور ابوبصیر قریشی سپاہیوں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

مدینہ سے ۶'۷ میل پر ذوالحلیفہ مقام پر پہنچے اور تکان کم کرنے کے لئے توقف کیا تو ابوبصیر نے قرشی صاحب کی تلوار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "آپ کی تلوار میں کچھ جان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے یا صرف نمائش کے طور پر کمر سے لگا رکھی ہے؟''

قرشی نے میان سے تلوار نکال کر کہا ''دیکھئے تازہ آب دی گئی ہے۔''

ابوبصیر نے قبضہ پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ بجلی سی کوندا اٹھی اور قرشی کا سر قلم ہو کر گیند کی مانند زمین پر لڑھکنے لگا۔ مقتول کا ساتھی مدینہ کی طرف منہ کر کے بھاگ نکلا رسولِ خدا نے اسے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

خیر باشد! یہ شخص کس قدر ڈرا ہوا ہے اور فرمایا: کیا ہوا تم اس قدر خائف کیوں ہو؟

مکی: اے صاحب! ابوبصیر نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔ خدارا اس سے میری جان بچا لیجئے۔

اتنے میں ابوبصیر قرشی کی تلوار گلے میں حمائل کئے ہوئے پہنچے اور سبقت کرتے ہوئے عرض کیا:

ابوبصیر: یا رسول اللہؐ! آپ نے مکہ والوں سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کی تکمیل ہو گئی اب اگر آپ نے مجھے ان کے حوالے کیا تو میرا ایمان سلامت رہے گا نہ جان بچے گی۔

رسولِ خداؐ: ابوبصیر! آپ تو اہل مکہ کے ساتھ ہمیں لڑانے کے درپے ہیں۔

ابوبصیر یہ جملہ سنتے ہی مسجد سے باہر نکل آئے سمندر کی راہ لی اور مقام عیص میں ڈیرے ڈال دیئے۔

جب مکہ میں وکیل محض سہیل بن عمرو کو ابوبصیر کے ہاتھوں اپنے قرشی سپاہی کا حشر معلوم ہوا تو کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کہا: ''جب تک اپنے مقتول سپاہی کے وارثوں کو اس کا خوں بہا ادا نہ کر دوں گا کعبہ کی دیوار سے کمر نہ ہٹاؤں گا۔''①

ابوسفیان بھی موجود تھے انہوں نے کہا یہ مشیخت رہنے دیجئے کہ آپ مقتول کی دیت ادا کر سکیں گے۔ یہی ہوا اور وکیل محض کمر پر ہاتھ رکھ کر دولت خانے کی طرف روانہ ہوئے۔

---

① سیرۃ ابن ھشام ج ۲ ص ۱۷٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو جندل اور ابو بصیر:

مکہ میں صلح حدیبیہ کے بعد جب ابو جندل حبس میں بند کر دیئے گئے تو انہوں نے پہرہ داروں میں تبلیغ شروع کر دی۔ اس طرح ایک سال میں ۳ سو خوش نصیب نعمت توحید سے بہرہ مند ہوئے۔

ابو بصیر کے ہاتھوں قریشی سپاہی کے قتل کے بعد مکہ سے جو مسلمان نکلا وہ مدینے کے بجائے عیص میں ابو بصیر کے ہاں چلا آیا اس وقفہ میں ابو جندل بھی آ پہنچے قریش کے قافلے عیص ہی کے سوانے سے ہو کر گذرتے اور عیص بحیرہ قلزم پر واقع ہے۔ ابو جندل اہلِ مکہ کا جو سلوک اپنے ساتھ دیکھ چکے تھے اس کے انتقام میں قافلوں کا مال چھین کر اہلِ قافلہ کو جہنم رسید کرنا شروع کر دیا۔ قریش کی آنکھیں کھلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تحریری درخواست بھیجی۔

((كتبت قريش الى رسول الله صلى الله عليه و سلم يساله بارحامها الآ اواهم فلا حاجة لهم بهم فاواهم رسول الله فقدموا عليه المدينة))

”اے محمد! قرابت داری کا خیال فرمایئے آج کے بعد مکہ سے آنے والے مسلمانوں کو آپ مدینہ میں پناہ دیں یا نہ دیں ہم ان کے رکھنے کے روادار نہیں۔“ ①

قریش کی اس درخواست پر رسول اللہ نے ابو بصیر کے نام تحریری اطلاع بھیجی کہ اب تم میں سے کسی شخص کو قریش کے حوالے نہ کیا جائے گا۔

جس وقت قاصد عیص میں پہنچا ابو بصیر صاحب فراش تھے' انہوں نے خط کا مضمون سنا۔ نامہ رسالت ہاتھ میں لیا اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ابو جندل انہیں دفن

① سيرة ابن هشام ج ٢ ' ١٧٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد تمام ہمراہیوں سمیت مدینے روانہ ہوئے اور حدیبیہ کی قرارداد مفاہمت کا جزوی نتیجہ اس صورت میں رونما ہوا لیکن اہلِ مکہ کے لئے۔

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مکالمہ عمیر بن وہب قریشی

عمیر بن وہب مکہ سے مدینے رسالت مآب کے قتل کے ارادے سے آئے۔ ہوا یہ کہ بدر میں ان کا بیٹا اسیر ہو گیا جس کی وجہ سے ان کا دل ڈوب کر رہ گیا' بدر ہی میں صفوان کے والد امیہ بن خلف مارے گئے ان کے دل سے بھی اپنے باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کا ملال نہ مٹ سکا۔ ایک روز شہر سے باہر (مقام) حجر میں صفوان اور عمیر دونوں کی ملاقات ہو گئی اور دونوں نے اپنے اپنے زخم ایک دوسرے کے سامنے کھول کر رکھ دیئے۔

صفوان : کیا کیا جائے؟ بدر کے نتیجے نے ہمارے دل میں ناسور ڈال دیا ہے۔

عمیر بن وہب : برادر عزیز! اس لڑائی کے انجام سے دنیا نظروں میں تاریک ہو گئی ہے۔ میں اگر زیر بار نہ ہوتا اور اپنے بعد بچوں کی گذر بسر کا سہارا بھی ہوتا تو مدینے جا کر محمدؐ کو دن دیہاڑے قتل کر دیتا۔

صفوان: میں آپ کے قرض اور آپ کے بچوں دونوں کی کفالت کا ذمہ دار ہوں۔

عمیر : اور میرے لئے مدینہ جانے کا یہ بہانہ ہی کافی ہے کہ میں یہاں اپنے فرزند کی وجہ سے آیا ہوں جو مسلمانوں کے پاس اسیر ہے۔

(صفوان اور عمیر دونوں آپس میں چچازاد بھائی تھے) صفوان نے سواری اور زادراہ کا انتظام کر دیا عمیر نے تلوار کو آب دی پھر زہر میں بجھایا اور بدر کا انتقام لینے کے لئے مدینہ روانہ ہو گئے۔ یہاں پہنچ کر مسجد نبویؐ کے سامنے سواری سے اترے ان کے دل میں کسی قسم کا ڈر نہ تھا صرف اپنے لخت جگر کی اسیری کا خیال انتقام کے لئے ابھار رہا تھا۔ زہر میں بجھی ہوئی تلوار گلے میں حمائل تھی۔ حضرت عمرؓ کی نگاہ پڑ گئی دیکھا تو عمیر کے چہرے سے شرارت ٹپک رہی ہے۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ: یا رسول اللہؐ ! عمیر حاضری کی اجازت پر مصر ہے مگر شرارت اس کے بشرے سے ٹپک رہی ہے۔

رسولِ خداؐ : اسے مت روکو۔

عمرؓ نے مسلمانوں سے نگرانی کا اشارہ کرتے ہوئے آنے والے کا راستہ صاف کر دیا۔ رسولِ خداؐ نے عمیر کو نگرانی میں آتے دیکھا تو اپنے یارانِ وفا کیش کو حلقہ توڑنے کا حکم صادر فرما کر منتشر کر دیا۔ عمیر پیش ہوئے تو رسول اللہؐ سے حسب ذیل مکالمہ ہوا۔

عمیر: صبح کا سلام پیش کرتا ہوں (یہ سلام جاہلیت "انعمر اصباحکم" کا تحفہ تھا)

رسولِ خداؐ : خدا نے مجھے آپ کے اس تحفے سے بے نیاز فرما کر اہلِ جنت کے ہدیہ سے سرفراز فرمایا ہے جس کا اظہار "السلام علیکم" سے ہوتا ہے۔

عمیر: اس تحفے سے تو آپ حال میں فیض یاب ہوئے ہیں اب تک ہمارے ہی مروجہ طریقہ سلام پر عمل پیرا تھے۔

رسولِ خداؐ : اس سفر سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

عمیر : ہمارے جو عزیز آپ کے ہاں اسیر ہیں ان کی خیر خبر کے لئے حاضر ہو گیا ہوا اور آپ سے بھی تو ہماری قرابت داری ہے۔

رسولِ خدا : گلے میں تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے؟

عمیر : خدا انہیں غارت کرے انہیں تلواروں نے ہمیں بدر میں آپ کے ہاتھوں ذلیل کرا دیا۔ اے صاحب! کیا بتاؤں جس وقت میں سواری سے اتر رہا تھا اسے ہاتھ میں لینا بھول گیا۔

رسولِ خداؐ : اے عمیر! سچ کہو یہاں کس ارادے سے آئے ہو؟ مکہ میں حجر میں بیٹھ کر صفوان سے کیا طے ہوا تھا؟

عمیر سہم گئے گھبرا کر عرض کیا "صفوان سے کیا طے ہوا تھا جو آپ ایسا فرما رہے ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی فرمائیے!''

رسولِ خداؐ : صفوان سے یہی تو طے ہوا تھا کہ تم مجھے قتل کر دو وہ تمہارا قرض بھی ادا کرے اور تا زیست تمہارے اہلِ وعیال کی کفالت بھی کرے۔ اے عمیر! تم کب چوکنے والے تھے وہ تو ذات باری تعالیٰ ہے جس نے میرا بال بیکا نہ ہونے دیا۔

عمیر : اے محمدؐ! میں شہادت دیتا ہوں آپ کے رسول ہونے کی اور خدا کے معبود برحق ہونے کی۔ ①

یا رسول اللہؐ! ہماری کم عقلی تھی کہ ہم آپ پر نازل شدہ وحی سے انکار کرتے رہے یہ راز میرے اور صفوان کے درمیان تھا اگر آپ پر وحی صادق کا نزول نہ ہوتا تو آپ کیسے معلوم کر سکتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے سیدھی راہ میسر آ گئی۔ حالانکہ نکلا میں برے ارادے سے تھا۔

رسولِ خدا کے تمام حاشیہ نشین اس گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے۔ ②

رسول اللہؐ نے عمیر سے فرمایا آپ ابھی یہیں قیام کریں' اصحاب کو حکم دیا کہ ان کا قیدی رہا کر دیا جائے اور عمیر کو تھوڑا بہت قرآن بھی تعلیم کیا جائے۔

وہ اس قدر متاثر تھے کہ رسولِ خداؐ سے مکہ میں تبلیغ کی اجازت پر اصرار کرنے لگے اور آنحضرتؐ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

عمیر کی مکہ سے روانگی کے بعد:

ادھر ان کے ہم راز صفوان اپنے احباب سے کہتے رہتے کہ عنقریب آپ لوگ ایسی دل خوش کن خبر سنیں گے جس سے بدر کے زخم بھر جائیں گے۔

صفوان سر راہ بیٹھ جاتے اور ہر آنے والے سے مدینے کی نئی خبر دریافت کرتے آخر ایک رہرو نے یہ خبر سنا ہی دی کہ عمیر مدینے جا کر باقاعدہ ربقہ بیعت سے

① اشھدانک رسول اللہ واشھدان لا الہ الا اللہ!

② "فزادھم ایمانا" چشم بدبیں کو کون سمجھائے کہ اسلام دنیا میں اسی تلوار سے پھیلا ہے! (مصنف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مفتخر ہو گئے ہیں۔ ③

یہ خبر ہوا کے دوش پر آئی اور بستی کے درو دیوار نے سن لی بچہ بچہ عمیر پر...... کرنے لگا۔ عمیر خود بھی مکے آ گئے۔ آدمی نڈر تھے تبلیغ شروع کر دی۔ کئی اور خوش نصیب ان کی وجہ سے شرک کا بوجھ اتار کر توحید کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

عمیر غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ فتح مکہ میں رسولِ خداؐ کے ہم رکاب تھے۔ تبوک میں حاضر ہوئے وفات عہد خلافت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ میں پائی۔ ①

صفوان بن امیہ بھی فتح مکہ کے بعد مشرف باسلام ہو گئے ان کا مکالمہ ص...... پر ملاحظہ ہو!

حاطب بن ابی بلتعہ

پچھلے صفحوں میں قبیلہ خزاعہ اور بنو بکر کا تذکرہ ہو چکا ہے اول الذکر رسولِ خدا کے حلیف تھے۔ اور بنو بکر والے قریش کے جنبہ دار' حدیبیہ کی قرارداد مفاہمت کے مطابق صلح نامے میں فریقین نے تسلیم کر لیا تھا کہ ایک دوسرے کے حلیف پر دست درازی نہ کی جائے گی مگر قریش کا غرور کب نچلا رہ سکتا تھا۔ قریش ہی نے بنو بکر کو اکسایا اور جب فریقین میں کشت و خون شروع ہوا تو نہ صرف دوسرے لوگ بلکہ قریش کے ''اکابر مجرمیہا'' تک چہروں پر نقاب اوڑھ کر بنو بکر کی حمایت میں نکل آئے۔ ان میں صفوان بن امیہ اور حویطب بن عبدالعزیٰ تو میمنہ اور میسرہ کی کمان ہی فرما رہے تھے آہ! اس یلغار میں رسول اللہؐ کے حلیفوں میں کئی خزاعی کھیت رہے' مقتولوں کے وارث بنو خزاعہ خوب سمجھتے تھے کہ ہمیں یہ سزا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ حدیبیہ کی پاداش میں بھگتنا پڑی ہے ان کا ایک وفد مدینہ روانہ ہوا۔ کس قدر حسرت ناک تھا وہ منظر جب۔

رسولِ خدا اپنے دوستوں کے حلقے میں مسجد کے اندر تشریف فرما تھے۔ دفعۃً ایک

---

① ''قد اسلم عمیر'' (اصابہ ابن حجر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قافلہ آیا جس کے پیش رو سوز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

"اے خدائے برتر! آج میں تیرے رسول محمدؐ کو وہ معاہدہ یاد دلاؤں گا جو ہمارے اوران کے درمیان ہوا۔ میں ان سے استمد اد کروں گا کہ اے رسولِ خدا! ہماری نصرت کے لئے خدا کے بندوں کو دعوت دیجئے۔" ①

سننے والے تڑپ اٹھے یہ عمرو بن سالم خزاعی تھے اپنے ۴۰ قبیلہ داروں کے ہمراہ!

رسولِ خدا نے ان سے فرمایا:

((نصرت یا عمرو بن سالم)) (ابن هشام ج ۲)

"اے عمرو! آپ کی مدد کی ہی جائے گی۔"

عمرو بن سالم کے چلے جانے کے بعد بدیل بن ورقا خزاعی حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنے طور پر قریش کے ان مظالم کی داستان سنائی جو قریش نے بنی بکر کی حمایت میں خزاعہ پر توڑے اور یہ بھی واپس چلے گئے۔

اس ضمن میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا بدیل بن ورقا مجلسِ نبویؐ سے نکلے ہی تھے کہ رسولِ خداؐ نے دوستوں سے فرمایا: کوئی گھڑی جارہی ہے کہ ابوسفیان آنے کو ہیں اور ان کے مدینے آنے کا مقصد ہے۔

((فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للناس كانكم بابی سفيان الخ)) (زادالمعاد ج ۱ ص ۴۲)

۱۔ صلح حدیبیہ کی توثیق مزید

۲۔ میعاد میں توسیع

اور ایسا ہی ہوا کیونکہ آج سے کچھ پہلے رسولِ خداؐ نے قریش کی طرف اپنا ایک سفیر

---

① ابن حجر ص ۶۰۵۳

① امام ابن القیم نے زادالمعاد میں ۸ شعر نقل کئے ہیں ج ۱ ص ۲۰

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل گرامی نامہ دے کر بھیجا تھا کہ:

۱۔ خزاعہ کے مقتولوں کا خوں بہا (دیت) ادا کیجئے۔

۲۔ آئندہ سے خزاعہ کے مقابلہ میں بنوبکر کی طرفداری سے ہاتھ روک لیجئے۔

۳۔ حدیبیہ کا معاملہ کلیۃً ختم ہو جانے کا اعلان کر دیجئے۔

اس دھمکی سے مجلس میں سناٹا چھا گیا اکابر میں سے تو کسی کی زبان نہ کھلی مگر ایک نوجوان قرطانامی جوش میں آ کر کہہ اٹھے:

''ہمیں آخری شرط منظور ہے۔''

یعنی حدیبیہ کا معاملہ کلیۃً ختم کیا جائے۔

ان کی زبان سے یہ جملہ سن کر مسلمان سفیر مدینہ کی طرف چل دیئے ادھر تمام اہلِ مجلس نادم تھے کہ ''ہم سے کیسی غلطی ہوئی؟'' مگر تیر ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

ابوسفیان بن حرب کی مدینہ کی طرف روانگی:

قریش کی باہمی مشاورت سے......ابوسفیان مدینہ روانہ ہوئے پہلے اپنی صاحبزادی سیدہ ام حبیبہؓ کے ہاں حاضر ہوئے جو رسول اللہؐ کے حرم میں تھیں مگر ان سے بات کرنے کا موقعہ نہ آ سکا۔ وہاں سے حضرت ابوبکرؓ کے ہاں پہنچے۔ انہوں نے سفارش سے انکار کر دیا یہاں سے سیدۃ الزہراؓ اور جناب علیؓ کو درمیان میں لانے کی درخواست کی علیؓ نے انہیں صرف یہ مشورہ دیا کہ:

علیؓ : مسجد میں کھڑے ہو کر از خود دس سال توسیع مدت کا اعلان کر دیجئے۔ ابوسفیان نے یہی کیا پہلے رسولِ خدا کے سامنے آ کے صلح میں توسیع کی تجویز پیش کی مگر رسالت مآبؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں سے مسجد نبوی میں پہنچے اور اپنی طرف سے دس سالہ میعاد صلح کی توسیع کا اعلان کرنے کے بعد واپس مکہ چلے گئے۔ جہاں اپنے اس کارنامے کو دس سالہ صلح کی توسیع کے ساتھ مشہور کیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سردار قریش کی ایسی روش سے رسولِ خداؐ درگذر نہ فرما سکتے تھے کہ اس معاملہ میں سب سے زیادہ اہمیت بنوخزاعہ کے مقتولوں کی دیت کو تھی جس کی ادائیگی سے قریش نے صاف انکار کر دیا۔

ابوسفیان کی مدینے سے واپسی کے بعد رسول اللہؐ کیا سوچ رہے تھے متیقن طور پر کسی کو معلوم نہ ہوسکا اس کے سوا کہ آنحضرتؐ کسی اہم امر پر غور فرما رہے ہیں اس باب میں دوستداران محمدؐ کے اندازے مختلف تھے ان میں جناب حاطب بن ابی بلتعہؓ نے یہ قیاس فرما لیا کہ رسولِ خداؐ مکے پر یلغار کی تیاری فرما رہے ہیں اور انہوں نے اپنے قدیم یاران قریش کی طرف ناصحانہ خط لکھ دیا۔ آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع وحی سے نہ ہی فراست ہی سے سہی (اطلاع) ہو تو گئی۔

"فکتب حاطب من المدینة الی کبار قریش ینصح لھم فیه"

''اور حاطب نے قریش کی طرف سے ایک ناصحانہ خط لکھا جو مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا......!''①

فرمایا: اے برادر! اس خط سے آپ کا کیا مقصد تھا؟

حاطبؓ : یارسول اللہؐ! میں جب سے مسلمان ہوا اسلام پر قائم ہوں ابھی تک مکہ میں میرے اہلِ خانہ اور فرزند محصور ہیں ان کی حفاظت کی لالچ سے قریش کو نصیحت کی ہے۔

حضرت عمرؓ بھی مجلس میں موجود تھے ان کی غیرت کو گوارا نہ ہوسکا عرض گذار ہوئے:

عمرؓ : یارسول اللہؐ! اجازت ہو میں اس منافق کی گردن مارنا چاہتا ہوں۔

رسولِ خداؐ : اے عمرؓ! حاطب اس غزوہ بدر کی شرکت سے فائز المرام ہو چکے ہیں جس (بدر) کے شرکاء کے دلوں کو خداوند عالم نے دیکھا تو انہیں تمام عالم سے بہتر پایا اب یہ منافق نہیں ہوسکتے۔

---

① اصابہ ج۱ نمبر ۱۵۳۳ در تذکرہ حاطب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت حاطب کا انتقال ۳۰ھ میں بعہد حضرت عثمانؓ ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ①

اور اکابر صحابہ میں سے بھی کسی کو واضح طور پر اس سفر کا مقصد معلوم نہ ہو سکا۔ رسولِ خداؐ نے اپنے ہمراہیوں کی تربیت ہی اس انداز سے فرمائی کہ انہیں اپنے پیش رو کے ہر کام میں ملک وملت کے سود و بہبود کا پورا بھروسہ تھا اس لیے نہ وہ کسی موقع پر منزل مقصود کے متعلق دریافت کرتے اور نہ یہود اسرائیل کے مانند اپنے نجات دہندہ سے یہ کہتے کہ:

﴿ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون﴾

"(اے موسیٰ!) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے تم دونوں وہاں لڑتے رہنا۔"

رسولِ خداؐ کی مشایعت میں دس ہزار مسلمان لشکری تھے اور سب کے سب "راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے" پر مائل۔

قریش کو اسلامی افواج کے مدینے سے نکلنے تک کی اطلاع نہ ہو سکی باوجود یکہ اس روز مدینہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ رونما ہو چکا تھا برص ۱۴۱ اب انہیں (قریش کو) مسلمانوں کی خبریں بھی کون پہنچاتا؟ مدینے میں ان کے جاسوس دو طائفے ہی تو تھے۔

۱۔ طائفہ یہود۔ ۲۔ گروہ منافقین۔

اول الذکر کا حشر معلوم ہی ہے ان کے دو بڑے قبیلے (بنوقینقاع اور بنونضیر) پہلے شہر بدر کیے گئے تھے اور خیبر میں آباد ہوئے مگر ان کی یہودیانہ خصلت نے انہیں یہاں بھی آتش زیر پا رکھا اور بدنصیب اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ ②

جن کے بعد صرف قبیلہ بنوقریظہ مدینے میں رہ گیا جو غزوہ احزاب بلکہ محاصرہ یثرب کا باعث ہوا جس کے اجر میں ان کا ایسا عبرت ناک حشر ہوا کہ اگر وہ (یہود) اس فتنہ میں

---

① ایضاً اصابہ بحوالہ مذکور

② تفصیل تاریخ کی کتابوں میں خیبر کے واقعات میں ملے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہو جاتے تو ان کے ہاتھوں مسلمانوں کا انجام اور زیادہ عبرتناک ہوتا۔ اللہ رے! یہودیانہ خصلت! رسولِ خداؐ سے صلح بھی ہے اور حیی بن اخطب (سردار یہود خیبر) کے بہکانے سے محاصرین (قریش وقبائل) کا تعاون بھی ہے۔

جس کے نتیجے میں ان کے تمام مرد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ایک عورت کے سوا جو قصاص میں قتل ہوئی بقیہ عورتیں اور نابالغ بچے حجاز سے دور...... یمن لے جا کر فروخت کر دیئے گئے۔ ①

﴿ انا كذلك نفعل بالمجرمين ﴾(۳۷:۳۴)

﴿انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادًا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم ﴾ (۵:۳۷)

''جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ جس پہلو سے چاہیے انہیں قتل کر دیجیے چاہے تو دیس نکالا دیجیے۔'' ②

عم رسول ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن امیہ کا معروضہ

ابوسفیان (مغیرہ) بن حارث اور عبداللہ بن امیہ (دونوں حضرات) اس موقع پر حاضر ہوئے جب رسول اللہ کا پڑاؤ ''نبق العقاب'' ③ میں تھا یہ جحفہ میں ہے جحفہ ④ اہل شام کا میقات ہے اور مکہ معظّمہ سے مدینہ کی سمت ۸۲ ⑤ میل پر واقع ہے (مرالظہر ان ⑥ ۲۷ میل مدینے کی طرف)

سوال یہ ہے کہ رسولِ خداؐ کے اس کوچ کی جو خبر ابوسفیان بن حرب جیسے منتظم دیدہ ور کو

---

② تفصیل کے لئے کتب سیرۃ میں غزوہ احزاب اور اس کے اسباب پڑھئے۔
② ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب
③ منتهى الارب ④ ایضاً
⑤ ایضاً
⑥ یك منزل از مکه معظمه منتهى الارب (ایک منزل دس کوس کی ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو سکی وہ ان ابوسفیان بن حارث کو کیسے مل گئی؟

در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید!

اس تمہید سے مقصد یہ ہے کہ جس طرح جناب عباس بن عبدالمطلب اپنے مکہ کے زمانہ قیام میں قریش کی خبریں لکھ لکھ کر رسولِ خدا کی طرف بھیجتے (جن میں احد کی اطلاع بھی ہے۔'' ①

اسی طرح جب (عباسؓ) مکہ سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لے آئے اور فتح مکہ سے صرف چند یوم پہلے ② تو مدینہ میں اپنے ان ہاشمی عزیزوں کی خیر اندیشی کا فریضہ ادا کرتے جو ابھی تک اپنے قدیم کفر میں سرگرداں تھے......! اگرچہ تاریخ نے عباسؓ کی اس سبقت سے پردہ نہیں اٹھایا اور تاریخ نے دنیا کے ہر اہم واقعے کو پوری طرح بے نقاب ہی کب کیا ہے؟ جو بات تاریخ کے کان میں پڑ گئی اس نے آگے چلا دی اور جو سماعت سے رہ گئی بعد میں وہ ہزار مناسبات کے باوجود درخورِ قبول نہ سمجھی گئی۔ فیا ویل للعلم۔

ورنہ عباسؓ کے برادر زادہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور ان کی بہن عاتکہ کے نورِ دیدہ عبداللہ ابن ابی امیہ کو تو رسول اللہ کے اس لشکرِ ودیہیم کی اطلاع مل جاتی اور ابن حرب جیسا دیدہ ور منتظم محض افواہ کی بنا پر حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کو ہمراہ لے کر مرالظہران پر آ کر محمدی لشکر کو دیکھتا۔ سیدنا عباسؓ کی اس سبقت پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر ہاشمی خاندان میں اس حد تک ذہنی ارتقا نہ ہوتا تو ان کے بجائے یہ ''ظہورِ اکبر'' کسی دوسرے ایسے قبیلے میں ہوتا جسے آنے والے خطرات کا بروقت اندازہ ہو سکتا۔

ذرا دیر کے لئے اپنی عادت کے خلاف اس ضعیف حدیث ہی سے استدلال کیوں نہ

---

① رجع الی مكة وصار يكتب الی النبی صلی الله عليه وسلم بالاخبار (اصابه ابن حجر ج٤ ' ٤٤٩٨ (در تذکرہ عباس بن عبدالمطلب)

② ثم هاجر قبل الفتح بقليل (اصابه ٤٤٩٨)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرلیا جائے

سنبھلنے دے ذرا اے ناامیدی' کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے!

وہ حدیث:

''مومن کی فراست کا مقابلہ نہ کیجئے وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔''

((اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله))

اور عباس ابن مطلب تو قبول اسلام سے پہلے بھی اس فراست سے مستفیض تھے۔ یاران طریقت کے لئے یہ اشارہ کافی ہوگا کہ ادھر اسیران بدر کے زمرہ میں عباس کی مشکیں بندھی ہوئی ہیں اور ممدوح اسی حالت میں اپنے گرفتار کنندوں کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ اے مسلمانو! قرآن مجید کی آیت تمہیں متنبہ کر رہی ہے کہ:

﴿ واذ يعدكم الله احدى الطائفتان انهالكم ﴾(۸:۷)

''تمہیں ان دو جماعتوں میں سے ایک پر نصرت کا وعدہ کیا گیا تھا۔''

یعنی!

ا۔ قریش کی شکست سے۔ ۲۔ کاروان ابوسفیان پر غلبہ سے۔

اور اسیر عباسؓ نے مسلمانوں سے فرمایا ''دونوں میں ایک وعدہ پورا ہو چکا ہے۔''

(ا) قریش کی شکست:

اس استدلال میں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ یہ ہاشمی مرد دانا انکار اسلام کی حالت میں بھی اپنے برادر زادہ کے ہمراہیوں کے سود و بہبود میں اسی طرح کوشاں رہتے جیسے آج انہوں نے اپنے گرامی قدر بھتیجے کے عم زاد برادر ابوسفیان بن حارث اور پھوپھی زاد بھائی عبداللہ ابی امیہ کو ہلاکت سے بچالیا۔(واللہ اعلم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عباس کا انکارِ اسلام کی حالت میں مسلمانوں کی خیر طلبی کا دوسرا واقعہ ہے:

دربیعۃ عقبہ ثانیہ:

سب سے پہلے مدینہ کے چھ حضرات نے رسالت مآب ؐ کی بیعت مکہ میں کی اس کا نام بیعت اولیٰ ہے (پہلی بیعۃ کے بعد) دوسری مرتبہ حج کے زمانہ میں مدنی حضرات مکہ تشریف لائے ان میں دو بیبیاں نسیبہ بنت کعب اور اسماء بنت عمرو بن عدی ہیں ان مدنی حضرات نے بھی عقبہ (نام مقام) میں بیعت کی اور یہ بیعت ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں (۱۲) حضرات تھے۔

مبایعین ہی میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں (ان کا نام براء ابن عازبؓ ہے) آخر ہم مقررہ وقت میں عقبہ (مقام پر جمع ہو گئے رات کا وقت تھا ہمارے پہنچ جانے کے بعد رسالت مآب ؐ تشریف لائے۔

((و هو يومئذ على دين قومه الا انه احب ان تحضر امر ابن اخيه و تيوثق له))

"جو ابھی تک اپنے یاران قدیم کے دین پر قائم تھے بایں ہمہ عباسؓ اپنے برادر زادہ کی نگرانی میں کوشاں رہتے اور ان کے خلاف ہر خطرہ کے موقع پر نظر رکھتے۔" ①

عباسؓ ہی نے مجلس کا افتتاح کیا اور فرمایا:

اے دوستان خزرج! ②

آپ لوگوں پر واضح ہے کہ بنو ہاشم اختلاف عقیدہ کے باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری میں سینہ سپر ہیں حتی کہ قریش کے مقابلے میں بھی ان کی طرف داری سے پہلو تہی

---

① ابن هشام ج اول در تذکره بیعة عقبه ثانیه

② مدینہ کے اس قبیلہ کا نام ہے۔ سيرة ابن هشام ج ۱ بيعة عقبة الثانيه ص ٤٤٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے جس سے ابھی تک وہ بستی میں معزز اور باوقار ہیں۔ ہمیں ان کا مدینے تشریف لے جانا اس صورت میں گوارا ہے کہ آپ لوگ ان کی حفاظت اور پاسداری کا وعدہ کریں نہ کہ مصیبت پڑنے پر انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن امیہ کی داستان

رسولِ خدا کا اپنے حقیقی چچا سے مکالمہ:

نبق العقاب میں ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ دونوں حاضر ہوئے۔ اس سفر میں ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ رسالت مآبؐ کی معیت میں تھیں۔ یہ بی بی ابوسفیان کی بہن اور عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ ابوسفیان رشتہ میں رسولِ خداؐ کے چچازاد اور برادر رضاعی بھی تھے۔

اور دونوں (ابوسفیان وعبداللہ) نے ام المومنین کے قدموں پر سر رکھ دیا کہ جس طرح ہو سکے ہماری جاں بخشی کرائے۔

سیدہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

ام المومنینؓ: ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ دونوں قدم بوسی کے لئے حاضر ہیں۔

رسولِ خدا نے کچھ جواب نہ دیا۔

ام المومنین: یارسول اللہؐ! ابوسفیان آپ کے عم بزرگوار ہیں اور عبداللہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی۔

رسولِ خداؐ: بی بی! وہی ابوسفیان جو کل تک ہجویہ قصائد میں میری توہین کرتے رہے۔ ①

اور فرمایاؐ: اسی طرح عبداللہ ابن ابی امیہ نے کیا۔ یہ مجھے کس کس طرح ذلیل کرتا رہا۔

اے بی بی! ان دونوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

اور......

---

① ہجرت کے بعد بھی ان کا یہ مشغلہ جاری رہا یہ قصائد مدینہ میں بھی لے جائے جاتے یہود و منافقین مسلمانوں کے پاس گذرنے کے وقت انہیں گنگناتے ہوئے نکل جاتے جن کی مدافعت شاعر رسول حسان بن ثابت کرتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عبداللہ بن ابی بن خلف کا ایک مکالمہ

اس روز مکے میں قریش کے مندرجہ ذیل اساطین کفر محمد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کی طرف سے وکیل مکالمہ (یہی) عبداللہ بن ابی امیہ تھے۔ رسولِ خداؐ کی حقیقی پھوپھی جناب عاتکہ بنت عبدالمطلب کے لخت جگر۔

اسمائے وفد:

عتبہ و شیبہ (ابنائے ربیعہ)	دونوں بدر میں قتل ہوئے
ابوالبختری	قتیل بدر
زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب ۔۔۔اسود (مذکور)	قتیل بدر
ابوجہل	قتیل بدر
ولید بن مغیرہ	قتیل بدر
نبیہ و منیہ (پسران حجاج)	قتیل بدر
ابی بن خلف	قتیل احد
عاص بن وائل	؟
نضر بن حارث	اسیر بدر و قتیل بدست علیؓ بن ابی طالب (بحکم رسالت مآب)
ابوسفیان بن حرب	فتح مکہ پر اسلام نصیب ہوا

عبداللہ بن ابی امیہ یہی صاحب! جو ابوسفیان بن حارث کے ہمراہ حاضر ہیں۔

رسولِ خداؐ دولت کدہ پر تشریف فرما تھے قاصد نے اطلاع عرض کی آنحضرتؐ انسان کی اصلاح کے بے حد حریص تھے بمصداق۔ ①

① سیرۃ ابن هشام ج۱ ص ۱۵٦ 'باب مادار بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین رؤسا قریش! (زادالمعاد ج اول ص ۳٥٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم ﴾ (۹:۱۲۹)

''لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گذرتی ہے اور ان کو تمہاری بہبود کا ھوکا ہے۔''

شاید یہ لوگ توحید اختیار کر لیں اس خیال سے باہر تشریف لے آئے مجلس بیت اللہ میں کعبہ کی دیوار کے نیچے قائم ہوئی قریش کے وکیل یہی عبداللہ بن ابی امیہ تھے! ①

آغاز مکالمہ:

عبداللہ: بخدا! اے محمدؐ (قسم کے لئے خدا کے ساتھ ان کا واسطہ ہمیشہ رہا جیسا کہ آج کل کے مسلمانوں کا حال ہے) آپ نے پورے ملک میں فتنے برپا کر رکھے ہیں۔

۱۔ آپ ہمارے بزرگوں کو احمق بتاتے ہیں۔

۲۔ ہمارے دین میں عیب نکالتے ہیں۔

۳۔ ہمارے داناؤں کو پاگل کہنے میں تامل نہیں کرتے۔

۴۔ ہمارے معبودوں کی توہین سے آپ کی زبان نہیں رکتی۔

۵۔ حتیٰ کہ ہمیں دو گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

اے صاحب! اگر آپ کی یہ جدوجہد مال و دولت کے لئے ہو تو ہم آپ کے سامنے سونے چاندی کے ڈھیر لگا سکتے ہیں۔

اگر ملک کی سربراہی منظور ہو تو آپ کی اطاعت کا قبالہ لکھوا کر پیش کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ سب (معاذ اللہ) مالیخولیا کا نتیجہ ہے تو ملک بھر کے ''حضرات'' والے جمع کئے جا سکتے ہیں۔

رسولِ خداؐ: میں دولت کا حریص ہوں نہ مجھے بادشاہت کی ہوس ہے اور نہ میں کسی مرض کا

---

① سیرۃ ابن هشام ج ۱ ص بحواله مذکور باب ماوار بین الخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شکار ہوں خدا نے مجھے رسالت عطا فرمائی ہے اپنی کتاب عنایت فرما کر لوگوں کی رہبری پر مامور فرمایا ہے آپ لوگ اگر مسلمان ہو کر رہیں گے تو دنیا و عقبیٰ دونوں میں عزت ہو گی اور اگر انکار پر قائم رہے تو مجھے اور آپ دونوں کو وقت کا انتظار کرنا ہے۔

اب آگے دیکھئے جسے پروردگار دے!

www.KitaboSunnat.com

مکالمہ کا دوسرا پہلو:

عبداللہ ابن ابی امیہ : اے محمدؐ! اگر آپ رسولؐ ہیں تو ہماری اس تکلیف کا مداوا کیجئے یہ بستی جو چاروں طرف پہاڑوں میں گھری ہوئی اور پہاڑ بھی ایسے کہ نہ کہیں سبزہ کا نشان نہ شہر سے ادھر یا ادھر سرسبز و شاداب جنگل۔ جن میں ہمارے مویشی اپنا پیٹ بھر سکیں نہ کہیں پانی کے چشمے جن سے پوری طرح پیاس بجھ سکے آپ اپنے خدا کے چہیتے ہیں تو اسے آپ کی یہ بات ماننے میں کیا دشواری ہے کہ:

۱۔ مکہ کے اطراف سے پہاڑ غائب ہو جائیں۔

۲۔ ان کی جگہ سرسبز و شاداب زمین ابھر آئے۔

۳۔ شام و عراق کی مانند اس کے چپے چپے پر پانی کے چشمے ابل پڑیں۔

۴۔ اور یہ کہ ہمارے آباؤ اجداد دوبارہ دنیا میں لوٹ آئیں جن میں قصیٰ بن کلاب بھی ہوں مرد دانا۔ جن سے آپ کی صداقت کی توثیق کی جا سکے۔ اگر قصی نے آپ کی ہامی بھر لی تو ہمیں آپ کے رسول ماننے میں تامل نہ ہو گا۔

رسولِ خداؐ : (صرف پہلے جملے دہراتے ہوئے) ''خدا نے مجھے رسالت عطا فرمائی ہے اپنی کتاب عطا فرما کر لوگوں کی رہبری کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ مسلمان ہو کر رہئے گا تو دنیا و آخرت دونوں میں عزت حاصل ہو گی اگر انکار پر قائم رہے گا تو مجھے اور آپ دونوں کو وقت کا انتظار کرنا ہے۔

اب آگے دیکھئے جسے پروردگار دے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے دوستو! نبیوں سے یہ چیزیں طلب کی جاتی ہیں؟ پھر تو ہر شخص ان سے اپنی ضرورت کا مطالبہ کرے گا۔ سر بہ فلک محل' سرسبز و شاداب باغات' بینکوں میں لاکھوں روپوں کا حساب' سفر کے لئے رنگا رنگ کی سواریاں۔

مکہ کے یہ لوگ اس وقت کے ترقی یافتہ اہل مغرب تھے جن کا ایمان سے واسطہ بھی تھا تو صرف۔

"اے ہمارے پروردگار! جو کچھ ہم کو دینا ہے دنیا ہی میں دے۔"

﴿منهم من يقول ربنا اتنا فى الدنيا﴾ (۲:۱۹۱)

ابھی قریش کے سوالات ختم نہیں ہوئے۔

عبداللہ بن ابی امیہ : اور اگر یہ نہیں کیا جا سکتا تو اپنے خدا سے ایک فرشتہ ہی اپنی تائید کے لئے حاصل کر لیجئے جو قدم قدم پر آپ کی رسالت کا ڈھنڈورا پیٹتا رہے جس سے آپ دعوت سے مستغنی ہو جائیں گے اور ہمیں جناب کی تصدیق کرنے میں تامل نہ رہے۔

اے برادر گرامی! اے مدعی نبوت!

اپنے خدا سے ہمارے لئے نہ سہی تو اپنے ہی لئے سرسبز و شاداب باغات' سر بہ فلک محل' اور سونے چاندی کی اینٹیں حاصل کر لیجئے تاکہ آپ ہی اس طرح محنت کشی سے بے نیاز ہو کر مزے سے زندگی بسر کریں۔ اس وقت ہم لوگ بھی آپ کو خدا کا رسول تسلیم کر لیں گے۔

رسولِ خداؐ نے اس سوال پر بھی پہلے ہی جملے دہرا دیئے۔

"خدا نے مجھے رسالت عطا فرمائی ہے اپنی کتاب عنایت فرما کر آپ لوگوں کی رہبری کا حکم دیا ہے۔ اگر مسلمان رہیئے گا تو دنیا اور عقبیٰ ہر دو میں عزت ہو گی اور اگر انکار پر قائم رہے تو مجھے اور آپ دونوں کو وقت کا انتظار رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عذابِ الٰہی کی طلب:

اس منزل پر سوالات کی نوعیت بدل گئی عبداللہ نے رسولِ خدا سے اپنے اور اپنے ساتھ تمام باغیوں کے لئے عذابِ الٰہی کا مطالبہ کیا۔

رسولِ خداؐ: اگر خدا چاہے تو ہو سکتا ہے لیکن یہ میرے بس میں نہیں۔

مجلس برخاست ہوگئی رسالت مآبؐ دولت کدہ کی جانب روانہ ہوئے حاضرین میں سے انہیں عبداللہ کے ساتھ رسول اللہؐ کی قرابت خاصہ تھی۔ عبداللہ ہم رکاب دولت کدے تک گئے اور راستے میں اسی تمسخرانہ لہجے میں ویسی ہی ان ہونی باتیں کہتے رہے۔

آج وہی عبداللہ بدین سبب قرابت کا واسطہ پیش کر رہے ہیں کہ اس روز رسولِ خداؐ نے جو ان سے فرمایا تھا۔

"اگر آپ لوگ انکار پر قائم رہے تو مجھے اور آپ دونوں کو وقت کا انتظار کرنا ہے"

وہ وقت آ ہی پہنچا آج عبداللہ بن امیہ کے روئیں روئیں سے فریاد پھوٹ رہی ہے کہ:

"اے محمد! اے برادر گرامی! اے رسولِ برحق! مکہ میں آپ جو کچھ فرمایا کرتے تھے وہی ہوا اپنی نبوت کے صدقے میں اپنے پھوپھی زاد پر رحم کیجئے۔ ورنہ ہم دونوں صحرا میں نکل جائیں گے اور کھانے پینے کا روزہ رکھ کر موت کی گود میں چلے جائیں گے۔"

تب دونوں مجرم اپنے عزیز گرامی علیؓ بن ابی طالب کی خدمت میں باریاب ہوئے حضرت علیؓ ان میں سے ایک مجرم کے برادر زادے تھے۔ ابوسفیان بن حارث کے اور دوسرا مجرم ان کا پھوپھی زاد تھا عبداللہ۔

ہاشمی پھر بھی ہاشمی ہے حضرت علیؓ نے انہیں مشورہ دیا کہ آپؐ کے بالمواجہہ پہنچ جایئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور یہ آیت پڑھے جس سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنی کرنی پر اظہارِ ندامت کیا تھا:

''بلا شبہ آپ کو خدا نے ہم پر شرف و امتیاز بخشا اور ہم ہی قصور وار تھے۔''

﴿تا للہ لقد اثرک اللہ علینا و ان کنا لخاطئین﴾ (۱۲:۹۱)

رسولِ خدا سارے جہان کا درد دل میں لئے ہوئے تھے (یہ سن کر) فرمایا:

''تم پر کچھ الزام نہیں خداوند عالم تمہیں معاف فرمائے۔''

﴿لا تثریب علیکم الیوم﴾ (۲:۱۹۱)

درمیان جان و جاناں ماجرائے رفت رفت

ابوسفیان کا تاثر:

(یہ) ابوسفیان ملک کے سر برآوردہ شعرا سے تھے مکہ میں رسول اللہؐ کے خلاف دل کھول کر ہجو یہ قصیدے کہتے اور ابوجہلوں سے داد لیتے اپنی جان بخشی کے مژدہ پر بھی اشعار ہی میں نبوت کی داد پیش کی۔

''آج مجھے اس شخص نے ہدایت کی راہ بتائی جسے میں ہر موقع پر ذلیل کرتا رہا۔''

رسولِ خداؐ نے یہ سن کر فرمایا ''واقعی تم ہر موقع پر مجھے ذلیل کرتے رہے'' اور دونوں حضرات اپنے عزیز گرامی محمد رسول اللہؐ کی مشایعت سے سرفراز ہوئے۔

یہی ابوسفیان ہیں جو آج سے ایک ہفتہ بعد غزوۂ حنین (اوطاس) میں رسولِ خداؐ کی رکاب تھامے رہے (ابوسفیان بن حرب اموی نہیں)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان اموی رضی اللہ عنہ کا مقدمہ و مکالمہ

ہاشمی ابوسفیان ابن عبدالمطلب کا ماجرا اوپر گذر چکا ہے اب دوسرے ابوسفیان پر ایک مقدمہ اور دوسرا مکالمہ ملاحظہ فرمائیے:

یہ ابوسفیان اموی ہیں صخر نام اور باپ ان کے حرب ہیں۔ ان کا نسب رسولِ خدا کے پردادا عبد مناف پر مل جاتا ہے امیر معاویہؓ کے والد یہی ابوسفیانؓ ہیں ① اور یزید انہیں کے پوتے ہیں جن باپ بیٹے (معاویہ و یزید) کی وجہ سے وہ اس قدر معتوب ہیں کہ اگر نکتہ چینوں کا بس چلتا تو انہیں سو مرتبہ قتل کرتے اور سو ہی مرتبہ زندہ کر کے اٹھاتے۔ ہمارے سامنے اگر یہ مصیبت نہ ہوتی کہ معاویہؓ اور ان کے باپ ابوسفیانؓ کے یہ محی (زندہ کرنے والے) اور ممیت (مارنے والے) خلیفہ اول سے لے کر بعض امہات المومنین پر بھی خفگی میں اسی طرح برستے ہیں تو لا ریب۔ ہم ان کے ہاتھ سے یہ تلوار لے کر ان کی نیابت کرنا عین ایمان سمجھتے۔

یہ معاملہ انہیں ابوسفیان امویؓ کا ہے:

کہنا یہ تھا کہ رسولِ خدا جحفہ سے کوچ فرما کر مرالظہر ان میں قیام فرما ہوئے اور مرالظہر ان مکہ معظّمہ سے دس کوس پر مدینہ کی راہ میں واقع ہے۔ شب میں لشکری اپنا اپنا کھانا پکانے میں مصروف ہو گئے اس دور میں فوجوں کے باورچی ان کے ہمراہ نہ چلتے دو دو چار چار سپاہی مل کر پکا لیتے۔ سپاہیوں کی تعداد دس ہزار تھی چولہوں میں آگ دہکائی گئی جس کی روشنی سے فضا دور تک بقعۂ نور بن گئی۔ روشنی مکہ والوں نے بھی دیکھی ابوسفیانؓ ابن حزام اور بدیل بن ورقا کو لے کر گھر سے نکلے اور لشکر کے قریب آ پہنچے۔

ادھر حضرت عباس بن عبدالمطلب بغلہ بیضا (بیضا نام کا خچر) پر سوار ہو کر گشت کے

① کتب سیرۃ میں دیکھیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لئے نکلے بظاہر وہ کسی لکڑ ہارے کی تلاش میں تھے مگر مقصد یہ تھا کہ ان کے اہل وطن کو ابھی تک رسولِ خدا کے تشریف لانے کی اطلاع ہوئی ہے یا نہیں؟

ابوسفیان سے ملاقات:

اس دوش میں ابوسفیانؓ اور بدیلؓ دونوں کی آواز کان میں پڑی دونوں یہ گفتگو کر رہے تھے:

ابوسفیانؓ : (بدیلؓ سے) ادھر تو ہزاروں چولہے دہک رہے ہیں کیا بات ہے؟

بدیل : بنوخزاعہ معلوم ہوتے ہیں جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لینے کے لئے مکہ آئے ہیں۔ (بنوخزاعہ انہیں بدیلؓ کے خاندان کے دشمن تھے)

ابوسفیان : اے صاحب! بنوخزاعہ ہم دونوں کے دیکھے بھالے ہیں نہ ان کی تعداد اتنی ہے نہ ان کا یہ وقار کہ وادی کے دوسرے قبائل ان کی یاوری کے لئے ان کے ساتھ مل جائیں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں اس مرحلے پر مجھے یقین ہوگیا یہ ابوسفیانؓ ہی ہیں تب میں نے پکارا کہ:

''آپ ابوحنظلہ تو نہیں؟ (ان کی دوسری کنیت ابوحنظلہ تھی)

ابوسفیانؓ : خوشا برحال ما! ابوالفضل کی آواز معلوم ہوتی ہے۔ (اور ابوالفضل حضرت عباس کی کنیت ہے)

عباسؓ : میں ابوالفضل ہی ہوں آپ کا دوست۔

ابوسفیانؓ : فدایت شوم! یہ لشکر جرار کیسا ہے؟

عباسؓ: رسولِ خدا کی فوج ہے کل صبح قریش کا حشر کیا ہونے کو ہے اس کی تعداد سے اندازہ کر لیجئے۔

ابوسفیانؓ : اے دوست گرامی! یہ مصیبت آپ کی توجہ کے بغیر نہیں ٹل سکتی۔ ①

① فما حیلة فداك ابی وامی (زاد المعاد ج ۱ ص ۴۲۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباسؓ : میرے ساتھ اسی سواری پر تشریف رکھئے کسی مسلمان نے دیکھ لیا تو آپ زندہ نہیں رہ سکتے میں آپ کو رسولِ خداؐ کے سامنے پیش تو کر ہی دوں گا۔

اور وہ حضرت عباس کے ہمراہ رسولِ خداؐ کی ذاتی سواری پر آ بیٹھے۔ قریش کے سردار اور حجاز کے سربراہ ابوسفیان بن حرب کے اقبال و حشمت کا ستارہ جو آج سے تین سال قبل قرارداد حدیبیہ کی تکمیل کے موقعہ پر گہن میں آ چکا تھا اس پر سیاہی کے توبہ تو پردے پڑنے شروع ہو گئے جز و اپنے کل میں تحلیل ہونے کو ہے اور اس ستارہ کی قائم مقام ان کی جبیں پر وہ نور چمکنے کو ہے جو حشر میں بھی اس پیشانی پر تاباں نظر آئے گا۔ ذرا توقف فرمائیے! ایک لمحہ گذرنے پر ابوسفیانؓ اس برگزیدہ صفات گروہ میں شامل ہو جائیں گے جن کی مدحت میں قرآن یوں ناطق ہے:

''محمد خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں (تو ان کی ایذاؤں سے بچنے کے لئے) بڑے سخت ہیں (مگر) آپس میں رحم دل! (اے مخاطب) تو ان کو دیکھے گا کبھی وہ رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ کر رہے ہیں۔''

﴿محمد رسول اللہ! والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیمھم فی وجوھھم من اثر السجود﴾ (۴۸:۲۹) ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب

سیدنا عباسؓ ابوسفیانؓ کے دونوں ہمراہیوں (بدیل۔ حکیم) کو واپس لوٹانے کے بعد ابوسفیانؓ کو محمد صلوٰات اللہ علیہ وآلہ کی بیضا نامی خچر پر اپنے لشکر میں لے آئے لشکر میں پہنچ کر جناب عباسؓ ابوسفیانؓ کو ہمراہ لئے ہوئے رسول صلوٰات اللہ علیہ وآلہ کے خیمے کی طرف روانہ ہوئے۔

15091

رات کا وقت تھا لشکری کھانے سے فارغ ہونے کے بعد الاؤ روشن کئے بیٹھے تھے ہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ کا الاؤ الگ الگ تھا یہ اوس کا الاؤ ہے وہ خزرج کا ہے اسی طرح......

سیدنا عباسؓ جس الاؤ کے قریب ہو کر نکلتے ان پر روشنی پڑتی جو انہیں دیکھتا بے ساختہ زبان سے نکل جاتا۔

''رسول اللہؐ کی سواری ہے۔ جس پر عم رسول تشریف فرما ہیں۔''

''عم رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة'' ①

شبہ سا پڑتا ہے کہ اس لمحہ ابوسفیانؓ کچھ سمٹ کر ہی بیٹھے ہوں گے کہ انصار و مہاجر میں سے کوئی انہیں پہچان نہ سکا۔

بیضا حضرت عمرؓ کے الاؤ کے قریب ہو کر گذری تو انہوں نے سواروں کو للکار کر روکا اور زبان سے فرمایا:

عمرؓ : دشمن خدا ابوسفیانؓ! ابھی اس کا سر قلم کرتا ہوں۔

عمرؓ یہ کہتے ہوئے رسولِ خداؐ کے خیمے کی جانب بڑھے اور عباسؓ بھی۔

عمرؓ : یارسول اللہؐ! یہ ہے ابوسفیانؓ، مجھے اس کا سر قلم کرنے کی اجازت دیجئے۔

عباسؓ : یارسول اللہؐ! ابوسفیانؓ میری پناہ میں ہے۔

حضرت عمرؓ اجازت قتل پر شدت سے مصر تھے جس پر سیدنا عباسؓ تلملا اٹھے۔

عباسؓ: (عمرؓ سے مخاطب ہو کر) اے برادر گرامی! آپ جو میرے قریبی رشتہ داروں کے یوں درپے ہیں اگر قبیلہ بنو عدی کا (حضرت عمرؓ کے قبیلہ کا نام ہے) کوئی فرد ہوتا تو آپ اس کے قتل پر اسی طرح اصرار فرماتے؟

سیدنا عمرؓ: یہ آپ کیا فرما رہے ہیں واللہ! جس روز آپ مسلمان ہوئے تھے اس کی خوشی اپنے باپ خطاب کے مسلمان ہونے سے بھی بڑھ کر ہوئی اور اس لئے ہوئے کہ آپ کے اسلام لانے پر رسولِ خداؐ شاداں و فرحاں نظر آنے لگے۔

---

① طبقات ابن سعد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے عباسؓ! آپ جانتے ہیں کہ ہماری خوشی تو رسولِ خداؐ ہی کی مسرت پر منحصر ہے۔

رسولِ خداؐ : (عباسؓ سے) آپ ابوسفیانؓ کو اپنے خیمے میں لے جایئے۔ان کا ''معاملہ'' صبح طے کیا جائے گا۔

اور ابوسفیان کا مکالمہ:

دن نکل آیا اور ابوسفیانؓ پیش ہوئے۔

رسولِ خداؐ : اے بدنصیب! تعجب ہے تم ابھی تک خدائے واحد لاشریک کو خاطر میں نہیں لاتے۔

ابوسفیانؓ : آپ پر میرے والدین قربان ہوں۔جس ذات نے آپ کو اس قدر رحیم اور کریم بنایا ہے مجھے یقین ہو گیا ہے اگر بتوں میں سکت ہوتی تو آج وہ میری حمایت کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرتے۔

دوسرا سوال:

رسولِ خداؐ : اے واژگوں طالع! وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم مجھے خدائے واحد لاشریک کا رسول تسلیم کرلو؟

ہرقل کے دربار میں آج سے ۱۷۔۱۸ سال قبل ابوسفیانؓ نے جس طرح صاف گوئی سے کام لیا اس لمحہ بھی موت کو سامنے دیکھتے ہوئے ان سے اپنے دل کی بات نہ چھپائی جا سکی۔

ابوسفیانؓ : قربانت شوم! ابھی تک میرا دل آپ کی رسالت کی تصدیق پر پوری طرح مائل نہیں ہوا۔

"اما هذا فان في نفسي حتى الان منها شئي"①

① زادالمعاد: ج ۱ ص ۴۲۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لمحہ ابوسفیانؓ کے ضامن سیدنا عباسؓ نے سبقت کرتے ہوئے ان سے کہا:

''اے ابوسفیانؓ! کلمۂ شہادت کہیئے ورنہ ابھی سر قلم کر دیا جائے گا۔'' ①

اور ابوسفیان مومنین کے زمرے میں داخل ہو گئے۔

بگل بجا لشکری کمر باندھ کر تیار ہوئے کوچ کا حکم دیا گیا سیدنا عباسؓ انہیں اپنے ساتھ لئے کھڑے تھے۔ ہر دستے کا علم دوسرے سے مختلف تھا پہلا دستہ گذرا ابوسفیانؓ نے اپنے دوست سے پوچھا عباسؓ نے فرمایا یہ خاندان سلیم کا دستہ ہے اور دوسرا دستہ؟ عباسؓ نے فرمایا یہ قبیلہ مزینہ کے لشکری ہیں آخر میں ایسا دستہ گذرا جس کا علم سبز رنگ کا تھا اور اس میں انصار و مہاجرین دونوں دوش بدوش تھے (مخلوط انتخاب کے حامیوں کے لئے دلیل!)

ابوسفیانؓ: اے عباسؓ! میرا دل بیٹھا جا رہا ہے کون ہیں یہ لوگ؟

عباسؓ: یہ رسول اللہؐ کا دستہ ہے اس میں مہاجر و انصار دونوں شامل ہیں۔

ابوسفیانؓ: اس لشکر کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی خوش نصیب ہیں آپ اے ابوالفضل کہ آپ کے برادر زادہ عرب کے ''مرد عظیم'' بن ہی گئے۔

عباسؓ: آپ ابھی تک نہیں سمجھے ارے دیوانے یہ نبوت ہے۔ ②

ابوسفیانؓ: صحیح فرمایا ''یہ نبوت ہے۔''

جوں ہی رسول اللہؐ کے قریب سے گذرے پیش ہو کر عرض گذار ہوئے ''یا رسول اللہؐ! آج تو قریش کی پود بھی نہ بچے گی۔''

آپ کے ہمراہ دس ہزار شمشیر زن تھے جن میں قریش کے وہ نوجوان بھی تھے جنہیں اہل مکہ نے تختہ ستم بنائے رکھا اور جب انہیں موقع ملا بھاگ کر مدینے آ گئے۔

ان کے دل میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے دوسرا حصہ انصار مدینہ کا تھا جو انہیں

---

① زادالمعاد بحوالہ مذکور

② قال عباس "انها النبوة" قال "نعم" (زادالمعاد ج ۱ ص ٤٢٣)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قریش کے ہاتھوں خندق میں محصور ہو کر زندگی کی امید کھو چکے تھے۔ ان مہاجرین اور انصار کے سوا ہزاروں قبائلی مسلمان تھے جن پر قریش نے تبدیلی عقیدہ کی وجہ سے عرصۂ روزگار بند کر رکھا تھا آج سب کا جذبہ انتقام مچل رہا تھا اور قریش کے مظالم سب سے زیادہ رسالت مآب پر ہوئے جن کے ہاتھ میں ان دس ہزار جو شیلے مظلوم مسلمانوں کی کمان تھی رسول اللہؐ کے لئے یہ توازن قائم رکھنا کس قدر مشکل ہو گیا ہو گا کہ:

ایک طرف ایسے لوگوں کا انبوہ جو لاکھ ظلم پیشہ سہی مگر آج یہ گروہ قابل رحم ہے اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ہاتھوں جلاوطن ہونے پر مجبور ہوئے ابوسفیانؓ کا دماغ بادشاہوں کی مانند سوچتا اور اس کے اعضا ہوش مند جرنیل کی طرح حرکت کرتے اسی دماغ اور انہیں جوارح کی بدولت وہ اب تک رسول اللہؐ کا مقابلہ کرتے رہے مگر نبوت آخر نبوت ہے ابوسفیانؓ لاکھ با تدبیر رہنما سہی نبوت سے کب تک عہدہ برآ ہو سکتے تھے۔

نہ کچھ شوخی چلی بادِ صبا کی!

آج ابوسفیانؓ نے نبوت کے مقابلے میں محض تدبر کی پسپائی دیکھ لی۔ وہ نبوت جسے ابوسفیانؓ مسلسل بیس برس روندنے کے لئے مارا مارا پھرا آج اسی نبوت کے حضور دست بستہ عرض گذار ہے۔

ابوسفیانؓ : یارسول اللہؐ! جذبہ انتقام میں یہ مشتعل دلاور قریش کی پود تک مسل کر رکھ دیں گے۔ (جیسا کہ اوپر بیان ہوا)

رسولِ خداؐ نے منادی سے فرمایا مندرجہ ذیل اعلان کر دیا جائے:

عفو عام کا اعلان:

ہر وہ شخص دارو گیر سے مستثنیٰ ہے جو

۱۔ بیت اللہ میں پناہ گزین ہو۔ ۲۔ یا اپنے گھر میں جا بیٹھے۔

اس موقع پر سیدنا عباسؓ نے عرض کیا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عباس: یارسول اللہؐ! ابوسفیانؓ اپنی بڑائی کے سدا سے شیدا ہیں ان کے اعزاز پر کچھ ارشاد فرمایا جائے۔

اعلانچی سے فرمایا اور یہ منادی بھی کر کہ وہ شخص بھی دار و گیر سے مستثنیٰ ہے جو ابوسفیانؓ کے گھر میں جا بیٹھے۔

یگانہ و بیگانہ ہر ایک نے منادی کے یہ الفاظ بھی سن لئے شہر کے اندر اور اس کے باہر دور سوانے تک ان قرشی ستم پروروں کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے جنہوں نے اس لشکر اور اس کے سربراہ دونوں طبقوں کو اس شہر سے جلاوطن کر دیا تھا۔ اس قرشی طبقے میں عقیل ابن ابی طالب بھی تھے علیؓ کے حقیقی بھائی۔ جو معرکہ بدر میں اپنے برادران عم زاد و مقبول بارگاہ صمدیت کے خلاف لڑے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں عقیل کے متعلق اسیران بدر کے معاملے میں عرض کیا تھا۔

یارسول اللہؐ! مجھے حکم دیجئے کہ میں ان اسیروں میں سے اپنے فلاں قرابت دار کی گردن ماروں اور علیؓ سے فرمایئے کہ وہ اپنے بھائی عقیل کا سر قلم کریں۔ ①

اور اس دن (یوم الفتح) کی رات سر پر آ گئی تو حضرت علیؓ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا:

علیؓ: یارسول اللہؐ! رات پڑے ہم کہاں سر چھپائیں گے؟

رسولِ خداؐ: ہماری ملکیت کے مکان تک عقیلؓ نے بیچ کھائے ہیں یہ شبیں ہم اس مکان میں گذاریں گے جہاں ابوجہلوں نے بنو ہاشم سے معاشرتی مقاطعہ کی قرارداد پر دستخط کئے تھے اور جس قرارداد کی فرد میں عقیل بھی شامل تھے۔

یہ مکان قریش مکہ کا اسمبلی ہال تھا۔ خیف بنو کنانہ کے نام سے مشہور...... اور رسالت

---

① یہ واقعہ ص...... پر وضاحت سے منقول ہے عقیل فتح مکہ کے طلقا سے ہیں اصابہ ص ۵۶۲۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مآبؐ نے یہ شبیں اسی میں گذاریں۔ ①

شرح ایں اجمال:

جنگ صفین کی تکمیل تک جناب عقیل اپنے برادر گرامی کی نصرت میں دادشجاعت دیتے رہے لیکن امیر المومنین کی کوفہ میں تمکین علی الخلافۃ کے بعد وہ (عقیل) اپنے بھائی کو چھوڑ کر معاویہ کے پاس ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے دمشق چلے گئے اور وہیں زندگی تیر کر دی۔ ②

ان دونوں (معاویہؓ اور عقیلؓ) میں بوجوہ مشابہت بھی تو تھی کہ معاویہؓ یزیدؒ کے باپ ہیں اور ان کے ناخواندہ مہمان کی کنیت ابو یزید ہے۔ ③

علمائے منطق کی خدمت میں:

اپنے یارانِ طریقت (؟) کی توجیہات کے مطابق اس توافق پر بنو امیہ اور بنو ہاشم دونوں میں دلالت کی کون سی قسم مشترک ہے؟

بینوا! و توجروا! یا ایھا السادات الکرام!

اہلِ مکہ کی عفو عام کی شرحیں بیان کرنے سے مقصد یہ تھا جیسے رسالت مآبؐ کا یہ فیصلہ قبل سے متعین تھا کہ اگر اہل مکہ نے ہم سے بالاتفاق مقاتلہ نہ کیا تو ان کی جان و مال سے تعرض نہ کیا جائے گا یعنی نہ تو قتل عام ہوگا نہ ان کی املاک و افراد پر قبضہ۔ حالانکہ ملکی قانون کے مطابق تمام قرشی گردن زدنی تھے اور وہاں کے جنگی دستور کے مطابق ان کی منقولہ و غیر منقولہ املاک پر قبضہ اور ان کی عورتیں اور نابالغ بچے قیدی بنائے جانے کے

---

① بخاری کتاب المغازی باب این رکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح

② قد فارق علیا و وفد الی معاویۃ (اصابہ ج۲ نمبر ۵۶۲۲ در تذکرہ عقیل

③ اصابہ بحوالہ مذکور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مستوجب تھے۔

لیکن جب اہلِ مکہ نے بالاتفاق مقابلہ و مقاتلہ سے دامن بچالیا تو رسول اللہؐ نے اپنی خداداد رافت کے مطابق مجرموں کی جان بخشی کے ساتھ اپنی ملکی (مکانات سکنی) سے بھی عدم تعرض کا اعلان کر دیا جس میں دوسروں کی املاک خود بخود آ گئیں۔ فقہی استنباط سے قطع نظر رسولِ خداؐ کے اس فیصلے پر ڈاکٹر اقبال کا نظریہ قومیت صحیح ہے؟ یا

زدیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی ست

کے معترض علیہ کا نظریہ وطنیت درست؟

مجھے ذاتی طور پر نہ تو ڈاکٹر اقبال مرحوم کی نکتہ رسی سے انکار ہے نہ ''زدیوبند حسین احمد'' کے تبحر دینی سے انحراف مگر یہ عرض کرتے ہوئے دونوں حضرات میں سے کسی کی توقیر میں تصرف نہیں کہ:

۱۔ فلسفہ محض۔ اور ۲۔ فتویٰ محض۔

دونوں کے حدود مختلف ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

ابوسفیانؓ اور ان کی زوجہ محترمہؓ:

ابوسفیانؓ نے ذرا آگے بڑھ کر (شہر کی طرف) اپنے گھر کے مامن (پناہ گاہ) ہونے کا اعلان کیا ہی تھا کہ ان کی زوجہ محترمہ بی بی ہند بیت عتبہ شعلہ جوالہ کی مانند بھڑکیں اور اپنے شوہر کی مونچھیں پکڑ کر کہا:

''اس موئے پہلوان کو قتل کر دو جس نے پوری قوم کو ذلیل کرا دیا ہے۔''

" ناخذت بشاربه ففالت اقتلو الحميت الدسم الاحمس قبح من طليعة قوم" ①

① سیرۃ ابن ھشام ج۲ ص ۲۳۶ باب ذکر الاسباب الموجبة المسير الی مکة و ذکر فتح مکه

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مگر ابوسفیانؓ دشمن اور دوست سب کے معاملہ میں حریف بذلہ تھے انہوں نے اپنی بیوی کی گستاخی پر کہا:

میری بیگم! اس لشکر کی طرف تو دیکھ اس کا مقابلہ کون کرسکتا ہے؟ ①

❁ ❁ ❁

① سیرۃ ابن ھشام ج۲ در تذکرہ فتح مکہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسالت مآبؐ کے حضور بی بی ہند کا مکالمہ

ہمارے موضوع کو ترتیب زمانی کے بجائے واقعات میں تسلسل سے زیادہ ربط ہے اس لئے درمیان کے مکالمات سے قلم روک کر بی بی ہند کا مکالمہ قلم بند کیا جاتا ہے۔

رسولِ خداؐ اسی صفا پر قیام فرماتے تھے جہاں ہجرت سے قبل ایک خطبہ پر ابولہب نے آنحضرتؐ سے "تبالك" (تیرا ستیاناس ہو) کہا تھا۔

یہاں بیعت کے لئے عورتوں کا ایک گروہ حاضر ہوا ان میں ہندؓ زوجہ ابوسفیانؓ بھی تھیں بیعت میں رسول اللہؐ کی طرف سے حضرت عمرؓ نیابت پر مامور تھے رسولِ خداؐ جو کچھ ابن الخطاب سے فرماتے یہ اسے عورتوں کے سامنے دہرا دیتے۔

((و هو علی الصفا و عمر دونه یا علی عقبة فجاء ت فی نسوة من قریش یبایعن علی الاسلام و عمر یکلمهن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم)) ①

رسولِ خداؐ: "تم (عورتیں) یہ عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی

ہند۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو آج مجھے تنہا نہ چھوڑ سکتا۔"

رسولِ خداؐ : اور یہ کہ سرقہ نہ کریں گی۔

ہند : یارسول اللہؐ! زن شریف چوری نہیں کرتی۔ لیکن ابوسفیانؓ (ہند کے شوہر) بہت بخیل ہیں بچوں کی ضرورت کے لئے کبھی کبھی ان کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کر لیتی ہوں۔ یہ بھی سرقہ ہے؟

رسولِ خداؐ : یہ سرقہ نہیں بشرطیکہ معروف کے ساتھ خرچ کیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس مرحلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شناخت بھی فرمالیا۔ ''تم ہند ہو؟''

ہند: نعم! یارسول اللہ! اعف عنی عفا للہ عنك (یارسول اللہؐ! میں ہند ہی ہوں میرا قصور معاف فرمایئے۔ خدا آپ کو جزا عطا فرمائے)

❀ ❀ ❀

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد بن عبادہ انصاری کے بے ساختہ الفاظ

حضرت سعد بن عبادہؓ کی طبیعت قدرتی طور پر کچھ جذباتی تھی۔ ثقیفہ بنی ساعدہؓ کے واقع کے دیگر محرکات میں سے ایک محرک آپ کی جذباتی طبع تھی۔ آج داخلہ مکہ کے روز حضرت سعدؓ اپنے قبیلہ خزرج کے امیر دستہ تھے، جب ابوسفیانؓ کے قریب سے گذرے تو زبان سے بے ساختہ نکل گیا۔

"الیوم یوم الملحمة الیوم تستحل الکعبة"①

"یہ قتل و غارت کا دن ہے، آج کعبہ کی حرمت بالائے طاق رکھ دی جائے گی۔"

ابوسفیانؓ کا دل بھر آیا انہوں نے رسولِ خداؐ کی خدمت میں عرض کیا:

ابوسفیانؓ: یا رسول اللہؐ! قتل و غارت کا فرمان آپؐ نے صادر فرمایا ہے جو سعد بن عبادہؓ اعلان کرتے ہوئے جا رہے ہیں کہ:

"یہ قتل و غارت کا دن ہے آج کعبہ کی حرمت بھی بالائے طاق رکھ دی جائے گی۔"

رسولِ خداؐ چونک اٹھے فراست حرکت میں آئی اور زبان گرامی سے فرمایا:

"سعد غلط کہتے ہیں۔" "یہ تو رحمت و مودت فی القربی کا دن ہے۔ آج قریش کی کھوئی ہوئی شوکت بحال ہوگی کعبہ کا حقیقی احترام ہوگا اور مومنین دل و جان سے کعبہ کی بلائیں لیں گے" (بمعنی: تکسنی الکعبة)②

---

① فتح الباری ۳۲ پ ۱۷

② بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایة یوم الفتح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اليوم يوم المرحمة (فتح البارى) كذب سعد و لكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة و يوم تكسى فيه الكعبة "

اے ابو ہریرۃ! سعد بن عبادہ سے علم لے کر ان کے فرزند قیس ؓ کو دے دیجئے۔ ①

❁ ❁ ❁

www.KitaboSunnat.com

① فتح الباری پ ۱۷ ص: ۳٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن طلحہؓ اور ہبار بن اسود کے مکالمے

قصی بن کلاب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی پشت پر جد بزرگوار ہیں اور جناب قصی کے تین کارنامے قابل ذکر ہیں:۔

اول: کعبے کے نواحی میں قصی کے ساتھ بنو جرہم بھی آباد تھے سیدنا اسمٰعیلؑ ذبیح کے حرم اول اور محل ثانی دونوں اسی قبیلے سے تھیں۔ کعبہ کے مناصب پر قبیلہ بنو جرہم قابض تھا اس وقت منصب ایک ہی تھا۔ کلید برداری! اور کلید بردار ہی تمام متعلقات کی نگرانی کرتا۔

جناب قصی کے عہد میں بنو جرہم کے سردار ابوغبشان نامی تھے' شراب کے رسیا جن سے ایک لغزش کے ساتھ کلید کعبہ جناب قصی کے قبضے میں آ گئی۔ ابوغبشان اور ان کے لواحقین کی آنکھیں کھلیں تو اپنی لغزش پر بہت پچھتائے مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا قصی کی طاقت بھی مضبوط تھی انہوں نے اپنے حلیفوں کی شہ پر بنو جرہم کو سرزمین مکہ سے جلا وطن ہونے پر مجبور کر دیا۔

کعبے کے قرب و جوار میں اب تک کوئی عمارت نہ تھی جناب قصی نے نواحی قبائل کو جمع کیا اور باہمی مشورے سے کعبہ کے قریب مشترکہ عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کا نام دارالندوہ تجویز ہوا جس میں اجتماعی مسائل سے لے کر شادی بیاہ تک کے رسوم ادا ہوتے تا آں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے محضر قتل پر بھی اسی دارالندہ میں دستخط ہوئے۔

انقلاب! اے انقلاب!

جناب قصی نے کعبہ اور دارالندوہ کے متعلق ۵ مختلف عہدے متعین کر رکھے تھے:

۱۔ سقایت: زائرین کعبہ کے لئے میٹھے پانی کی فراہمی۔

۲۔ رفاءت: محتاج زائرین کے کھانے اور زادراہ کی ذمہ داری۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حجابت: کعبہ کی کلید برداری۔

۴۔ لوایت: علم برداری۔

اور دارالندوہ کے متعلق؟

۵۔ مجلس کی صدارت:

قصی نے اپنی آخر عمر میں مذکورہ بالا پانچوں منصب اپنے منجھلے صاحبزادے عبدالدار کو تفویض کر دیئے اور خود راہی ملک عدم ہوئے عبدالدار اور ان کے بھائی عبد مناف اور عبدالعزیٰ نے اپنے والد کی رحلت کے بعد کسی قسم کا تعرض نہ کیا مگر جب عبد مناف کے فرزند جوان ہوئے تو انہوں نے اسے اپنے حقوق کے خلاف سمجھ کر عبدالدار کے فرزندوں سے تقسیم مناصب کا مطالبہ کیا دونوں فریق تن بیٹھے اور اپنے اپنے حلیفوں کو ساتھ لے کر کٹ مرنے پر حلف اٹھا لئے۔

بنو عبدالدار کا حلف 'حلف المطیبین' کے نام سے مشہور ہوا اور بنو مناف کا حلف الاحلاف سے۔ لیکن یہ قضیہ جنگ کے بغیر اس طریق پر غیر جانب دار افراد کی کوشش سے طے ہو گیا کہ بنو عبدالدار تین مناصب پر قابض رہے۔

۱۔ کلید برداری۔ ۲۔ لوایت۔

۳۔ صدارتِ ندوہ۔

اور بنو عبد مناف کو ۲ منصب تفویض ہوئے۔

۱۔ سقایت۔ ۲۔ رفاءت

عہد رسالت میں کلید برداری کا عہدہ:

اس عہد میں منصب حجابت پر عثمان بن طلحہ قابض تھے جو قصی کی ساتویں پشت سے ہیں۔ عثمان بن طلحہ بن ابوطلحہ بن عبداللہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور بنو ہاشم کا شجرہ جناب قصی کے دوسرے فرزند عبد مناف کے تیسرے بھائی عبدالعزیٰ کی اولاد کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درخور استحقاق سمجھا گیا جن کی صلب سے ام المومنین طاہرہ خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ہیں اور نہ عبد مناف کے فرزندوں میں سے ہاشم کے سوا دوسرے دو بیٹوں عبد شمس اور مطلب کو ہاشم نے ان مناصب میں شریک کیا۔ آج خاندانی راجح اور مرجوح کی جو بحث بنو ہاشم اور بنو عبدالشمس (والدامیہ) میں ہو رہی ہے اس کی بنیاد تو ہاشم نے رکھی مگر بار آ پڑی عبد شمس کی اولاد پر۔

اور یہ کہنے کا تو موقع ہی نہیں کہ انسان کو اس کے خاندانی اعمال کے بجائے اس کے کردار سے تولا جاتا ہے نہ کہ اسلاف کے اطوار سے۔

﴿کل نفس بما کسبت﴾ (۱۴:۴)

❁ ❁ ❁

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن طلحہ کلید بردار کا مکالمہ

ہجرت سے قبل ایک روز رسالت مآبؐ نے طواف کے بعد زیارت کعبہ کی غرض سے دہلیز پر قدم رکھا تھا کہ انہیں عثمان صاحب نے لپک کر دروازہ بند کر دیا عثمان ہی کی زبان سے یہ واقعہ سنئے:

''اس لمحہ میں رسولِ خداؐ کے ساتھ تلخ کلامی سے بھی خود کو نہ روک سکا جب میں نے رسالت مآبؐ کو دہلیز سے ہٹا کر درِ کعبہ پر قفل لگا دیا اس پر رسولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا:

رسولِ خداؐ : اے عثمانؓ! ایک روز تم یہ چابیاں میرے قبضے میں دیکھو گے اس روز جسے میں ہی چاہوں گا چابی اسے تفویض کروں گا۔

عثمان : وہ دن قریش کی ذلت اور رسوائی کا دن ہو گا جس روز کعبہ کی چابیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں گی۔

رسولِ خداؐ : وہی دن تو قریش کی جلال وعظمت کی یادگار ہو گا جب چابی محمدؐ کے ہاتھ میں ہو گی اور وہ جسے چاہے عطا کرے گا۔

عثمانؓ فرماتے ہیں:

''فتح مکہ کے روز رسولِ خداؐ نے بیت اللہ میں تشریف لانے کے بعد فرمایا:

رسولِ خداؐ : کہاں ہے عثمان بن طلحہؓ؟ اسے کہو کعبہ کی چابی میرے حضور پیش کرے۔

عثمانؓ فتح مکہ سے قبل مسلمان ہو کر ہجرت فرمائے مدینہ ہو چکے تھے مگر ان کی ہجرت سے لے کر اب تک ان چابیوں کے متعلق گفتگو نہ ہو سکی۔ رسول اللہؐ نے اپنے ہمراہیوں کو گفتگو اور سوالات کے مواقع تلقین فرما دیئے تھے جس کے لئے قرآن کی دو آیات قابل غور ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿لا تسئلوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم﴾ (۵:۱۰۱)

۱: "بے موقع باتوں میں کرید مت کرو کہ اگر تمہیں ان کا جواب بتا دیا جائے تو تمہیں گوارا نہ ہوگا"

﴿ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون﴾ (۴۹:۴)

۲: "اے رسول! جو مسلمان آپ کو مکان کے باہر سے پکارتے ہیں وہ آداب سے ناواقف ہیں۔"

جن کے مطابق وہ دن بدن بے موقع گفتگو سے اجتناب کرتے یہی وجہ ہے کہ عثمانؓ کی ہجرت سے لے کر اس لمحے تک کلید کعبہ کا تذکرہ بے محل سمجھا گیا۔

عثمانؓ فرماتے ہیں:

اور آج رسول اللہؐ کے چابی طلب فرمانے سے مجھ پر کیا بیتی۔

دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھائے کوئی

ذہن میں میری ہی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ آ گئے جن پر رسالت مآبؐ نے جو کچھ فرمایا ان لفظوں کے نتیجے کی صورت میں میرے تصور میں راسخ ہو گیا کہ:

"ایک روز یہ چابیاں میرے قبضے میں ہوں گی اور جسے میں چاہوں گا عطا کروں گا۔"

مجھے یقین تھا کہ کلید برداری اور اس کی آمدنی ہمیشہ کے لئے میرے اور میرے پس ماندگان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

میں مجرم ہوں اور مجرم کو کسی منصب پر فائز نہ رہنا چاہیئے عثمانؓ اپنے گھر سے چابی لینے گئے اور تاخیر کر دی۔ رسولِ خداؐ زیارتِ کعبہ کے لئے بے قرار تھے اس تاخیر پر خفگی سے چہرہ تمتما اٹھا اور بلال سے فرمایا: "جاؤ! عثمانؓ کو دیکھو اسے کسی نے منع تو نہیں کر دیا" بلال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان کے ہاں گئے تو دیکھا کہ عثمان اپنی والدہ بی بی سلافہ سے چابی طلب کر رہے ہیں اور وہ انکار پر مصر ہیں مگر تابہ کے؟ ①

رسولِ خداؐ نے چابی لے کر غالباً بلال سے قفل کھلوائے۔ زیارت کعبہ، بت شکنی، خطبہ اور عفو کے اعلان سے فارغ ہونے کے بعد درِ کعبہ بند کرنے کا مرحلہ آیا تو حضرت علی نے عرض کیا:

علیؓ : یارسول اللہؐ! بنو ہاشم کے پاس سقایت ② ہے کلید کعبہ ہمیں ہی عنایت فرما دیجئے :(ان علیا قال للنبی صلی اللہ اجمع لنا الحجابة و السقایة) اسی لمحہ آیۂ "ان اللہ یا مرکم ان تودوا الا مانة الی اھلھا" نازل ہوئی (یہ کہ جس کا حق ہو اسے تفویض کیجئے)۔

رسولِ خداؐ نے عثمان بن طلحہؓ کو طلب فرما کر چابی انہیں تفویض فرما دی۔ ③

رسولِ خداؐ کی یہ مرحمت یا ادائے امانت اسی ایک موقع پر ظہور میں نہیں آئی کہ عثمان بن طلحہؓ جنہوں نے ہجرت سے قبل رسالت مآبؐ پر یہی درِ کعبہ بند کر دیا آج آنحضرتؐ نے انہیں کسی ملامت کے بغیر چابی واپس فرما دی۔ رسول عوام کے حقوق کا نگراں ہے جو اپنی طرف سے بھی ان کے ادائے حقوق میں کمی نہیں فرماتا۔ حجابت (کلید برداری) بنو عبدالدار کا استحقاق تھا عثمان ابن طلحہؓ اسی خاندان کے فرد ہیں عبدالدار کے جانشین اور عہد رسالت میں کلید بردار کعبہ۔ بلاشبہ اس روز عثمانؓ نے رسولِ خداؐ پر درِ کعبہ بند کر دیا سہی۔

ایں ہم اندر عاشقی بالائے غم ہائے دگر

---

① فتح الباری بضمن حدیث دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اھلِ کعبہ کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۳۹ سطر ۹ ۔اصابہ بن حجر کتاب النساء ج۸ ص ۱۰۸

② اور سقایت ہے زائرین کے لئے بلا معاوضہ میٹھے پانی کی فراہمی، جس میں آمدنی کا ایک حبہ نہیں۔

① فتح الباری بحوالہ مذکور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مگر آج کا دن بقول سعد بن عبادہ انصاری خزرجی انتقام کا دن نہیں (اور ان کا معاملہ ص ۵۷ اپر مذکور ہے) بلکہ آج کا دن انسان کی سرفرازی کا یوم تاسیس ہے جس میں نبی کا اپنی ذات کا انتقام ''برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم'' ہے خیال رہے کہ رسالت منصب ہے جزو ذات نہیں اس لئے جن اشخاص نے رسالت کی توہین کے بعد اظہارِ ندامت میں اپنی توہین سمجھی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور جن لوگوں نے اس ارتکاب کے بعد اظہار ندامت سے کام لیا شاد باش وشاوزی'' سے بہرہ مند ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فتح مکہ کے مباح الدم افراد

ان میں ہر ایک کے جرم اور سزا دونوں کا اندازہ کیجئے جس سے نبی اور غیر نبی کی طینت کا فرق معلوم ہو جائے گا۔

	واجب القتل افراد	قتل	عفو
۱۔	عبداللہ بن خطل	۱	۰
۲۔	مقیس ابن صبابہ	۲	۰
۳۔	قریبہ۔ کنیز	۳	۰
۴۔	حارث بن نفیل، حویرث نفیذ	۴	۰
۵۔	فرتنی۔ کنیز	۰	۱
۶۔	بی بی سارہ ہجوگو	۰	۲
۷۔	ہبار بن اسود	۰	۳
۸۔	عکرمہ ابن ابوجہل	۰	۴
۹۔	عبداللہ ابن ابی سرح	۰	۵
۱۰۔	صفوان بن امیہ	۰	۶

عبداللہ بن خطل (قتیل کعبہ)

قریشی تھا (بنو تمیم بن غالب سے) اسلام لایا ہجرت کی اور رسولِ خداؐ نے اسے محصل بنا کر بھیجا اس سفر میں اس کے ساتھ دو مسلمان بھی تھے اور ایک اس کا غلام جو مسلمان ہی تھا۔ ابن خطل نے اپنے غلام کو کھانا پکانے کا حکم دیا۔ وقت پر کھانا طلب کیا تو غلام نیند میں ڈوبا ہوا تھا، ظالم نے اس قصور پر غلام کو موت کے گھاٹ اتارا اور آج اپنے یارانِ سرپل کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پاس جا پہنچا جسے جرم ارتداد کے ساتھ قتل عمد کی سزا بھی تھی اور آج وہ تلافی کے لئے بھی نہیں آیا اور رسول اللہؐ کے سامنے پیش نہیں ہوا...... غلاف کعبہ اوڑھ کر دبک گیا۔ سعد بن ذوئب اور عمار یاسر دونوں بیک وقت بڑھے اور اسے سعد کی تلوار نے کیفر کردار کو پہنچایا۔ ①

عبداللہ بن حنظل کا قتل قصاص وارتداد دوگونہ جرائم کی وجہ سے ہوا۔ ہمارے دور میں ارتداد و مرتد کی تعیین اور سزا دونوں میں دو گروہ ہیں اور دونوں فریق ایک دوسرے کو سمجھانے اور خود سمجھنے سے بے نیاز۔ جہاں تک ہمارے فہم کا تعلق ہے۔

ارتداد کی سزا قتل ہے:

اگر اسلام کے خلاف عام بغاوت پھیل جائے جیسا کہ رسالت مآب کے دونوں عہدوں ہجرت سے قبل اور اس کے بعد ہوتا رہا جس (ارتداد) کا تکملہ رسولِ خداؐ کی وفات کے بعد خلیفہ اول کے عہد میں رونما ہوا ایسے مواقع میں ارتداد پر پھانسی سے کم سزا نہیں۔

(فتنہ ارتداد اور مانعینِ زکوۃ مالک بن نویرہ کا واقعہ پڑھئے)

اور ارتداد پر کوئی سزا نہیں:

اگر نفس اسلام کے خلاف کوئی داخلی یا خارجی باقاعدہ خروج نہ ہو جیسا کہ پاکستان کے موجودہ دور کی حالت ہے بشرطیکہ فیشن کے اثر سے اسلام پر تبرا نہ کیا جائے جس کی وبا ہمارے دور میں تیزی سے پھیل رہی ہے ایسی حالت میں صدرِ اول عہد رسالت مآب اور دورِ صدیقی کے تتبع میں سزائے قتل میں سے۔

تھوڑی سی مزامنہ کا بدلنے کے لئے

ضرور ہونا چاہئے۔

آیہ ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ (۲:۲۵۷)

ان دنوں مملکت خداداد پاکستان میں قرآنی آیتوں کے بے محل اطلاق و منطوق پر

---

① اصابہ در تذکرہ سعد بن ذوئب نمبر ۳۱۴۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوب خوب داد تفسیر دی جاتی ہے جس کا موضوع آیہ ﴿لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغي﴾ (۲:۲۵۷) عام ہے۔

حالانکہ لفظ "اکراہ "ارتداد سے باز رکھنے پر اطلاق نہیں کرتا بلکہ غیر مسلم کو جبراً مسلمان کرنا ﴿اکراہ فی الدین﴾ ہے۔

عجیب دور ہے اس عہد میں کم تر عربی جاننے والے بھی مفسر القرآن اور مزاج شناسِ رسول بنے بیٹھے ہیں۔

مقیس ابن صبابہ قتیل مکہ

یہ اور اس کے بھائی ہشام ابن صبابہ دونوں مسلمان ہونے کے بعد مدینہ میں قیام پذیر ہوئے، فلاں موقع پر ہشام کو ایک خزرجی (انصاری) نے دشمن اسلام کافر سمجھ کر قتل کر دیا اور مقیس کے دعوی پر رسولِ خداؐ نے ان خزرجی سے دیت میں یک صد شتر مقیس صاحب کو دلوا دیئے اس پر بھی مقیس کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا اور اس نے خزرجی مسلمان کو قتل کر کے اونٹ ساتھ لیے اور مکہ میں آ کر اپنے یارانِ قدیم سے مل گیا۔ ①

معافی کے لئے آنے کی توفیق بھی نہ ہوئی نہ حکم قتل تک اپنے کیے پر نادم ہوا آخر غیلہ بن عبداللہ بن فقیم لیثی کی ضربت سے خزرجی کے قصاص میں قتل ہوا۔

حویرث بن نفیذ

بضعۃ الرسول سیدہ زینبؓ کی سواری (در تذکرہ جاں بخشی ہبار بن اسود) میں ہبار کے شریک تھے جو اپنے جرم کی معافی کے لئے حاضر نہ ہوئے اور ابن اخطل کے ساتھ واصل بہ جہنم ہوئے۔

---

① اصابہ جلد ٦ نمبر ٨٩٦٥ در تذکرہ ہشام بن صبابہ اصابہ در تذکرہ غیلہ مذکور ج ٦ نمبر ٨٨٠٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قریبہ کنیز

ابن خطل قتیل کعبہ نمبر (۱) نے اپنی دو باندیوں کو رسولِ خداؐ کی ہجو پر سدھار کھا تھا ان میں سے ایک اپنے معلم کے ساتھ کیفر کردار کو پہنچیں اور دوسری اسلام لے آئیں جن کا نام ''فرتنی'' ہے۔①

مباح الدم

ان کی جاں بخشی فرمائی گئی۔ (یعنی عورتیں)

۱۔ فرتنی: قتیل کعبہ ابن خطل کی کنیز تھیں جنہیں آقا نے رسولِ خداؐ اور صحابہ کی ہجو کے اشعار حفظ کرا رکھے تھے فرتنی ان اشعار کو سر تال سے گاتیں مگر آج اپنے قتل کے اعلان پر تائب ہو گئیں اور رسالت مآبؐ نے ان کی جاں بخشی فرما دی۔

"احد القينين اليتين كان ابن اخطل يعلمها الغنا ء بهجاء النبى صلى الله عليه وسلم و اصحابه فكانتا مئن اهدروا منهما يوم الفتح فاسلمت هذه فتركت و قتلت الاخرىٰ "(قاله السهيلى)

۲۔ بی بی سارہ: عمر بن ہاشم کی کنیز تھیں حاسدان محمدؐ کے کہے ہوئے ہجو یہ اشعار سر تال سے گا کر دشمنان دین کو مسلمانوں کے خلاف اکساتیں ان کے ترنم نے کیا کیا غضب برپا نہ کئے ہوں گے مگر سابق الذکر ہبار ابن اسود نے سارہ کی سفارش کی جس پر انکی سزائے موت منسوخ کر دی گئی اور وہ اس کرم و عنایت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئیں۔

واجب القتل مجرم جنہیں رسولِ خداؐ نے معاف فرما دیا۔ (یعنی مردوا)

۱۔ ہبار بن اسود بن المطلب قرشی الاسدی:

بضعۃ الرسول سیدہ زینب کو ان کے شوہر ابو العاص نے ایک طے شدہ قرارداد کے

---

① الروض الانف للسهيلى ج ۲ ص ۲۷٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مطابق ہجرت کے طریق پر روانہ کیا تو راستے میں انہیں ہبار نے بی بی کی سواری کو زور سے کونچا دیا جس سے سواری سرپٹ بھاگ نکلی سیدہ زمین پر گر پڑیں اور جنین ساقط ہو گیا ملکی دستور کے مطابق مجرم پر جنین کی دیت واجب تھی۔ ہبار فتح مکہ کے روز اپنے قتل کی خبر سن کر روپوش ہو گئے۔ رسولِ خداؐ مکہ سے حنین تشریف لے آئے یہاں سے طائف اور طائف سے مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو جعرانہ نامی مقام پر ہبار نمودار ہوئے۔ اس لمحہ رسالت مآبؐ ایک حلقہ میں تشریف فرما تھے ایک صاحب انہیں دیکھ کر نگرانی کے لئے بڑھے تو رسولِ خداؐ نے فرمایا ''میں دیکھ رہا ہوں آپ اپنی جگہ پر بیٹھے رہئے'' اتنے میں ہبار مجلس میں آ پہنچے۔

مکالمہ:

ہبار : السلام علیک یا نبی اللہ! اشهدان لا اله الا الله و اشهدان محمد رسول الله۔

یارسول اللہؐ! اپنے قتل کی خبر سن کر میں نے چاہا کہ وطن کو خیر باد کہہ دوں اور عجم میں بود و باش اختیار کرلوں مگر جب مجھے خیال آیا کہ آپ اپنے دشمن کے ساتھ بھی رافت و رحمت سے پیش آتے ہیں تو ترکِ وطن اور عجم میں زندگی گذار دینے کے بجائے خود کو آپ کے قدموں پر جھکا دینا بہتر سمجھا۔ یا نبی اللہ! ہم لوگ شرک میں مبتلا تھے خداوند عالم نے ہمیں آپ کی بدولت راہِ راست کی ہدایت فرمائی میری طرف سے جو اطلاعیں آپ تک پہنچیں وہ بالکل صحیح ہیں میں اپنے جرائم کا اعتراف کرتا ہوں۔

رسولِ خداؐ : ((قد عفوت عنك و قد احسن الله اليك۔ حيث هداك الله۔ و الاسلام يهدم ما قبله)) ۔①

''میں تمہیں معاف کرتا ہوں تم نے اسلام قبول کرلیا ہے خدا تمہارے ساتھ بہتر سلوک کرے اسلام سابقہ گناہوں کی سزا ختم کر دیتا ہے۔''

---

① اصابه ابن حجر نمبر ۸۹۳۰ در تذکره هبار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔عکرمہ بن ابوجہل:

"رسول دشمنی میں اپنے باپ ابوجہل کا نمونہ تھے۔"①

"کان کابیہ من اشد الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

بدر سے لے کر فتح مکہ تک مسلمانوں کے درپے رہے فتح مکہ کے روز جن افراد نے مسلمانوں پر حملہ کیا ان میں عکرمہ بھی تھے، صفوان بن امیہ تھے اور حدیبیہ کے وکیل محض سہیل بن عمرو بھی، سہیل مکہ پر غلبہ کے ساتھ ہی اپنے گھر میں چھپ گئے اور عکرمہ وصفوان ترک وطن کی نیت سے بحرہ قلزم پر آ کر کشتی میں سوار ہو گئے عکرمہ جس ناؤ پر تھے وہ بادمخالف کی لپیٹ میں آ گئی عکرمہ نے لات وعزیٰ کو پکارنا شروع کر دیا جب ملاحوں نے کہا کہ پتھر کے معبود اس مصیبت میں کام نہیں آ سکتے تب عکرمہ کی آنکھیں کھلیں اور خدائے واحد لاشریک کے حضور التجا کی:

www.KitaboSunnat.com

"اللھم ان لك علی عھد ان عافیتی مما انا فیه ان اتی محمداً حتی اضع یدی فی یدہ و قد اجدہ عفوا کریما۔"②

"اے پروردگار عالم! میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر اس طوفان نے مجھے زندہ چھوڑ دیا تو میں خود کو محمدؐ کے سامنے پیش کر دوں گا وہ بڑے رحیم وکریم ہیں مجھ سے کبھی مواخذہ نہ فرمائیں گے۔"

ادھر ان کی کشتی کنارے آ کر لگی اور ادھر ان کی اہلیہ سیدہ ام حکیم بنت حارث انہیں تلاش کرتی ہوئی ساحل پر آ پہنچیں کیسی وفادار بی بی تھیں جو اپنے شوہر کو ہمراہ لے کر رسول خداؐ کی خدمت میں پیش ہوئیں۔ دونوں میاں بیوی کو آپ کے متعلق جیسی تمنا تھی ویسا ہی پایا۔③

---

① اصابہ نمبر ۵۶۳۲

② اصابہ نمبر ۵۶۳۲ ③ ایضاً اصابہ نمبر ۵۶۳۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح:

کاتب وحی تھے فریب نفس میں آ کر مدینہ سے بھاگے اور مکہ میں اپنے قدیم دوستوں سے گھل مل گئے۔ خود بھی وحی الہام کی طرح ڈالی فتح مکہ تک ابن ابی سرح یہی دونوں فرض ادا کرتے رہے۔

۱: رسولِ خداؐ کے خلاف سازش۔ ۲: وحی والہام کا اظہار۔

رسالت مآبؐ نے مرتد کے لئے سزائے قتل کا فرمان جاری کر رکھا تھا اور دور بھی ایسا ہی تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر انہیں (عبداللہ کو) بھی مباح الدم افراد کی سلک میں پرو دیا گیا۔ خوش قسمتی سے عبداللہ حضرت عثمان بن عفان کے رضاعی برادر تھے عثمان انہیں لے کر سفارشی ہوئے قصہ طویل ہے عبداللہ کو معاف ہی فرما دیا بعد میں افریقہ انہیں عبداللہ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ ①

صفوان بن امیہ:

اس روز بنو بکر اور بنو خزاعہ کی باہمی جنگ میں قریش کے جن اکابر نے منہ پر نقاب ڈال کر بنو خزاعہ کے آدمی قتل کیے ان میں صفوان بھی تھے۔ بنو خزاعہ رسولِ خداؐ کے حلیف تھے اس پاداش میں انہیں ستایا گیا' ان کے چالیس آدمی رسول اللہؐ کی خدمت میں فریادی آئے۔ ② جب رسولِ خداؐ نے قریش سے ان کی دیت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ قاتلوں میں صفوان کو بھی شناخت کر لیا گیا تھا دیت سے انکار پر قصاص کے طور پر آج صفوان کو واجب القتل قرار دیا گیا لیکن عکرمہ کی بیوی...... ام حکیم کی مانند ان کے برادر عم زاد جناب عمیر بن وہب الجمعی نے سفارش کی وہی انہیں ساحل سمندر سے مکہ واپس

---

① اصابہ ج ٤ نمبر ٢، ٤٧

② زاد المعاد ج ١ ص ٩، ٤، ٤٢

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لائے۔ رسولِ خداؐ کی انسانی ہمدردی پر کہاں تک لکھا جائے۔ مکہ پہنچ کر صفوان نے دو ماہ کی مہلت طلب کی جسے رسولِ خداؐ نے چار ماہ تک بڑھا دیا۔ ①

اس کے بعد یہ غزوۂ حنین میں شامل ہوئے یہاں جو صفوان نے انسان پر رسولِ خداؐ کی شفقت کا عالم دیکھا تو ضبط نہ کر سکے اور میعاد سے بہت پہلے کلمۂ توحید پڑھ کر برگزیدہ طبقے میں شامل ہو گئے۔

پھر عثمان بن طلحہ اور کلید کعبہ:

عبداللہ ابن ابی سرح کو ان کے برادر رضاعی سیدنا عثمان بن عفان نے عفو کے لئے پیش کیا تو رسالت مآبؐ بالکل خاموش ہو گئے۔ آخر آپ نے بیعت کے لئے دست مبارک بڑھایا جو مجرم کی جاں بخشی کی سند تھی جب عثمان اپنے رضاعی بھائی کو واپس لے گئے۔ تب رسالت مآبؐ نے اصحاب سے فرمایا:

رسولِ خداؐ : میری خاموشی پر آپ لوگوں نے مجرم کی گردن کیوں نہیں اڑا دی؟

ایک صاحب : یا رسول اللہ! اگر آپ چشم مبارک سے اشارہ فرما دیتے تو مجرم زندہ نہ رہ سکتا تھا۔

رسولِ خداؐ : خفیہ اشارہ کرنا نبی کے شایان شان نہیں۔ یہی معاملہ عثمان کلید بردار کعبہ کا تھا وہ بھی مجرم تھے لیکن جماعت میں سے کسی فرد کی نہیں۔ ان سے رسولِ خداؐ کی توہین ہوئی تھی۔ اگر سیدنا محمدؐ اپنی ذات کا انتقام لیتے تو آج تمام قریش کی تکا بوٹی اڑا دیتے عثمان بھی تو انہیں مجرموں میں سے ایک فرد تھے۔

عثمان فرماتے ہیں: ''رسولِ خداؐ نے مجھ سے اس ہاتھ میں چابی لی اور اس ہاتھ سے مجھے تفویض کرتے ہوئے فرمایا:

((خذها خالدة تالدة لا يخذ عنها منكم الا ظالم ان الله

① ......

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استامنکم علیٰ بیته فکلوا مما یصل الیکم من هذا البیت

بالمعروف۔))

رسولِ خداؐ : یہ لیجئے چابی۔ اب سے یہ چابی ہمیشہ ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی اور تم سے چھیننے والا ظالم ہوگا اور دیکھو! خدا نے تمہیں اپنے گھر کا امین بنایا ہے اس گھر کی آمدنی سے بقدر ضرورت اپنے کام میں لایئے۔ ①

عثمان فرماتے ہیں: ''میں چابی لے کر ہشاش بشاش واپس لوٹا تو رسولِ خداؐ نے مجھے پھر پکارا اور فرمایا:

رسولِ خداؐ : ''میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا؟''

((الم یکن الذی قلت لك؟))

میں: یا رسول اللہؐ! ہجرۃ سے قبل آپ نے مکہ میں جو فرمایا تھا کہ ایک روز چابی میرے قبضے میں دیکھو گے اس روز جسے میں چاہوں گا تفویض کر دوں گا۔

رسولِ خداؐ : میں نے یہی تو کہا تھا۔

میں : آپ نے جو فرمایا وہ حرف بہ حرف پورا ہوا۔ بلاشبہ آپ خدا کے فرستادہ رسولؐ ہیں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ آیت

﴿ان الله یا مرکم ان تودوا الامانة الی اھلھا﴾ (۴:۱۶۱)

''خداوند عالم تمہیں حکم دیتا ہے کہ جس کی امانت ہو اس کے سپرد کر دو۔''

کلید کعبہ کے بارے میں نازل ہوئی اور اس میں کوئی استبعاد نظر نہیں آتا۔

تنبیہ:

تفویض کلید کے ساتھ رسولِ خداؐ نے یہ جو فرمایا کہ

تو قرآن اور حدیث کی اصطلاح میں لفظ ''المعروف'' حسن سلوک اور ادائے امانت

① زاد المعاد ج ۱ ص ۴۲۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دونوں پر ہے۔

۱: حسن سلوک پر:

دیت کی وہ قسم جو مقتول کے وارث قتل عمد پر قصاص کے بالعوض منظور کرلیں۔

''اگر مقتول کے وارث دیت پر رضا مند ہو جائیں تو قاتل کو خون بہا خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔''

﴿فمن عفی له من اخیه شیئی فاتباع بالمعروف واداءٌ الیه باحسان ﴾(۲:۱۷۳)

منکوحہ عورتوں کی طلاق ورجوع پر:

''مردوں پر بھی عورتوں کے حقوق اسی طرح واجب ہیں جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق واجب ہیں۔''

﴿ و لهن مثل الذی علیهن بالمعروف ﴾(۲:۲۲)

صرف طلاق کے بارے میں:

طلاق کے بعد اگر رجوع منظور ہو تو حسن سلوک کے ساتھ رہیے اور اگر طلاق ہی منظور ہو تو اس موقع پر بھی حسن سلوک سے ہاتھ نہ روکا جائے۔

''آخر تمہاری منکوحہ تھی اسے مناسب لباس اور ضروری سامان دے کر علیحدہ کر دو۔''

﴿و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوا هن بمعروف او سر حوهن بمعروف ﴾

۲: صرف مال میں:

دربارۂ اموالِ یتامیٰ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''اور اپنے زیر سرپرستی یتیموں کے ساتھ پر محاسبہ رکھو۔ ان کے بالغ ہونے کے بعد اگر ان میں صلاحیت ہو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔ (وہ جانیں اور ان کا کام) اور جب تک یہ تمہاری سپردگی میں رہیں مبادا ان کا مال اس وجہ سے ہضم کرتے جاؤ کہ وہ جوان ہو کر مطالبہ کر بیٹھیں گے بلکہ یتیموں کا سرپرست اگر صاحب مقدرت ہے تو ان کی رضا کارانہ سرپرستی کرے اور اگر مفلوک الحال ہے تو اپنی ضرورت کے مطابق ان کے مال میں سے خود پر خرچ کر سکتا ہے۔''

﴿و ابتلو الیتامی حتی اذا بلغوا النکاح فان انستم منهم رشدا فادفعوا الیهم اموالهم و لا تا کلوها اسرافا و بدارا ان یکبرواؕ و من کان غنیا فلیستعفف و من کان فقیرا فلیاکل بالمعروف﴾(۴:۶)

صرف مال میں ''سنت'' سے بالمعروف کا اطلاق:

فتح مکہ کے مکالمات میں بی بی ہندہ زوجہ ابوسفیانؓ کا مکالمہ حوالہ قلم ہو چکا ہے جس میں بی بی ہند نے یہ سوال پیش کیا۔

ہند : یارسول اللہؐ! میرے شوہر (ابوسفیان بن حربؓ) مرد بخیل ہیں اگر چہ گھر میں تمام مایا میری ہی تحویل میں ہے کیا ابوسفیان کی اجازت کے بغیر اپنے بچوں پر خرچ کر سکتی ہوں؟ (ص ۱۲۸)

رسولِ خداؐ : ''اپنے شوہر کے مال میں سے حسب ضرورت خرچ کر سکتی ہو۔''

خذی من ماله ''بالمعروف''

اور یہی بالمعروف رسالت مآبؐ نے عثمان بن طلحہ سے کلید کعبہ کی تفویض پر فرمایا:

اس گھر کی آمدنی سے بقدر ضرورت اپنے کام میں لایئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"فکلوا مما یصل الیکم من ھذاالبیت بالمعروف۔"

کتاب وسنت کے لفظ "المعروف" میں اس پھیلاؤ سے مقصد یہ ہے کہ اب تک اوقاف کی آمدنی جس طرح خرچ ہو رہی ہے اس میں قرآن اور حدیث کے لفظ المعروف پر توجہ درکار ہے وقف کے متولیوں کا حال وقال سب کے سامنے ہے صدیوں سے ان کے "عدم معروف" کی شکایت چلی آ رہی ہے مگر ان پر کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

فقہی طریق میں شرائط وقف کے حسن وقبح کی بحث کا یہ موقع نہیں ورنہ اس طریق پر بھی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ متولی' مجاور' کلید بردار وغیرہ وقف کی آمدنی میں سے اسی قدر لے سکتے ہیں جس قدر اس نگرانی پر محض اجیر (مزدور و ملازم) کو حق محنت دیا جاتا ہے اس سے زائد نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حویطب قرشی العامری کا مکالمہ

قریش کے دل میں حسد محمدؐ کی جو آگ سلگ رہی تھی اس میں کوئی اور قبیلہ ان کا حریف نہ تھا اگرچہ دوسرے خاندان بھی اس آگ کے اثر سے چراغ پا تھے۔

اس دور میں بنو امیہ اور بنو ہاشم دو شاخوں میں منقسم تھے ابدی و ازلی رسول دشمن ابو لہب اور تائب از کفر و عصیان ابوسفیان یہ دونوں قریش ہی کہلاتے۔ اول الذکر ہاشم کے پوتے ہیں اور ابوسفیان ہاشم کے حقیقی بھائی عبد شمس کے پڑپوتے۔ عہد رسالت کی حکایات میں ان کے تذکرے میں ہاشمی اور اموی کی تقسیم نہیں بلکہ۔

شجرہ

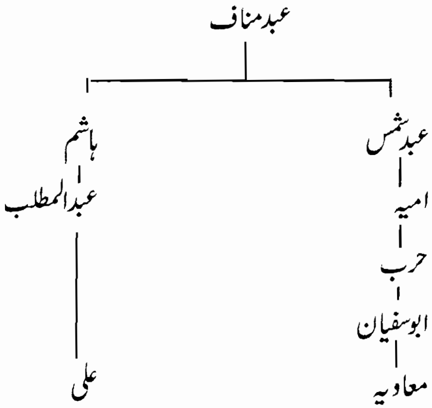

۱: یہ امیہ ابن عبد شمس نے کہا۔

۲ اور اس طرح عبدالمطلب بن ہاشم نے کہا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس انداز سے ان کا تذکرہ کیا جاتا۔

البتہ ''عدو اللہ'' ابولہب کے نام کا جزو بن گیا اور حکم بن ہشام ''ابو جہل سے ملقب ہوا اور ان دونوں یہ لقب قبیلہ کی وجہ سے نہ تھے بلکہ رسول دشمنی کی بنا پر تھے۔ ابولہب رسالت مآبؐ کے حقیقی چچا بھی تھے ابو طالب کے ماں جائے۔

دوسرا دور آیا اور صدر اول کے سیاسی اختلاف کو دینی عقیدے کی بنیاد کا درجہ مرحمت ہوا اس اصل کے اجزائے ترکیبی میں بنو ہاشم اور بنو امیہ میں سے اول الذکر کو تریاق اور ثانی کو سم قاتل ثابت کرنے کی طرح ڈالی گئی معاملہ حضرت علی اور امیر معاویہ کا تھا جن میں سے ایک بھائی کے پڑپوتے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ ہیں اور معاویہ ابن ابوسفیانؓ دوسرے بھائی کے نکڑ پوتے ہیں۔ معاملہ اس تقسیم کی حد تک پہنچ کر ختم نہیں ہوا بلکہ اصلاب و بطون کے جوہر کا تجزیہ شروع ہوا اور اس تجزیہ میں کیا نہیں ہوا؟ اگر خدا کے ہاں صرف جوہر الجوہر کی وجہ سے منزلت ہوتی تو نہ ہاشم کے پوتے ابولہب کی مذمت ان لفظوں

﴿تبت یدا ابی لهب﴾ (سورہ لہب)

''ابولہب سدا کے لئے رسوا ہو گیا۔''

میں نازل ہوتی اور نہ ان کی بیگم صاحبہ ام جمیل کی منقصت میں آیہ

﴿و امرأته حمالة الحطب﴾ (سورہ لہب)

''ابولہب کی بیوی جہنم کا ایندھن ہے''

کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے۔

یہ مکالمہ حویطب بن عبدالعزیٰ ''القرشی العامری'' ① کا ہے وہ (حویطب) اپنے جد عامر کے واسطے سے لوی کی ساتویں پشت سے ہیں لوی غالب کے فرزند ہیں جن (غالب) سے ہاشمی اموی اور عامری وغیرہ اکثر و بیشتر بطون کا ظہور ہوا' کیا حویطب کے

①

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایمان کو ان کے ہاشمی ہونے کی وجہ سے مردود قرار دیا جائے خصوصاً اس صورت میں کہ حویطب نے بارہا رسولِ خداؐ کی دشمنی میں بیش از بیش حصہ لیا جن میں سے ۳ واقعات کی حکایت کافی ہوگی۔

۱۔ اپنے یارانِ قریش کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔

۲۔ بدر سے ناکام واپسی پر رسول اللہؐ کے خلاف دوسری جنگ (احد) کے متعلق جو "نادی المنکر" دارالندوہ میں منعقد ہوئی اس میں حویطب بھی تھے۔

۳۔ قرارداد حدیبیہ کے مطابق دوسرے سال (۷ھ میں) رسولِ خداؐ عمرہ کے لئے تشریف لائے جب میعاد قیام پوری ہوگئی تو قریش کی طرف سے ان کے سابق وکیل حدیبیہ (سہیل) کے ساتھ حویطب بھی تھے۔

حویطب اور سہیل: اے محمدؐ! طرفین کی مقررہ میعاد قیام ختم ہو چکی ہے اب شہر خالی کر دیجئے۔

" انه قد انقضى اجلك فاخرج عنا "

رسولِ خداؐ: اس میں آپ لوگوں کا کیا نقصان ہے؟ اگر میں اپنا طے شدہ نکاح مکہ ہی میں کرلوں اور دعوت ولیمہ میں آپ لوگ بھی شریک ہو جائیں۔ ①

"ما عليكم لو تركتمونى فاعرست بين اظهركم و صعنالكم طعاما فحضرتموه؟"

"اس عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہے جو ۷ھ میں ہوا اور آنحضرتؐ کی چچی (ام الفضل زوجہ عباس) نے آپؐ سے اپنی ہمشیرہ میمونہ کے ساتھ عقد کی درخواست کی۔"

حویطب و سہیل: ہمیں آپ کی دعوت کھانا منظور نہیں۔ آپ شہر خالی کر دیجئے۔

① سیرۃ ابن ھشام ج۲ باب عمرۃ القضاء بحوالہ الروض الانف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

" لاحاجة بنا الى طعامك و فاخرج عنا "

جب حویطب مسلمان ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا:

''خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو یہ توفیق بخشی''

"الحمدلله الذى هداك"

جیسے حویطب کی طرف سے کوئی گلہ تھا نہ اپنا اس پر کوئی احسان۔ بلکہ خدا کا احسان ہے جس نے حویطب کو ہدایت یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی رسولِ خداؐ نے حویطب کے مظالم کی وجہ سے انہیں اسلام سے مردود نہیں گردانا کیونکہ خدا کے ہاں عدل کے یہی معنی ہیں رسالت مآبؐ اسی میزان سے تولتے اور اسی کے مطابق اوزان میں کمی بیشی کا اندازہ فرماتے نہ کہ خاندانی میزان سے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابو خیثمہ کا مکالمہ

غزوۂ بدر پر عجیب واقعہ پیش آیا۔ قبیلہ اوس کے مشہور نقیب سعد بن خیثمہ جنہوں نے مکہ معظّمہ میں حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا تھا۔ غزوہ میں نکلنے کے لئے مصر تھے اور ان کے والد خیثمہ بھی یہی چاہتے تھے۔ رسولِ خداؐ مدینہ کو مسلمانوں سے خالی چھوڑنا پسند نہ فرماتے اس لئے پورا خاندان غزوہ میں شریک نہیں ہو سکتا تھا' آخر سعد اور ان کے والد نے قرعہ اندازی کی اور سعد کا نام نکل آیا تب باپ نے بیٹے سے کہا ''اپنا یہ حق مجھے تفویض کر دو۔''

سعد: اے والد بزرگوار! اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو مجھے آپ کی ترجیح سے انکار نہ تھا۔ ①

''اور سعد نے اپنے خون رگ جاں کی بھینٹ کے عوض میں جنت خرید لی''

﴿ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة﴾ (۹:۱۲۲)

ایک سال بعد غزوۂ احد کا موقع آ گیا سعد شہید کے والد حضرت خیثمہ اس مجمع میں حاضر تھے جو رسول اللہؐ کے حضور قریش کے ساتھ شہر میں رہ کر یا شہر سے باہر نکل کر مقابلے کی تجویز پر غور کر رہا تھا۔ رائے دہندگان میں خیثمہ کا جواب روح ایمان میں حرارت پیدا کر رہا ہے۔

خیثمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! امید ہے کہ ہم فتح یاب ہوں گے اگر مجھے شہادت نصیب ہوئی تو یہ میری عین رضا ہے کیونکہ میں اپنے لخت جگر سعد کی وجہ سے بدر میں شرکت سے محروم رہ گیا ہوں یہ کہ ہم دونوں نے بدر کے لئے قرعہ اندازی کی جس میں میرے فرزند کا نام نکل آیا وہ شہادت سے بہرہ مند ہوا اور میں اس نعمت سے محروم رہ گیا۔ جس روز میدان

---

① اصابہ ج۳ نمبر ۳۱۴۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی شہادت ہوئی اس نے اسی دن رؤیا (خواب) میں مجھ سے کہا:

"خدا نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو گیا ہم جنت کی بہاریں لوٹ رہے ہیں آپ بھی اس راہ میں شہید ہو کر ہمارے ساتھ جنت میں آ جایئے۔"

یارسول اللہؐ! مجھے شرکت سے محروم نہ فرمایئے اور حضرت خیثمہ نے احد کے وسیلے سے اپنے لختِ جگر سعد شہید سے جنت میں ملاقات کی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوازن کا مکالمہ

ہوازن اور زہیر بن صرد کا مکالمہ

فتح مکہ پر قریش کے سر ہو جانے سے تمام اطراف و اکناف میں مسلمانوں کی شوکت کا سکہ بیٹھ گیا مگر طائف اور اس کے نواحی قبائل ہنوز اپنی قوت پر نازاں تھے۔ ان کے ایک نوجوان کی زبان پر برملا یہ یہ کلمہ آ گیا قریش لڑائی کے فن سے ناواقف تھے اگر ہمارے ساتھ مسلمانوں کو سابقہ پڑ جائے تو ان کی فتح مکہ کا بل نکال کر رکھ دیں؟ حتیٰ کہ وہ (ہوازن) مکہ پر حملہ کرنے کے منصوبے بنانے پر اتر آئے رسولِ خداؐ نے خفیہ طریق سے تحقیقات کرائیں تو مخبر نے اطلاع عرض کی:

"یا رسول اللہؐ! اوطاس اور حنین (نام مقام) کا میدان قبیلہ ہوازن اور ان کے حلیفوں سے اٹا پڑا ہے۔"

رسالت مآبؐ نے مکہ معظمہ کو میدان کارزار بنانے کے بجائے اوطاس کی طرف کوچ فرمایا غضب کا مقابلہ تھا شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے مگر جس طرح ہجرت سے لے کر فتح مکہ تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزیمت کے سامنے ہر مشکل آسان ہوتی گئی اسی طرح حنین کا میدان بھی سر ہو گیا۔ ناکامی کا شوشہ آپ کے خط تقدیر سے حرف غلط کی طرح محذوف تھا اور دشمن اپنے چھ ہزار کی تعداد میں زن و بچے میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ①

اور اموال میں:

۲۴۰۰ اونٹ، ۴۰۰۰۰ بکری، چار سو اوقیہ چاندی، ہزاروں بوری اجناس۔

① زادالمعاد ج ۱ ص ۲۴۸ سطر ٤

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مفرورین کا ایک حصہ طائف کے قلعوں میں جا بیٹھا (حنین کا میدان طائف ہی کے دامن میں تو تھا۔ ان میں ہوازن کا سپہ سالار اعظم مالک بن عوف بھی تھا جس کے ارادوں میں ابھی تزلزل واقع نہ ہوا تھا۔ دشمن کے میدان سے فرار اور ان کے جرنیل مالک بن عوف کے طائف میں پناہ لینے سے رسولِ خداؐ کی فراست نے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ اگر ہم اہل طائف کی سرزنش کے بغیر مدینہ کی طرف بڑھے تو یہ لوگ ہم پر عقب سے حملہ کر دیں گے اور طائف پر ہلہ بول دیا مگر یہ لوگ میدان میں نکلنے کے بجائے قلعوں میں بیٹھ کر مدافعت کرتے رہے اور منجنیقوں سے آگ برسائی (جو اس دور کا آتشیں ٹینک تھا)۔

رسالت مآبؐ نے محاصرہ کے ساتھ دو قسم کی رعایتوں کا اعلان فرمادیا۔

۱۔ جو غلام قلعوں سے نکل کر ہماری پناہ میں آ جائے اسے آزاد سمجھا جائے گا۔ جس پر متعدد غلام آقائی کے درجے پر فائز ہوئے۔

۲۔ اگر مالک بن عوف (جرنیل اعظم) معافی کے لئے حاضر ہوں تو ان کا مال اور زن و بچے لوٹا دیئے جائیں گے۔

۔۔لو اتانی مسلما لرددت علیه اهله و ماله فبلغه ذلك فلحق به ①

یہ سن کر مالک مذکور حاضر ہوا موصوف کو ان کے قبیلے کی امارت بھی تفویض فرمادی اور ان کے اہل و عیال کے ساتھ مزید سو شتر کا عطیہ بھی۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا پیمانہ ملاحظہ ہو ہر شخص کو اس کے استحقاق سے زیادہ عنایت فرماتے جس کا اثر یہ ہوا کہ کل جو لوگ مسلمانوں کے خلاف صف آرا تھے آج انہیں مسلمانوں پر جان نثار کر رہے ہیں۔

طائف سے جعرانہ:

www.KitaboSunnat.com

طائف سے جعرانہ کئی میل پر مدینے کے راستے میں ہے رسولِ خداؐ نے اہالیان شہر کی

① اصابه ج٦ نمبر ٧٦٦٧ ص ٣١

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درخواست پر طائف کا محاصرہ ترک فرما کر جعرانہ میں پڑاؤ کیا یہاں ۱۷ روز تک مغلوبین کا انتظار فرمایا کہ وہ درخواست کریں اور ان کی عورتیں واپس کر دی جائیں۔

و کان انتظرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بضع عشرة ليلة حين فضل من الطائف۔ ①

اتفاق کی بات کہ ادھر یہ تقسیم مکمل ہوگئی ادھر ہوازن کا وفد حاضر ہوا جس میں ۱۴ اشخاص تھے۔ یہ حضرات جعرانہ میں آنے سے پہلے اسلام لا چکے تھے ان کے صدر زہیر بن صرد تھے اور رفیق ابو برقان سعدی رسولِ خداؐ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ سعدیہ کے دیور۔ ②

زہیر بن صرد نے گفتگو میں سبقت کرتے ہوئے عرض کیا:

زہیر: یا رسول اللہؐ! ہمارے قبیلے کا شرف کسی وضاحت کا محتاج نہیں جن عورتوں کو آپ نے کنیز کی حیثیت سے مجاہدین میں تقسیم فرما دیا ہے ان میں کچھ رشتے سے آپ کی خالہ ہوتی ہیں بعض پھوپھی ہیں۔ بعض کو آپ کی گود کھلائی ہونے کا فخر حاصل ہے اور آپ اپنے عزیز و اقارب کی ہمدردی میں شہرہ آفاق ہیں' ہم پر احسان کیجئے خداوند عالم آپ کو اس کا اجر عنایت فرمائے گا۔ ③

رسولِ خداؐ : آپ لوگوں نے سن ہی لیا ہے کہ ہم نے اموال اور اسیر مجاہدین میں تقسیم کر دیئے ہیں آپ لوگ اپنا مال لینا پسند کرتے ہیں یا مستورات؟

زہیر : یا رسول اللہؐ! آپ کا بے حد کرم ہے کہ آپ نے ہمیں دو قسموں میں سے ایک قسم کے لئے اختیار عنایت فرمایا۔ اونٹ اور بکریاں دولت میں شامل ہیں اور مستورات عزت و ناموس میں۔ شرفا ناموس کے مقابلہ میں دولت کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ اپنی رسالت کے

---

① بخاری کتاب المغازی باب قول الله تعالی یوم حنین الخ

② اصابہ ج۷ (در تذکرہ ابو برقان)

③ فتح الباری پ۱۷ ص ۴۶' ۴۷

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صدقے میں زن و بچے ہمیں عنایت فرما دیجئے۔

رسولِ خداؐ : مستورات اور بچوں میں جو افراد بنو ہاشم کے حصے میں آئے ہیں وہ تو کسی تعرض کے بغیر واپس کر دیئے جائیں گے۔ رہے دوسرے حضرات ان سے بھی تحریک کروں گا مگر آپ لوگ بھی ان سے درخواست کیجئے۔

((اما الذی لبنی ھاشم فھو لکم و سوف اکلم لکم المسلمین و کلموھم و اظھروا اسلامکم)) ①

اور دیکھئے! ان لوگوں کے سامنے اپنا مسئلہ پیش کرنے سے پہلے اپنے مسلمان ہو جانے کا تذکرہ کرنا نہ بھول جایئے۔

غور کیجئے تو رسولِ خداؐ کی حکمت و فراست کے معجزات کس تواتر کے ساتھ صادر ہو رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے زہیر بن صرد اور ابو برقان سے مشورہ فرمایا کہ "پہلے آپ لوگ مسلمانوں سے درخواست کیجئے اور دیکھئے ان کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا تذکرہ بھول نہ جایئے۔" رسالت مآبؐ کا یہ مشورہ اس معجزانہ فراست و حکمت کا ایک حرف ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طینت میں سمو دی گئی۔ ہوازن کے لئے مشورہ میں یہ بھی فرمایا کہ اس مقصد پر یوں تمہید اٹھایئے۔

"اے گروہ مومنین! ہم آپ کے سامنے رسول اللہؐ کی سفارش پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اسیر ہمیں واپس عنایت فرما دیجئے۔"

انا فستشفع بالمومنین الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرد علینا سبینا۔ ②

---

① فتح الباری پ۱۷ ص ٤٦ بحوالہ موسیٰ بن عقبہ

موسیٰ بن عقبہ اصحاب مغازی سے ہیں جو عہد رسالتؐ میں غزوات کے مصنف ہیں موسیٰ عقبہ تمام ارباب مغازی سے مقدم ہیں حتیٰ کہ محمد بن اسحٰق سے بھی جن کی سیرۃ ابن ہشام نے ملخص کی اور انہیں کے نام سے مشہور ہوگئی۔

② زادالمعاد ج ۱ ص ٤٤٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس قرارداد کے مطابق دوسری صبح کو نماز فجر کے بعد اسی طریق سے ہوازن نے اپنا معاملہ پیش فرما دیا۔

رسولِ خدا: ہاشمیوں کے حصے کے اسیر آپ کو واپس کئے جاتے ہیں یہ سن کر مہاجرین وانصار دونوں بیک زبان عرض گذار ہوئے:

''ہمارے اسیروں پر بھی رسولِ خدا مختار ہیں۔''

''ما کان لنا فھو لرسول اللہ''

رسولِ خدا: اے دوستانِ مہاجر وانصار! آپ لوگ اپنے اپنے مکھیا میرے سامنے لائیے تاکہ گفتگو طے ہو سکے۔

بالآخر دونوں نے بطیب خاطر ہوازن کے چھ ہزار زن و بچے واپس کر دیئے۔

ابتداء میں عیینہ بن حصن نے انکار کیا مگر (ثم یردھا بعد ذلك) ① انہوں نے بھی ذرا دیر کے بعد اپنے حصے کی بڑھیا کو واپس کر دیا۔

''فردوا علیھم نساء ھم و ابناء ھم۔'' ②

ان اسیروں میں بی بی شیما اور ان کی والدہ سیدہ حلیمہ سعدیہ بھی تھیں۔

① زادالمعاد

② زادالمعاد: بحوالہ مذکور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اموالِ ہوازن کی تقسیم پر انصار سے مکالمے

اور قبیلۂ ہوازن نے مسلمانوں میں بے شمار دولت اور مویشی چھوڑے (جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے) اسلام میں مالِ غنیمت یہی ہے جس کا رواج رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیحی حکمرانوں کے ہاں بھی تھا۔ اس سے پہلے بھی اور آج بھی ہے حتیٰ کہ آج اس مہذب یورپ میں بھی جن کی اعتقادی وابستگی مقدس کلیسا کے ساتھ ہے۔ غنیمت ان مجاہدین میں تقسیم کی جاتی جو اس لڑائی میں شریک ہوتے اور موجودہ دستور کے مطابق تنخواہ دار سپاہی نہ ہوتے۔ اسلام میں فوجیوں کی تنخواہ کے بعد غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں بلکہ حاصل شدہ مال حکومت کا ہوگا وہ جس طرح چاہے اسے خرچ کرے۔

(غزوۂ) حنین میں رسولِ خداؐ کے لشکر میں تین قسم کے سپاہی تھے۔

۱۔ مومنین، مخلصین قدیم دوستانِ مہاجر و انصار۔

۲۔ نومسلم: فتح مکہ کے دبدبے سے مرعوب ہو کر فی الحال اسلام نما جو بعد میں مومنین کے حلقے میں داخل ہو گئے۔ یہی لوگ ''طلقا'' ہیں مثلاً ابوسفیان بن حربؓ اور سہیل بن عمرو۔

۳۔ کافر مطلق: مثلاً صفوان امیہ قریشی۔

ان اقسام کے سوا نہ چوتھی قسم ہو سکتی ہے نہ ہی تیسری قسم' میں صفوان بن امیہ کے سوا کسی اور فرد کا اضافہ ممکن ہے۔ صفوان کی شمولیت حنین کا سبب رسالت مآبؐ کا اصرار نہ تھا وہ اپنی جاں بخشی کے عوض میں نہ صرف لڑائی میں شریک ہوئے بلکہ آنحضرتؐ کی فرمائش پر صفوان نے عاریۃً ایک سو زرہیں بھی پیش کیں جس پر صفوان کو فخر تھا۔

''و حضر وقعة حنين قبل ان يسلم ثم اسلام'' ①

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

① اصابہ ج۳ ص ٦٤٦ نمبر ٤٠٦٨

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ: صفوان بن امیہ کی طرف سے ان کی حالت کفر میں شرکت غزوہ اور عاریۃً زرہیں قبول کرنے پر یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلم حکومت کے لئے غیر مسلم سے قرض لینا اور ان سے اسلحہ حاصل کرنا یا ان کے افراد کو مسلمانوں کے لشکر میں لڑائی کے لئے شریک کرنا جائز ہے۔

صفوان نے فخر یہ طور پر کہا:

"بجائے اس کے کہ ہوازن مکہ پر حملہ کر کے میرے اسلحہ پر قبضہ کر لیں بہتر ہے کہ قریش ان پر قابض ہوں۔"

"لئن یرثنی رجل من قریش احب الی من ان یرثنی رجل من ھوازن"①

اور تقسیم شروع ہوگئی:

جس میں رسالت مآبؐ نے تساوی کے بجائے ترجیح پر عمل فرمایا اور ترجیح میں بھی متذکرۃ الصدر اقسام ثلاثہ: (مومنین، نو واردانِ اسلام کافر مخلص) میں سے قسم اول مومنین مخلصین انصار و مہاجرین کے بجائے قسم دوم نو مسلم اور قسم سوم کافر مطلق سے ابتدا ہوئی اور ترجیح انہیں دونوں قسموں (نو مسلم اور کافر) پر ختم ہوگئی۔ حدیبیہ کے متشابہات کی مانند یہ بھی ایک "تشابہ" تھا جیسا کہ اس عنوان کے آخر میں انصار مدینہ کی شکایت کے تذکرہ میں اس ترجیح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کرم اور حکیمانہ فراست کے انداز دیکھئے۔②

۱۔ ابوسفیان بن حربؓ کو یک صد شتر اور ۴۰ اوقیہ چاندی عطا فرمائی ابوسفیانؓ اپنی بیوی ہند بنت عتبہ کے قول کے مطابق "رجل مسیک" (انجل) تھے (مگر کسی فرد کا ایسا وصف عقیدہ کے منافی نہیں ہوسکتا۔

① اصابہ ج۳ ص ۲٤١ نمبر ٤٠٦٨

② تساوی یہ نہیں ہے کہ ہر پیدل اور سوار برابر برابر حصہ دیا جائے بلکہ پیدل: ایک حصہ سوار: ۳ حصہ: م:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیانؓ نے بلا وقفہ عرض کیا:

ابوسفیانؓ : یارسول اللہؐ! میرے فرزند یزید کو بھی عنایت فرمایئے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست وحکمت میں یہ بات بھی صحابہ رسول سے منقول ہے کہ رسالت مآبؐ سوال رد نہ فرماتے۔ اگر امیر و مصلح میں یہ وصف نہ ہوتو آیہ ﴿رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا﴾ (۲:۱۱۰) کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتی۔

رسول اللہؐ نے یزید بن ابوسفیانؓ کو ایک سو اونٹ اور ۴۰ اوقیہ چاندی عنایت فرمائی ابوسفیان پھر بے قابو ہو گئے' ان کے دوسرے فرزند معاویہ (امیر) بھی شریک غزوہ تھے اب ان کے لئے سفارش پیش کی۔

آنحضرتؐ نے معاویہ ابن ابوسفیان کو بھی اسی مقدار میں اونٹ اور چاندی......!

ان معنوں میں کہا جا سکتا ہے کہ ابوسفیان نے ابتدا سے لے کر آخر تک جو کچھ رسول اللہؐ کی مخالفت میں خرچ کیا ہوگا وہ رسالت مآبؐ ہی کے ذریعے واپس لے لیا۔ مگر یہ امور دین اور ایمان کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتے۔

اب!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازخود مندرجہ ذیل طلقائے مکہ (مکہ کے وہ مجرم جنہیں سزا دیئے بغیر آزاد چھوڑ دیا گیا) کو نام بنام یاد فرمایا اور ہر ایک کو ایک سو شتر عطا فرمائے۔

۱۔ حکیم ابن حزام۔ یہ ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے برادر زادہ بھی تھے۔ قریشی: انہیں دو صد شتر عطا ہوئے۔

حکیم کو دوسرا سینکڑہ عطا فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے رسالت مآبؐ کے والد سیدنا عبداللہ کی دیت میں یک صد شتر عبدالمطلب کی خدمت میں پیش کئے تھے۔

"واعقل حین اراد عبدالمطلب ان یذبح عبداللہ ابنہ" ①

① اصابہ ج۲ ص ۳۲ نمبر ۱۷۹۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نضر بن حارث بن علقمہ بن کلاۃ بن عبدالدار (اور عبدالدار قرشی ہیں) کو یک صد شتر، یہ داخلہ مکہ کے واجب القتل مجرموں میں سے تھے (ذرا اور وضاحت کے ساتھ ان کا تذکرہ ص پر منقول ہے۔ ①

۳۔ عباس بن مرواس اسلمی کو یک صد شتر۔ ②

۴۔ قیس بن عدی کو بھی ایک سو۔ ③

۵۔ سہیل بن عمرو وکیل حدیبیہ کو اسی قدر اور یہ بھی قرشی ہیں۔ ④

۶۔ حویطب بن عبدالعزیٰ کو اسی تعداد میں اور یہ بھی قرشی ہیں۔ ⑤

۷۔ علاء بن حارثہ ثقفی (طائفی) کو ۵۰ شتر۔ ⑥

تیسری قسم میں (کافر) صفوان بن امیہ ہیں ان کو بھی یک صد شتر عطا ہوئے۔

ان کے بعد جب قسم اول یعنی قدیم یاران انصار و مہاجرین کی نوبت آئی تو ہر ایک کو اس کے حصہ رسدی کے مطابق عطا ہوا۔

ا: پیدل کو ایک حصہ: ۴۰ شتر اور ۴۰ بکری۔

۲: سوار کو ۳ حصہ: ۱۲ شتر اور ۱۲۰ بکری۔

تقسیم اموال اور ان میں سے خمس رسول سب کے سب ایک ہی وقفہ میں ختم مذکورۃ الصدر افراد از ابوسفیان تا بہ علا بن حارثہ کے لئے رسالت مآبؐ کے دست کرم کی وسعت پر انصار مدینہ میں بعض حضرات کی زبان پر یہ جملے آ گئے۔

"خدا اپنے رسول کو ... ف فرمائے"

---

① اصابہ ج۶ ص ۲۳۶ نمبر ۸۷۰۵ در تذکرہ نضر بن الحارث

② اصابہ ج ٤ ص ۳۱ نمبر ٤٥٠٢

③ اصابہ ج۵ ص ۲٦۱ نمبر ۷۲۰۲

④ ایضاً اصابہ وغیرہ

⑤ اصابہ ج۲ ص ٤٨ نمبر ۱۸۷۸

⑥ زادالمعاد ج۱ ص ٤٤٨

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ تلواریں ہماری دشمن کے خون میں تیرتی رہیں اور رسولِ خداؐ نے اپنے برادران قریش کو مالا مال فرما دیا۔

”یغفر الله لرسول یعطی قریشا و یترکنا و سیوفنا تقطر من دمائهم“

۲۔ مصیبت کے وقت انصار اور غنیمت کے موقع پر دوسرے۔ ①

”اذ کانت شدیدة فنحن ندعیٰ و یعطی الغنیمة غیرنا“

شدہ شدہ یہ خبر رسول اللہؐ کو بھی پہنچ گئی۔ اس کے مخبر حضرت سعد بن عبادہ انصاری خزرجی ہیں (زاد المعاد) آنحضرتؐ نے فرمایا:

”انصار کو خیمے میں جمع کرو۔“

(و لم یدع معهم غیرهم)

اس جلسے کی شرکت کے لئے غیر انصار میں سے جو اصحاب تشریف لائے انہیں واپس کر دیا گیا۔ ②

رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضرین کے جمع ہونے کی اطلاع پیش ہوئی آپ تشریف لائے خطبہ ارشاد فرمایا اور انصار سے مخاطب ہو کر فرمایا:

رسولِ خداؐ: اے یارانِ انصار! آپ حضرات کی جانب سے جو چیز سننے میں آئی ہے وہ صحیح ہے؟

انصار کے سربرآوردہ:

یا رسول اللہؐ! ایسا ہی ہوا مگر یہ کلمے ہمارے نوجوان کی زبان سے نکلے ہیں۔

سربرآوردہ حضرات میں سے کسی کی زبان پر ایک حرف نہیں آیا۔

رسولِ خداؐ: اے انصار! افسوس ہے کل تک تم کس گمراہی میں مبتلا تھے میری بدولت تمہیں

---

① بخاری کتاب المغازی باب، ص ٥٦

② زاد المعاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہدایت نصیب ہوئی صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے تھے لیکن میرے صدقے میں باہم بھائی بھائی بن گئے تم سب نان شبینہ کو محتاج تھے مگر میری امداد سے تم دوسروں کی منت سے بچ گئے۔

رسولِ خداؐ کے ہر ایک جملہ پر انصار بہ یک زبان کہتے ''واقعی ہم پر خدا اور رسولؐ کے بے حد احسان ہیں۔''

اب رسالت مآبؐ نے انصار کے اس اقرار کو ان کے استخفاف وکمتری پر محمول کیا۔

رسالت مآبؐ : اے یارانِ انصار! ''رسول اللہؐ'' پر بھی تو تمہارے احسان ہیں تم ان کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟

انصار : یارسول اللہؐ! ہمارا آپ پر کون سا احسان ہے جو ہم دہرائیں بلکہ ہم خدا اور رسولؐ کے ممنونِ کرم ہیں۔ ①

رسولِ خداؐ نے خود پر ان کے احسان کی تلقین (انہیں) کس انداز سے فرمائی۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

فرمایا: بخدا! اگر میرے احسانات کے جواب میں یہ کہو تو مجھے بھی اس کی تصدیق سے انکار نہ ہوگا۔

''یارسول اللہ! جب آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تو ہم آپ پر ایمان لائے۔ قریش نے آپ کو وطن سے نکالا تو ہم نے آپ کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کر دیئے۔ آپ بے یار و مددگار مدینہ تشریف لائے تو ہم نے آپ پر جان نثار کرنا اپنے لئے فخر سمجھا۔''

انصار کا جواب: یارسول اللہؐ! ہم یہ باتیں کس طرح زبان پر لا سکتے ہیں جب کہ آپ کی بدولت ہم ہدایت یاب ہوئے واللہ! ہم خدا اور رسولؐ کے احسانات سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

رسولِ خداؐ : اب سنئے! میں نے دوسروں کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ وہ (نوارد) دل وجان

① بخاری کتاب المغازی غزوۂ حنین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے اسلام پر متوجہ ہو سکیں۔

"لیکن اے یارانِ انصار! میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کیا آپ لوگوں کو پسند نہیں کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے ہوئے بکریاں اور اونٹ اپنے ہمراہ لے کر جائیں اور تم اپنے ہمراہ رسول اللہؐ کو لئے ہوئے ہو۔

آپ لوگوں سے میرے دلی تعلق کا یہ عالم ہے کہ اگر میرے رفقاء ہموار اور کھلی راہوں پر چلیں اور انصار پہاڑوں کی خاردار پگڈنڈیوں پر گامزن ہوں تو میں انصار کی رفاقت کو ترجیح دوں گا۔ اگر ہجرت کا اجر نہ ہوتا تو میں خود کو مہاجر کہلانے کے بجائے انصاری کہلانا پسند کرتا۔

دوستو! میں کیا کہہ رہا ہوں غور سے سنئے۔

"مسلمانوں میں انصار مدینہ کی مثال شعار کی ہے اور دوسروں کی نظیر وثار کے مانند ہے۔" ①

"یا اللہ! انصار ان کے بیٹوں اور پوتوں سب پر اپنی رحمت نازل فرمائیو۔"

تمام مجمع کی آنکھوں میں آنسوؤں کے تار بندھ گئے اور زبان پر "ہم رسولِ خداؐ کی تقسیم پر دل سے رضا مند ہیں۔" ②

جاری ہوا۔

"رضينا برسول الله صلى الله عليه وسلم قسما و حظا"

❁ ❁ ❁

---

① ہر دوہرے کپڑے کا اوپری پرت شعار ہے اور نیچے کا پرت وثار ہے۔

② زاد المعاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بی بی شیما بنتِ سیدہ حلیمہ سعدیہؓ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رسولِ خداؐ کی رضاعی والدہ ہیں اور بی بی شیما ان کی صاحبزادی' ان کا تعلق قبیلہ ہوازن سے تھا جو حنین میں رسولِ خداؐ کے خلاف معرکہ آرا ہوئے۔ ہوازن اپنے زن و بچہ تک اس جنگ میں ہمراہ لے آئے اور شکست پر سب اسیر کر لئے گئے ان میں بی بی شیما بھی تھیں' جنہوں نے اپنا مقدمہ از خود رسولِ خداؐ کے سامنے پیش کیا۔

شیما : میں آپ کی رضاعی بہن حلیمہ سعدیہ کی دختر شیما ہوں۔

رسول اللہؐ : تم بی بی حلیمہ کی دختر ہو اس کی شہادت؟

شیما : میری والدہ آپ کو دودھ پلاتیں اور میں آپ کو کھلاتی تھی اس روز آپ کو اپنی پشت پر اٹھا رکھا تھا کہ آپ نے میری پیٹھ میں کاٹ لیا جس کا داغ اب تک موجود ہے اور بی بی نے قمیص کا دامن ہٹا کر وہ داغ دکھا دیا۔

رسولِ خداؐ : (زمین پر ردائے مبارک پھیلا کر) اس ''فرش پر بیٹھ جایئے۔ اگر میرے پاس رہنا منظور ہو تو میں آپ کا بھائی ہی ہوں آپ کی توقیر میں فرق نہ آنے دوں گا اور اگر اپنے قبیلہ میں جانا پسند ہو تو آپ اس کی بھی مختار ہیں۔

شیما : اے برادر گرامی! میری کچھ مدد فرمادیجئے۔

رسولِ خداؐ : کیوں نہیں؟ ایک کنیز اور غلام حاضر ہیں اور بھیڑ بکریوں کا یہ ریوڑ۔

بی بی شیما جو اپنی قوم کی اعانت کے لئے آئی تھیں۔

۱۔ رستگاری اور

۲۔ مالی سرپرستی پر اس قدر متاثر ہوئیں کہ اسی لمحے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ ①

① اصابه ابن حجر كتاب النساء نمبر ٦٣٠

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حلیمہ سعدیہ بھی اسی معرکہ میں گرفتار ہوئیں اور رسول خداؐ نے ان کے لئے بھی ردائے مبارک کا فرش بچھا دیا۔ ①

❀ ❀ ❀

① اصابه كتاب النساء نمبر ٢٩٧

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

متفرق

دختر حاتم طائی

مسلمانوں کے خلاف فتنوں کا سب سے بڑا دھارا قریش مکہ کی جانب سے بہہ رہا تھا مگر مکہ پر حملہ کے وقت اسلام کی ایسی ہیبت چھائی کہ مخالفین کو آنکھ اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی قریش کا مزاج درست ہو جانے کے بعد رسول اللہؐ نے چھوٹے دشمنوں سے نجات کی تدبیریں اختیار کیں' ابھی تک عرب اور یمن میں گھر گھر کی بادشاہت تھی۔

یمن کے ایک علاقہ میں مشہور سخاوت پیشہ حاتم کے فرزند عدی وقت کے سلطان بنے بیٹھے تھے' انہوں نے قریش کے فتح ہو جانے کا حال سنا تو اپنی حفاظت کا نیا راستہ اختیار کیا۔ بادشاہی اور ملک سے دست برداری کی صورت میں توحید اور شرک کے درمیان سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ موحد اصول کے لئے کوشش کرتا ہے اگرچہ میدان جنگ ہی کی محنت شاقہ کیوں نہ برداشت کرنا پڑے۔ مشرک صرف مادیت پر قابض رہنے کے لئے جان لڑاتا ہے اس کے معبود بھی تو آخر مادی ہی ہیں۔

حاتم کے نورنظر بڑے دوراندیش تھے ہوش سنبھالا تو سطوت و حکومت دونوں ان کے گھر کی باج گذار تھیں مگر مادہ پرستی جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو دوراندیشی غائب ہو جاتی ہے' وہ اپنی ریاست کے سب سے بڑے بت ''صنم'' کے طفیل اعلیت منصب پر فائز تھے مگر اب ان کے صنم ہی کے سر پر شامت کھیل رہی تھی۔ انہوں نے مادی معبود کے ساتھ اپنے وطن حتیٰ کہ ماں جائی بہن تک سے منہ موڑ کر شام میں اپنی مسیحی برادری کے ساتھ آباد ہو جانے کا ارادہ کر لیا اور اپنے غلام سے قبالہ لکھا لیا کہ وہ برق رفتار سانڈنیاں تیار رکھے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جونہی لشکر اسلامی کی خبر سنے مجھے اطلاع کر دے۔

مسلمانوں کو ان سے تعرض تو نہ تھا مگر ان لوگوں نے ''طے'' نامی بت کو کعبہ ایماں بنا رکھا تھا جس کی زیارت وسلام وطواف کے لئے دور دور سے لوگ آتے۔ رسولِ خداؐ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے ماتحت پچاس مجاہدین کا دستہ بھیجا۔

اس موقع پر ہر سوار کے پاس ایک اونٹ تھا۔ غزوۂ بدر کے خلاف جس میں ۳۰۳ غازیوں کے پاس صرف ۹ سواریاں تھیں، اس یلغار میں اسلام کی فتح ہوئی اور عدی کی بہن بی بی سفاہہ اسیر ہو کر مدینے لائی گئیں یہ واقعہ انہیں بی بی سے متعلق ہے۔ ①

رسول اکرمؐ کا دستور تھا کہ جب اسیروں کی پیشی ہوتی تو بہ نفس نفیس ان سے گفتگو فرماتے مبادا انہیں کوئی تکلیف ہو تو تدارک کیا جائے۔ پہلے روز کی پیشی پر بی بی نے دور سے پکار کر کہا:

> ''اے محمد! اس بے کس بوڑھی عورت پر رحم کیجئے جس کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے اور اس کا نگراں اپنی جان چھپا کہ روپوش ہو گیا (ان کا منشا اپنے بھائی عدی سے تھا جو مسلمانوں کے خوف سے وطن چھوڑ کر شام میں آباد ہو گئے) میں بڑھاپے کی وجہ سے کسی کی کنیز بن کر اپنے آقا کا کام کاج بھی تو نہ کر سکوں گی۔''

رسولِ خداؐ: کون نگران تھا تمہارا؟

میرا نگران عدی بن حاتم تھا میں اس کی حقیقی بہن ہوں۔

رسولِ خداؐ: وہی عدی جو خدا اور رسول کا باغی ہے؟

جی ہاں وہی۔

اور رسولِ خداؐ تشریف لے گئے۔

---

① زادالمعاد ابن القیم ج۱ ص ٤٦٥ فی ذکر سریۃ علی ابن ابی طالب۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرے روز بھی یہی مکالمہ ہوا اور آج بھی آنحضرتؐ کوئی فیصلہ کئے بغیر تشریف لے گئے تیسرے روز جب آنحضرتؐ کی مشایعت میں ایک اور صاحب بھی تھے۔۔۔ بی بی کو اپنا معاملہ پیش کرنے کا اشارہ کیا (یہ ابن ابی طالب تھے)

رسولِ خداؐ : تمہیں رہا کر دیا گیا ہے مگر وطن جانے کے لئے اس وقت تک توقف کیجئے جب تک یمن (ان کا دیس ہے) جانے والا معتبر آدمی نہ مل سکے۔

اتنے میں قبیلہ بلی یا قضاعہ کا وفد مدینے آیا آنحضرتؐ نے بی بی کے مرتبے کے مطابق سواری اور زادراہ عنایت فرما کر انہیں قافلے کے ہمراہ کر دیا جہاں وہ اپنے بھائی عدی کے پاس پہنچیں اور ان کا واقعہ ص...... پر ملاحظہ فرمائیے۔

فرزند عدی حاتم' عدی

عرب کے مشہور سخی حاتم کے فرزند اپنے فرار کی تفصیل خود بیان کرتے ہوئے انہیں کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

"رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے اور نزدیک و دور کے لوگ اسلام قبول کرنے لگے مگر مجھے اپنے دین (مسیحی) کی صداقت پر پورا یقین تھا۔ ادھر رسول اللہؐ کی فتوحات کی وسعت نے میرے دل میں اپنی وجاہت اور مذہبیت دونوں کے متعلق خطرات بڑھا دیئے۔" ①

اسی دوران میں نے رسول اللہؐ کی اپنے متعلق یہ پیشین گوئی سنی کہ ایک نہ ایک دن عدی بن حاتم کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں سہم گیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ آٹھوں پہر میرے اہل وعیال کے قریب رہے گھوڑوں پر زین کسی رہے اور جونہی اسلامی لشکر کی آمد کی خبر سنے فوراً مجھے آگاہ کر دے۔ ایک صبح کو اچانک غلام حاضر ہوا اور عرض کیا: آقا! آپ

① اصابہ ابن حجر ج ٤ نمبر درتذکرہ عدی بن حاتم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیا کر رہے ہیں؟ محمد کا لشکر بڑھتا چلا آ رہا ہے گھوڑے کسے کسائے تیار تھے۔ میں نے تمام اہل و عیال کو سمیٹا اور شام کی راہ لی جو میرے ہم مشرب عیسائیوں کا ملک تھا اور ''جوشیہ'' (بستی) میں قیام کر لیا۔

لیکن گھر سے روانگی کے وقت میری بہن بچھڑ گئی تھی جو اسی لشکر کے ہاتھوں گرفتار ہو گئی جس کے خوف سے میں فرار ہوا تھا۔ مسلمان اسے اسیر کر کے مدینے لے گئے۔ ①

''اب ہم مستقل طور سے ''جوشیہ'' میں آباد ہو گئے چند روز بعد ایک اونٹنی ہمارے گھر کے آگے آ کر رکی محمل میں پردہ نشین خاتون فروکش تھی مجھے خیال آیا میری ہمشیرہ نہ ہوں مگر انہیں تو مسلمان اسیر کر کے لے گئے ہیں آئیں بھی تو ایسے شاہانہ کروفر سے کیسے آ سکتی ہیں؟ محمل کا پردہ اٹھا اور یہ جملے میرے کان میں پڑے ''ظالم! قاطع رحم! تف ہے تجھ پر! حاتم کی بیٹی کو یکہ و تنہا چھوڑ کر چلا آیا اور اپنی اولاد کو چھاتی سے چمٹائے بیٹھا ہے۔''

میں: جان برادر! خدارا بدشگونی کے کلمے زبان پر نہ لایئے میں واقعی قصوروار ہوں۔

بہن دانش مند تھیں میرے الحاح سے ان کی زبان پر مہر لگ گئی۔

سواری سے اتریں ذرا دیر آرام کر چکیں تو میں نے پوچھا: وہ کیسا آدمی ہے؟ (یعنی خیر البشرؐ)

اس کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ اگر نبی ہے تو یہ سبقت تمہارے لئے سرخ روئی کا باعث ہو گی اور اگر محض بادشاہ ہے تو تمہارا تقدم تمہاری قدر و منزلت کا وسیلہ ہو گا۔ وہ تمہیں یمن کا گورنر تو بنا ہی دے گا۔

عدی فرماتے ہیں کہاں وہ عالم کہ میں اسلامی لشکر کی افواہ سن کر وطن سے روپوش ہو گیا اور کہاں یہ ذوق و شوق کہ اپنی بہن کی زبان سے یہ کلمے سنتے ہی گھوڑے پر زین کسی اور مدینہ کی راہ لی وہاں میں جدھر ہو کر نکلا ہر دیکھنے والے نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے

---

① عدی کی ہمشیرہ کا مکالمہ ص ۲۲۳ پر نقل ہو چکا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہا: ارے یہ تو عدی بن حاتم ہے۔

مگر کسی مسلمان نے میری طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھا مجھے علم تھا کہ رسولِ خداؐ وقت کا بیشتر حصہ مسجد میں گذارتے ہیں میں نے اپنے طریق پر سلام کیا۔

فرمایا: آپ کون ہیں؟

میں : حاتم کا فرزند عدی ہوں۔

میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مسجد سے دولت خانے کی طرف روانہ ہوئے اس مختصر راستے میں پہلے ایک بی بی پھر ایک نوعمر لڑکے نے آپ کو روک لیا اور جب تک دونوں نے ازخود گفتگو ختم نہ کی ان کی سنتے رہے اور موقع محل پر جواب دیتے گئے۔

عدی کا بیان ہے: میں ایک طرف دم بخود کھڑا ہو گیا حیرانی تھی کہ اگر بادشاہ ہوتے تو راہ چلتوں سے یہ اعتنا نہ فرماتے...... مجھے دولت کدہ میں لے گئے یہاں چمڑے کا ایک ہی آسن تھا جو میرے لئے بچھا دیا گیا۔ میرا اصرار تھا آپ آسن پر تشریف رکھیں مگر رسولِ خداؐ میرے لئے مصر تھے۔ مجھے یوں تواضع قبول کرنی ہی پڑی...... اس موقع پر پھر وہی خیال ذہن میں ابھر آیا کہ اگر یہ بادشاہ ہوتے تو نشست میں دوسرے شخص کو ترجیح نہ دیتے۔

www.KitaboSunnat.com

باقاعدہ مکالمہ:

رسولِ خداؐ : اے عدی! تم آج تک اس دین سے منہ چھپاتے رہے ہو جو ہر قدم پر سلامتی کا ضامن ہے۔

میں : میرے مذہب میں بھی تو یہ ضمانت موجود ہے۔ (عدی عیسائی تھے)

رسولِ خداؐ : میں تمہارے دین کو تم سے بہتر سمجھتا ہوں۔ اے عدی! کیا تم اپنی قوم کے سربراہ نہیں؟

میں : بے شک میں اپنی قوم کا سربراہ ہوں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خداؐ : کیا تم اپنے ماتحتوں سے پیداوار میں ''چوتھ'' وصول نہیں کرتے۔

میں : جی ہاں! میں اپنے ملک کی پیداوار کا ۱/۴ حصہ وصول لیتا ہوں۔

رسولِ خداؐ : دینِ عیسوی میں ''چوتھ'' جائز ہے؟

عدی فرماتے ہیں اس سوال کا مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا دماغ میں پھر وہی تصور آنا شروع ہوا۔ واقعی یہ صاحب خدا کے فرستادہ ہیں جو ایسے باریک مسائل سے آگاہ ہیں۔

رسولِ خداؐ : عدی! تم اس خیال میں ہو کہ مسلمان اسی طرح فلاکت زدہ رہیں گے اور ان کے دشمن ہمیشہ طاقتور اور سیم وزر سے مالا مال۔

تمہارے دیکھتے دیکھتے انہیں مسلمانوں کے ہاتھ سے کسریٰ ایران کی سطوت پارہ پارہ ہو جائے گی۔

عدی فرماتے ہیں جس لشکر کے ہاتھوں ایران کی دولت تباہ ہوئی میں خود اس لشکر میں تھا جہاں سے جواہرات کے انبار مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔

رسولِ خداؐ : اور بابل کا قصرِ ابیض چشم زدن میں مسلمانوں کے فرودگاہ بننے کو ہے۔

عدی فرماتے ہیں اور بابل کا یہ انقلاب بھی میں نے ان آنکھوں سے دیکھا۔

رسولِ خداؐ : تم نے حیرہ بھی دیکھا ہے؟ (ایران اور مسیحی شام کا درمیانی علاقہ)

میں : حیرہ کے متعلق سنا تو ہے وہاں جانے کا موقع نہیں ملا۔

رسولِ خداؐ : اے عدی! وہ ساعت آنے کو ہے جب ایک محمل نشین قادسیہ سے تنہا نکل کر بیت اللہ کی زیارت سے لوٹے گی اور کوئی شخص اس کے محمل کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ (قادسیہ حیرہ سے متصل ہے)

عدی فرماتے ہیں:

بعینہ ایک محمل نشین کو دیکھا جو قادسیہ سے تنہا حج کر کے اپنے وطن کی طرف واپس لوٹ رہی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت عدی بن حاتم مسلمان ہو کر واپس تشریف لے گئے اور جب تک زندہ رہے اسلام کی ترویج و حفاظت میں منہمک رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ارتداد کی جو رو پھیلی اس میں عدی نے بہت کام کیا۔ (جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مکالمہ

حضرت ابوذرؓ کی زبان سے اپنے غلام ابومرادح کے لئے ایسا کلمہ نکل گیا جس سے ان کی ماں کی تحقیر ہوتی تھی۔

تاریخ میں یہ جملہ ''اے کالی کلوٹی عورت کے پوت'' درج ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو ابوذرؓ سے فرمایا:

''تم اپنے غلام کی ماں کا عیب نکالنے والے کون؟ ابھی تک جاہلیت کا غرور دماغ سے نہیں نکلا۔''

سنو! یہ غلام ہی سہی لیکن ہے تو انسان اور تمام انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں غنیمت سمجھو کہ وہ تم سے خدمت لینے کے بجائے تمہاری چاکری کرتے ہیں۔ میں غلاموں کے لئے قانون وضع کئے دیتا ہوں کہ ان کے آقا جیسا لباس خود پہنیں غلاموں کو بھی ویسا ہی پہنائیں' کھانے میں بھی مساوات ہو ان کی ہمت سے زیادہ خدمت بھی ان سے نہ لی جائے ورنہ آقا بھی ان کا ہاتھ بٹائیں۔''

ابوذرؓ نے یہ واقعہ اس وقت بیان کیا جب وہ مدینے سے تین منزل ربذہ نام وادی میں بحکم خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ تشریف فرما تھے۔

ابوذرؓ پر رسولِ خداؐ کی تہدید کا نظر بندی میں بھی اثر تھا کہ آقا اور غلام ایک قسم کے حلے پہنے ہوئے تھے۔ ①

---

① بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاھلیة

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ واقعہ خود ابوذرؓ کی زبان سے بخاری میں نقل ہے۔

اسود الراعی

خیبر کا محاصرہ جاری تھا کہ ایک چرواہا از خود رسالت پناہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا یا رسول اللہ! ''مجھے اسلام کے ضروری مسائل تعلیم فرمایئے۔'' (انبیاء کی تشریف آوری کا مقصد ہی اسلام ہے) اس شخص کا نام اسود اور لقب راعی تھا۔

تلقین اسلام کے بعد جب اسود نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تو ان کے سامنے دو منزلیں تھیں۔

۱۔ اپنی نگرانی کا ریوڑ اس کے مالک کے حوالے کرنا جو قلعہ بند تھا۔

۲۔ مسلمانوں سے مل کر لڑائی میں شرکت...... مگر اس ریوڑ کو کیا کریں؟ بکریوں کا مالک قلعہ بند بیٹھا تھا۔ (یہ مالک یہودی تھا اور خیبر میں صرف یہودی آباد تھے)

رسولِ خداؐ : بکریاں جہاں سے ہانک کر لائے ہو اسی سمت ان کا رخ پھیر دو وہ خود بخود اپنے باڑے میں پہنچ جائیں گی۔

اسود نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا کہ مٹھی میں کنکریاں لیں اور ریوڑ پر پھینکتے ہوئے کہا:

''اب میں تمہاری چوپانی نہیں کر سکتا اپنے مالک کے ہاں چلی جاؤ۔''

اس آواز کی تاثیر کو کیا کہیئے جیسے گلے پر کوئی دوسرا چوپان تعینات ہو گیا اور قلعے کی طرف ہانکے لئے جا رہا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے بکریاں قلعہ کی دیوار کے نیچے پہنچ گئیں جہاں ان کا باڑہ تھا اسود امانت سے سبکدوش ہوتے ہی مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو گئے اور اپنے بھائیوں کے دوش بدوش دادِ شجاعت دینے لگے۔ تھوڑی دیر بعد دشمن کے پتھر سے شہید ہو گئے۔ یہ دوسرے مسلمان ہیں جنھوں نے ایک نماز ادا نہ کی مگر رسولِ خداؐ نے ان کی نجات

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وقبولیت کا بشدت اعتراف فرمایا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب رسول اللہؐ کے سامنے اسود کی لاش رکھی گئی تو آپ نے جیسے شرم وحیا کی حالت میں منہ دوسری طرف کرلیا اور ایک لمحہ کے بعد جب پھر لاش کی طرف متوجہ ہوئے تو عرض کیا گیا ''یا حضرت! منہ پھیر لینے کا کیا سبب تھا؟ آپ کو اسود کی لاش سے حیا کیوں آئی؟''

رسولِ خداؐ: اس وقت اسود کی لاش کے ساتھ دو ''حورعین'' ان کی منکوحہ بیویوں کے بدل میں موجود تھیں۔ ①

نوٹ۔ مبادا کوئی صاحب مومن اور حورعین کے نجوگ پر برافروختہ ہوکر روایت وحدیث سے دامن جھٹک لیں ایسے حضرات پر واضح رہنا چاہئے کہ خود قرآن مجید میں بھی مومن اور حورعین کے نکاح پر بھی دو آیتیں موجود ہیں۔

۱: ﴿ و كذلك زوجنهم بحور عين ﴾ (۴۴:۵۴)

۲: ﴿ و زوجنهم بحور عين ﴾ (۵۲:۲۰)

ثمامہ بن اثال حنفی

علاء بن حضرمی رسول اللہؐ کی طرف سے داعی کی حیثیت سے بحرین کے رئیس منذر بن ساوی کے ہاں گئے واپسی پر انہیں نجدی قبیلے ''حنیفہ'' کے سرکش ثمامہ بن اثال نے رسولِ خداؐ کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے گرفتار کرلیا اور علاء سے پوچھا کہ محمدؐ آپ کے داعی ہیں؟

انہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا:

ہاں میں خدا کے رسول محمدؐ ہی کا داعی ہوں۔

ثمامہ رسولِ خداؐ کو بھی قتل کرنے کا تہیہ کئے بیٹھا تھا اس کے چچا عامر بن سلمہ نے سنا

① سیرۃ ابن ہشام جلد دوم در تذکرہ اسود الراعی بضمن غزوۂ خیبر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تو کہا:

صاحبزادے! یہ جانیں اوران کا کام۔ان لوگوں سے تعرض کرنا سودمند نہیں اس پر ثمامہ نے علاء کو رہا کر دیا۔

رسول اللہؐ نے یہ واقعہ سنا تو

۱: عامر کے لئے دعائے خیر کی۔

۲: علاء بن حضرمی کی مانند ثمامہ کے گرفتار ہو کر اپنے سامنے آنے کی بھی دعا مانگی۔①

عامر مسلمان ہو گئے اور ثمامہ مسلمانوں ہی کے ایک گشتی دستے کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مدینہ لائے گئے مگر کوئی شخص انہیں شناخت نہ کر سکا۔

رسولِ خداؐ مسجد میں تشریف لائے اور انہیں ستون سے بندھا ہوا دیکھ کر فرمایا:

''یہ تو ثمامہ بن اثال ہیں ان کی مشکیں کھول دی جائیں'' پہلے ان کے لئے کھانا منگوایا اور پھر فرمایا:

رسولِ خداؐ : ثمامہ! آج تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے؟

ثمامہ : مجھے آپ کی ذات سے حسن سلوک کی توقع ہے۔اے محمد! اگر آپ فدیہ چاہیں تو جو رقم مطلوب ہو پیش کی جا سکتی ہے۔

اگر قتل کرانا منظور ہو تو بلاشبہ میں مباح الدم (واجب القتل ہوں) اور اگر رہا کر دیں تو آپ بڑے رحیم و کریم ہیں۔

رسول اللہؐ نے سنا اوران کی نگرانی کی تاکید فرما کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔

دوسرا روز:

آج ثمامہ کو پھر پیش کیا گیا:

① مسلم، کتاب الجہاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خداؐ : اے ثمامہ! تمہیں مجھ سے کیا توقع ہے؟

ثمامہ نے کل کی تینوں باتیں بعینہ دہرا دیں۔

ا: فدیہ حاضر ہوسکتا ہے۔

۲: میں واقعی واجب القتل ہوں۔

۳: آپ مجھے یوں بھی رہا کر دیں تو آپ کے رحم وکرم سے بعید نہیں۔

رسول اللہؐ نے سنا اور کل کی طرح آج بھی نگرانی کا حکم فرما کر دولت کدہ پر تشریف لے گئے۔

تیسرا روز:

آج پھر ثمامہ کی پیشی ہوئی۔

رسولِ خداؐ : اے ثمامہ! تمہیں مجھ سے کیا امید ہے؟

ثمامہ نے کل اور پرسوں کی تینوں باتیں (فدیہ، قتل، رحم) پیش کر دیں۔

رسولِ خدا کا فیصلہ:

فرمایا : ثمامہ کو کسی فدیہ کے بغیر رہا کر دیا جائے۔

یہ واقعہ خود ثمامہ ہی بیان کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔

میں مسجد نبویؐ سے باہر نکلا اور بقیع کے چشمے میں غسل وطہارت لباس کے بعد خود بخود مسجد میں لوٹ آیا۔ رسولِ خداؐ تشریف فرما تھے میں پہلے کی مانند سامنے جا بیٹھا۔

ثمامہ : اے محمدؐ! بخدا ذرا دیر پہلے تک میری نظر میں نہ آپ کے چہرے سے زیادہ بدنما کوئی اور چہرہ تھا نہ آپ کے دین سے زیادہ برا کوئی دین۔ آج مدینے سے زیادہ پر بہار بستی دنیا میں نظر نہیں آتی: اشهدان لا اله الا الله و اشهدان محمد رسول الله۔"①

---

① صحیح مسلم ج۲ ص ۹۳ کتاب الجهاد والسیر باب ربط الاسیر، حبسه، و جواز المن علیه

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

دوستو! اسلام اسی تلوار سے پھیلا ہے۔

حضرت ثمامہ گھر سے عمرہ (حج) کے لئے نکلے تھے...... عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں عمرہ کی نیت سے نکلا تھا کہ آپ کے لشکریوں نے مجھے گرفتار کر لیا میں اپنا عمرہ مکمل کر سکتا ہوں فرمایا کیوں نہیں۔

ثمامہ مکہ میں پہنچے تو اسلام کی وجہ سے معتوب قرار پائے آدمی جی دار تھے، قریش سے برملا فرما دیا اگر میرا بال بیکا ہوا تو یمامہ سے غلہ کا ایک دانہ مکہ میں نہ آنے پائے گا۔ قریش نے یہ سن کر باعزت طریقہ سے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔

نافع

ایک سفر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ۴ سو کی تعداد میں لشکری تھے پڑاؤ ایسی جگہ ہوا جہاں کوسوں پانی کا نشان نہ تھا۔ لشکری پیاس کی شدت سے گھبرا اٹھے کہیں سے ایک بکری پر نظر پڑی یہ چلتی چلاتی رسول اللہؐ کے سامنے آ کر رک گئی۔ آنحضرتؐ نے دست مبارک سے اس کا دودھ دوہا جو تمام لشکر کی پیاس میں تسکین کا سبب ہوا ایک صاحب نافع نامی سے رسولِ خداؐ نے فرمایا:

''اے نافع! اسے اپنی نگرانی میں رکھو مگر تم اس کی پاسبانی نہ کر سکو گے''

نافع فرماتے ہیں:

میں نے اسے کھونٹے سے باندھ دیا رات ہو چکی تھی میں سو گیا اور سب لشکری بھی!

صبح ہوئی تو رسی موجود تھی اور بکری غائب۔ رسول اللہؐ سے عرض کیا تو فرمایا:

اے نافع! جو اسے یہاں لایا تھا وہی اسے یہاں سے لے گیا نیند کے ماتوں کو زجرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توبیخ بے محل ہے اور سرورِ کائنات ایسے مواقع نظرانداز نہ فرماتے۔

وفد عبدالقیس سے

قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسولِ خداؐ کے حضور میں پیش ہوا اور ربیعہ بھی اسی قبیلہ کا نام ہے رسول اللہؐ نے دریافت فرمایا:

کہاں سے تشریف لانا ہوا؟

جودان (یکے از اہالیانِ افراد): ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے۔

رسولِ خداؐ : مرحبا! مرحبا!

جودان: ہمارے خطے اور مدینہ منورہ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ نامی گرامی ڈاکو ہیں جن کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آ سکتے ہیں آپ ہمارے حال کے مطابق ہمیں دین کے احکام سے مطلع فرمائیں تاکہ واپس جا کر ہم اپنے قبیلے کو بھی اس کی تلقین کر سکیں اور عنداللہ جنت کے مستحق قرار پا سکیں۔

رسولِ خداؐ : میں آپ کو چار حکموں میں امر کی تلقین کرتا ہوں اور چار میں نہی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

<u>امر کے چاروں مسئلے یہ ہیں:</u>

اول: خدائے واحد لاشریک پر ایمان لانا اور ایمان ہے کیا؟

ایمان ہے!

”کلمہ اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمدا رسول اللہ“

یہ کلمہ زبان سے کہنا اور دل پر یقین رکھنا۔

امر دوم : قیامِ صلوٰۃ وادائے زکوٰۃ۔

امر سوم : روزہ ماہ صیام۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امر چہارم : مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرنا۔

اور نہی کے چاروں مسائل یہ ہیں جن میں مندرجہ ذیل چار قسم کے برتنوں کا استعمال ترک کرنا ہوگا۔

۱۔ تو نبی۔ ۲۔ روغنی۔ ۳۔ لاکھ سے لپا ہوا۔ ۴ کاٹھ کا بنا ہوا۔ ①

''دیکھو! امر اور نہی کے یہ احکام خود ذہن نشین کرلو اور واپس لوٹ کر اپنے قریبی مسلمانوں سے بیان کر دو۔''

مکالمہ کی دوسری منزل:

عرب بذلہ گوئی میں وقت کے امام تھے جو دان نے عرض کیا:

یا رسول اللہؐ! تو بنی سے آپ کس طرح مطلع ہوئے؟

رسولِ خداؐ : میں تو بنی اور اس کے طریقہ استعمال دونوں سے مطلع ہوں۔ تو بنی ایسے ہی تو تیار ہوتی ہے کہ پہلے لکڑی کا تنا کھرچ کر گہرا کرلیا جائے بعد ازاں اس میں کھجوریں رکھ کر انہیں پانی میں ڈبو دیجئے جوش آنے پر نتھار کر پی لیجئے اور نشہ میں چور ہو کر اپنے ہی بھائی پر تلوار چلا دیجئے۔

اس مرحلہ پر وفد کے تمام ممبر ہنس دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسی کا سبب معلوم کرنا چاہا تو جو دان نے عرض کیا:

یا رسول اللہؐ! ہمارے ہاں ایسا حادثہ رونما ہو ہی چکا ہے' ایک صاحب نے اسی قسم کی نبیذ پی کر اپنے بھائی پر تلوار چلا دی جس سے اس غریب کی ٹانگ کٹ گئی۔

وہ صاحب جن کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ہمارے وفد میں موجود ہیں اور دیکھئے آپ کے حضور میں دست بستہ حاضر ہیں۔

---

① شراب کی حرمت ابھی نازل ہوئی تھی اور شراب کا ذخیرہ انہیں برتنوں میں رکھا جاتا تھا اب یہ برتن اس حکم سے متنفر ہوئے۔ (مصنف)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب مسئلہ کا دوسرا پہلو سمجھنے کے لئے عرض کیا گیا۔

یارسول اللہ! ہمارے لئے کون سے ظروف کا استعمال مباح ہے؟

فرمایاً: چمڑے کے مشکیزے۔اس کے ڈول اور کپے وغیرہ۔

جودان: بدقسمتی سے ہمارے خطے میں چوہوں کے غول پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں وہ ایسی چیزوں کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔

فرمایاً: اگر تم نگرانی رکھو گے تو ایک دفعہ کی تاخت کے بعد چوہے میدان چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔

رسولِ خداؐ کا مقصد بہر قیمت شراب اور اس کے جھوٹے برتنوں سے باز رکھنا تھا حرام چیز کی حلت کے لئے خطرہ موت کے سوا اور کوئی ایسا محرک نہیں جس کی وجہ سے حلال ہو سکے اور وہ بھی تھوڑی......! شکم سیر ہو کر نہیں جس کی دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ا۔ ''بھوک کی شدت سے موت کا خطرہ'' ①

﴿انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر و ما اھل به بغیر الله﴾(۱٦٨:۲)

:۲ ''دشمن کی طرف سے ہلاکت کا یقین'' ②

﴿الا من اکره و قلبه مطمئن بالایمان﴾(۱۰۸:۱٦)

علیؓ کی شکایت! جو خدا اور رسولؐ سے محبت فرماتے ہیں

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے فوج کے دو دستے بنائے گئے ایک دستہ پر حضرت علیؓ اور دوسرے پر جناب خالد کو امیر مقرر فرمایا۔ یمن سے کچھ شکایت آئی دستے

① خدا نے مسلمانوں پر حرام فرما دیا مردار ذبیحہ کا خون خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کی نذر نیاز مگر بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر ذرا سا کھا لینے میں گناہ نہیں۔

② جسے مجبور کر لیا جائے مگر اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھیجنے سے باغیوں کی تنبیہ مقصود تھی آنحضرتؐ نے دونوں سے تاکید فرمادی کہ لڑائی کے موقعہ پر قیادت علیؓ کریں گے اور ایسا ہی ہوا جس قلعہ پر دھاوا تھا وہ سر بھی ہو گیا۔ مال کے سوا ایک قبول صورت عورت قیدیوں میں آئی علی امیر تھے مگر خالد عورت کو اپنی خدمت میں رکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تھوڑی سی غنیمت اور علی کے خلاف چند سطریں لکھوا کر براء (نامہ سپاہی) کو مدینے بھجوایا رسولِ خداؐ نے خط پڑھوا کر سنا تو بے محل شکایت سے چہرہ مبارک پر خفگی کے آثار ابھر آئے زبان سے فرمایا:

علیؓ کی شکایت! جو خدا اور رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور خدا اور رسولؐ ان سے محبت فرماتے ہیں؟

براء کا جواب : یا رسول اللہؐ! میں تو خدا اور رسولؐ کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اس معاملہ میں میرا کیا ذمہ ہے میں صرف قاصد ہوں۔

رسولِ خداؐ براء کے جواب سے مطمئن ہو گئے۔ ①

سردار وفد عبدالقیس سے

حضرت جارود کا نام بشر بن حنش ہے ۱۰ھ میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ مدینے حاضر ہوئے اور رسولِ خداؐ سے ذیل کا مکالمہ ان کے یادگار ہے۔

جارود نے عرض کیا۔ میں عیسائی ہوں یہ مذہب چھوڑ کر آپ کے دین میں آ جاؤں تو آپ میری نجات کی ضمانت فرما سکتے ہیں؟

رسولِ خداؐ : بلاشبہ! اسلام آپ کے دین سے بہتر ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

جارود اور ان کے ہمراہی کلمہ شہادت پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کیے۔

---

① ترمذی کتاب الجہاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا سوال:

یارسول اللہ! ہماری کفالت کے لئے کچھ عنایت فرمایئے (مگر اس وقت بیت المال میں ایک حبہ نہ تھا)

فرمایا: اس لمحہ بیت المال خالی ہے۔

دوسرا سوال:

یارسول اللہ! ہمارے خطے میں لاوارث اونٹ مارے پھرتے ہیں ان پر مالکانہ قبضہ جائز ہے؟

رسولِ خداؐ: لاوارث اونٹ پر مالکانہ قبضہ دوزخ کی آگ کا مستحق ٹھہرادیتا ہے۔ ①

زندہ در گور دختر کے متعلق

ایک صاحب رسولِ خداؐ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور ذرا دیر بعد مندرجہ ذیل واقعہ عرض کیا۔

یارسول اللہ! جاہلیت میں ہم بتوں کے سامنے سرنگوں ہوتے اور غیرت جتانے کے لئے زندہ اولاد کو اپنے ہاتھ سے دفن کردیتے۔

اے نبیؐ اللہ! جب میری بچی چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کے قابل ہوگئی۔ میری غیرت میں ہیجان پیدا ہوا اور میں اسے اپنے ہمراہ آبادی سے باہر لے گیا وہاں میری ذاتی زمین میں ایک کنواں تھا دختر مجھے ابا ابا کہتی ہوئی میرے پیچھے بھاگ رہی تھی جونہی میں کنویں پر پہنچا اسے ہاتھ سے پکڑ کر کنویں میں پھینک دیا وہ اب بھی مجھے ابا ابا ہی کہتی رہی مگر میرا دل نہ پسیجا اور اس کی سانس بند ہوگئی۔

---

① زادالمعاد ج۲ ص ۲۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خداؐ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے حاضرین میں سے ایک شخص نے صاحبِ واقعہ سے فرمایا ''آپ نے رسولِ خداؐ کو مغموم کر کے کیا لیا؟''

رسولِ خداؐ: (منع کرنے والے سے) آپ انہیں زجر نہ کیجئے ان کے بیان کرنے کا کچھ مقصد ہی تو ہوگا۔

اور (صاحب واقعہ سے) فرمایا: ''پھر ایک دفعہ بیان کیجئے''

جس پر اس نے دوبارہ بیان کیا تو آنسو پلکوں سے ڈھلک کر رخساروں تک آ پہنچے اور صاحب واقعہ سے فرمایا:

''خدا کا شکر ہے کہ اس نے جاہلیت کے گناہ معاف فرما دیئے آپ لوگوں کو نئی زندگی ملی ہے حسن عمل سے آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے۔'' ①

مسلمانوں کا ناکام دستہ

واقعہ اس طرح رونما ہوا کہ سرورِ کائناتؐ کے ایک گشتی دستہ نے پہاڑ کی اوٹ سے دشمن کو دیکھا تو ان کا مورچہ محفوظ تھا اور مسلمانوں کا محاذ ایسا بے محل کہ اگر لڑائی ٹھن جائے تو ان کے نقصان میں کوئی کسر نہ رہے۔ مسلمانوں کا یہ دستہ کترا کر نکل آیا آنا تو انہیں مدینے ہی میں تھا رات کے وقت بستی میں داخل ہوئے اور صبح نمازِ فجر کے لئے مسجد میں پہنچے تو عرض کیا:

یا رسول اللہؐ! ہم دشمن کے مورچے کی مضبوطی کے باعث وہاں سے فرار کر کے نکل آئے ہیں۔ ②

رسولِ خداؐ: مجھے تمہارا حال معلوم ہو چکا ہے اے دوستو! یہ فرار نہیں بلکہ اپنی قوت بڑھانے کے لئے مقابلہ کی تیاری ہے اور میں بھی تمہاری ہی جماعت میں سے ہوں۔

① دارمی ج ۱ ص ٤ باب ما كان عليه قبل مبعث النبی صلی الله علیه وسلم

② ترمذی ابواب الجهاد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خداؐ شارح قرآن تھے اس معاملہ میں آپ کا اشارہ ذیل کی آیت کی طرف ہے:

مسلمانو! جب کافروں سے تمہارے لشکر کی مڈ بھیڑ ہو جائے تو ان کو پیٹھ نہ دکھانا اور جو شخص ایسے موقعہ پر کافروں کو پیٹھ دکھائے گا تو سمجھنا کہ وہ خدا کے غضب میں آ گیا مگر ہاں لڑائی کے لئے کنی کاٹتا ہوا یا اپنے لوگوں میں جا شامل ہونے کے لئے کافروں کے سامنے سے ٹل جائے تو مضائقہ نہیں۔ (نذیر احمد)

﴿یا ایھا الذین آمنو اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار و من یولھم یومئذ دبرہ الا متحرما لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ﴾ (۸:۱۶)

افلاس مال سے نہیں بلکہ اعمال سے ہے

صحابہ جمع تھے رسولِ خداؐ نے (ان سے) دریافت فرمایا: اے دوست دارانِ محمدؐ! آپ حضرات مفلس کسے سمجھتے ہیں؟

ایک صاحب : یارسول اللہؐ! جس کے پاس زر و مال نہ ہو وہی تو مفلس ہے۔

رسولِ خداؐ : بے شک! دنیا کا افلاس یہی ہے۔ مگر ایک افلاس عقبیٰ کا بھی ہے اور میں اسی کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

عرض ہوا: یارسول اللہؐ! عقبیٰ اور افلاس۔

رسولِ خداؐ : ہاں صاحب! عقبیٰ اور افلاس! مثلاً ایک شخص خدا کے حضور میں حاضر ہوگا نماز، روزہ، زکوٰۃ ہر ایک عمل سے مالا مال مگر دنیا میں کسی کو برا بھلا کہا ہوگا اس لئے اس کی نیک اعمالی کا ایک حصہ وہ شخص لے جائے گا کسی پر تہمت باندھی ہوگی اسے بھی معاوضہ ملے ہی گا،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف سے ایسا شخص آئے گا جس نے اس شخص سے مار کھائی ہوگی وہ مظلومیت کا بدلہ بھی اس کے اجر میں سے لے گا اور ایک ناکردہ گناہ جو اسی شخص کے ہاتھوں مقتول ہوا ہوگا وہ بھی تو اپنی دیت کا طالب ہوگا جو قاتل کے اعمال ہی سے وضع ہوگا۔ بالآخر یہ نیک عمل اپنے سارے اعمال حسنہ دوسروں سے چھنوا کر خود جہنم واصل ہو جائے گا۔ یہ ہے عقبیٰ کا افلاس۔

قرض پر:

عقیدے کی حفاظت کے لئے سر سے کفن باندھ کر نکلنا اور اس راہ میں جان پر کھیل جانا انسان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ اس لئے دوسرے اعمال کے مقابلے میں شہادت پر اجر بھی زیادہ ہے لیکن جب غازی اپنے پیچھے قرض چھوڑ کر شہید ہو جائے تب؟

رسول خداؐ امت کے لئے قرض کو وہ سب سے بڑی مصیبت قرار دیتے اور مقروض کے جنازے میں شرکت نہ فرماتے یہ نکتہ مسلمانوں کو دو اہم کاموں پر متوجہ کر سکتا ہے۔

۱۔ محنت۔ ۲۔ کفایت۔

رسولِ خداؐ نے ایک مرتبہ جہاد کی فضیلت پر فرمایا: خدا پر ایمان اور اس کی راہ میں شہادت بہترین اعمال ہیں سامعین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا:

یا رسول اللہؐ! قوم اور وطن کی حفاظت میں شہادت نصیب ہو جائے تو میرے پچھلے گناہ معاف ہو سکیں گے؟

رسولِ خداؐ : بشرطیکہ نام ونمود اور ذاتی غرض کے بغیر یہ مقصد حاصل کر سکو اور میدان سے پیٹھ دکھا کر فرار بھی نہ کیا ہو۔

رسولِ اکرمؐ یہ بات جملہ حاضرین کے پوری طرح ذہن نشین فرمانا چاہتے تھے اب سائل کی جانب مخاطب ہو کر دریافت فرمایا:

آپ نے کیا پوچھا تھا؟

سائل: اگر قوم اور ملک کی حفاظت میں شہادت حاصل کر لوں تو میرے پہلے گناہ بھی معاف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے جائیں گے؟

فرمایا : اگر نام ونمود اور ذاتی منفعت کے بغیر یہ مرتبہ حاصل کرو اور میدان سے پیٹھ دکھا کر نہ چلے آؤ۔ نیز تمہارے ذمے کسی کا قرض بھی نہ ہو۔ ①

عبداللہ بن ابی منافق کے فرزند مومن عبداللہ سے

مدینہ کے ''راس المنافقین'' عبداللہ بن ابی کی ذات سے اسلام اور رسولِ خداؐ کے متعلق وہ کارنامے ظہور میں آئے کہ جہنم میں ابوجہل اور ابولہب بھی اسے دیکھ کر شرما گئے۔ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی میں چشمہ پر دو مسلمانوں میں چپقلش سی ہو گئی دونوں ہی مدینے کے باشندے تھے مگر ایک حضرت عمر کا غلام تھا جہجاء نامی اس شخص نے اپنے آقا کے ہم وطنوں کی دہائی پکاری (یا للمهاجرین!) دوسرے نے اپنے یاران وطن کو پکارا (یا للانصار!) فریقین بڑھے مگر کسی قسم کی آویزش کے بغیر تنازع ختم ہو گیا۔

تنازع کی یہ فضا منافقین کی بدولت رونما ہوئی جن کے سرغنہ عبداللہ ابن ابی تھا یہ لوگ جنگوں میں مسلمانوں کے ہمراہ ہو جاتے اور مقاتلہ کے وقت اس طرح بچے رہتے کہ ان میں سے کسی کے بدن پر خراش تک نہ آتی مگر غنیمت کی تقسیم میں برابر کا حصہ لینے کے لئے سب سے آگے ہوتے۔ نفاق۔

با ما شراب خوردو بہ زاہد نماز کرد

کے ذوق ونمود کی وجہ سے تو اختیار کیا جاتا ہے فریقین میں مصالحت سے منافق ابن ابی تلملا اٹھا پہلے تو ان تین جرائم کا ارتکاب کیا (اپنے ہم قوم خزرج سے کہا)

۱۔ اگر اپنے کتے کو پال پوس کر فربہ کرو گے تو ایک دن تم پر ہی دوڑ پڑے گا۔

۲۔ ابی نے یہ ڈینگ بھی ماری کہ ذرا مدینہ پہنچ لیں دیکھنا ہم کس طرح ان بے

① بخاری کتاب الجهاد باب ماجاء فمن يهد و عيبه دين ص ۲۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ما یہ لوگوں کو اپنے شہر سے نکال دیتے ہیں۔

(یقولون لئن رجعنا االی المدینة لیحرجن الاعز منھا الاذل) ①

۳۔ واقعہ افک بھی اسی غزوہ بنومصطلق کی یادگار ہے جسے ابی ہی نے دہکایا اور!

(و کان کبر ذلك عبدالله بن ابی سلول فی رجال من الخررج) الخ ②

رسولِ خداؐ کی طرف سے ابن ابی پر مواخذہ کے بغیر مدینے میں یہ افواہ پھیل گئی کہ رسالت مآبؐ اسے (ابی کو) حوالہ جلاد کرنے کو ہیں جس پر ابی کے صاحبزادے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا نام بھی عبداللہ ہی تھا۔

عبداللہ: یا رسول اللہؐ! آپ میرے باپ کو جلاد کے حوالے کرنا چاہتے مجھے ان کی سفارش مقصود نہیں التماس یہ ہے کہ میں ہی اپنے باپ کا سر پیش کیے دیتا ہوں۔ یا رسول اللہؐ! اہائی مدینہ کو اعتراف ہے کہ میں اپنے باپ سے بے حد محبت رکھتا ہوں اگر وہ کسی اور مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوئے تو خطرہ ہے کہ میں ان کی محبت کے جوش میں قاتل کو قتل کر دوں اور یہ مناسب نہ ہوگا کہ میں کافر کے عوض میں مومن کو قتل کر کے جہنم کا مستوجب قرار پاؤں؟

رسولِ خداؐ : اے عبداللہ! ایسا نہ ہوگا میں پہلے سے زیادہ اس پر شفقت اور احسان سے پیش آؤں گا۔ نترفق و نحس فیہ۔ ③

اس کے بعد بھی ابن ابی اپنی زبان کو اسلام کی توہین سے آلودہ کرتا لیکن رسولِ خداؐ کی طرف سے جاں بخشی کے بعد اس کی زبان سے ایسے کلمات سننے والے برملا اسے ملامت کرتے حتیٰ کہ وہ اپنی موت مر گیا۔

---

① سمن کلب یا کلك (سیرة ابن ھشام غزوه بنی المصطلق ج۱ ص ۱٤٦)

② سیرة ابن ھشام ج۱ ص ٥٣ باب خبر الافك فی غزوه بنو المصطلق

③ ابن ھشام ایضاً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کرنے آئے اور مسلمان ہو کر واپس لوٹے:

قریش کس قدر مگن تھے غیر اللہ کی محبت میں خدا کی ہستی کا بھی اقرار تھا اور بتوں سے روگردانی میں بھی عافیت نہ سمجھتے سجدہ' طواف' نذر' قربانی اور خیرات بتوں کے لئے وقت اور مجرد ایمان کے لئے خدا کی ذات کیا حال ہوگا اس قوم کا جس نے خدا اور اس کے شریکوں کی حق بندی تک میں کوتاہی نہ کی ہو جس میں بعض کا یہ دستور ہو کہ نذر نیاز کے موقعوں پر اگر خدا کا حصہ لگائیں بھی تو برائے بیت اور موقع بے موقع وہ بھی ندارد جس کی حکایت قرآن نے ان لفظوں میں فرمائی ہے۔

یہ (کافر) خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور اس کے پیدا کئے ہوئے چوپایوں میں اللہ کا ایک حصہ ٹھہراتے بھی ہیں تو اپنے خیال کے مطابق یوں تقسیم کرتے ہیں کہ

"اتنا تو خدا کا حصہ ہے اور اتنا ان بتوں کا حصہ ہے جنہیں ہم نے خدائی میں شریک کر رکھا ہے۔"

﴿ وجعلوا مما ذرأ من الحرث و الانعام نصيبا فقالو. هذا لله وهذا لشركائنا ﴾

طرفہ یہ کہ!

وقت پڑنے پر ان کے مقرر کردہ شریکوں کا حصہ تو اللہ کی طرف منتقل نہیں ہو سکتا مگر خدا کا حصہ ان کے مقرر کردہ معبودوں کو پہنچ سکتا ہے ایسی بری تقسیم!

﴿ فما كان لشركائهم ولا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل لشركائنا ساء ما يحكمون ﴾ (سورہ انعام)

قریش ہی کا یہ وطیرہ تھا جس میں ملک کے دوسرے باشندے بھی ان کے پیرو تھے خدا کی پناہ۔ یہ لوگ شرک کے شجرۃ الزقوم میں بھی قلمیں لگانے سے باز نہ رہ سکے۔

ظہور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ تکلیف قریش ہی نے محسوس کی صرف بتوں کی نصرت کے لئے آنحضرتؐ سے توحید و شرک میں سمجھوتے کی تدبیریں بھی کیں' لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نور اور تاریکی دونوں کی یک جائی کہاں ممکن ہے؟

رسول اللہ کی بعثت کا مقصد توحید تھا اور توحید ہے غیر اللہ سے کفر اور خدائے واحد پر ایمان۔

قریش اپنی معبوں کی غرض سے اپنے مشہور متکلم حصین بن خزاعی کو رسول اللہؐ کے ہاں لے گئے مجمع زیادہ تھا چند افراد کے سوا باقی باہر بیٹھ گئے۔

قریشی مناظر نے مکالمہ کا آغاز ان لفظوں سے کیا:

حصین: آپ نے بتوں کی مذمت کا عجیب وطیرہ اختیار کر رکھا ہے آپ کے والد اور میرے والد دونوں ان کی پوجا کرتے اور میرے باپ سے آپ کے والد افضل تھے۔ آپ کو ان کے خلاف کرنے میں بھی تامل نہیں؟

رسولِ خداؐ : آپ کو اور مجھے اپنے اپنے باپ دادا کے عقیدہ وعمل سے کیا غرض ہے؟ ①
ہمیں اپنا اپنا حال وقال دیکھنا چاہئے۔ www.KitaboSunnat.com

اور رسالت مآبؐ نے (بلا فصل) مخاطب سے یہ سوال کیا۔

رسولِ خداؐ : اے حصین! آپ کے معبود تعداد میں کتنے ہیں؟

حصین: صرف سات کی تعداد میں ہیں اور ان کے ماسوا ایک معبود آسمانی بھی ہیں۔

رسولِ خداؐ : مصیبت میں تو آپ ان زمینی خداؤں ہی کو پکارتے ہوں گے؟

حصین : نہیں صاحب! ایسے وقت میں ہم صرف آسمانی خدا سے مدد کی التجا کرتے ہیں۔

رسولِ خداؐ : اور اگر مال ودولت یا مویشی پر بار آ پڑے تب آپ آسمانی خدا سے استعانت طلب کرتے ہیں یا زمینی خداؤں سے؟

حصین : مال مویشی میں خطرے پر بھی آسمانی خدا ہی سے مطلب استمداد کی جاتی ہے۔

رسولِ خداؐ : اے حصین! جو ذات تنہا مصیبت کے موقعوں پر آڑے آتی ہے دوسرے اوقات میں آپ اس کے ساتھ اوروں کو ساجھی بنا دیتے ہیں۔

---

① یہاں ترجمہ ایک جملے کے معنی عمداً حذف کر دیئے گئے ہیں۔ (حسل کے لئے اصابہ ج ۲ ص ۲۰ نمبر ۳۰ ۔)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب! آپ کے پاس اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ جس وقت آپ خدا کو پکارتے ہیں اس وقت آپ کو اس کی مہربانی کی امید ہوتی ہے یا اس کی طرف سے گرفت کا خطرہ ہوتا ہے؟

حصین: اس وقت ہمیں اس کی طرف سے گرفت کا خطرہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی مہربانی کی توقع ہوتی ہے اور حصین نے گھبرا کر کہا:

برادرِ من! میں آپ کے پاس اس غرض سے تو نہیں آیا تھا کہ آپ میرے عقیدے میں رخنہ پیدا کریں۔

رسولِ خداؐ: حصین! آپ جیسوں کا مستقبل میرے سامنے ہے' اب وہی شخص سلامت رہ سکے گا جو خدائے واحد لاشریک کا ساجھی کسی کو نہ بنائے۔

یہ سن کر حصین کے تخیلات کا رخ بدل گیا اور عرض کیا:

حصین: یا رسول اللہؐ! سچا مسلمان ہونے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ اور میرا قبیلہ بھی مجھے تنہا نہیں چھوڑ سکتا وہ بھی میرے ساتھ اسلام قبول کریں گے۔

رسولِ خداؐ: کافی ہے زبان سے تمہارا یہ کہنا:

یا اللہ! مجھے توفیق عنایت ہو ان کاموں کی جو میرے لئے بہتر ہوں اور میرے علم میں ترقی عطا فرمائیو!

حصین نے یہ کلمے دہرائے مگر جو لوگ ان کے شامل رسالت مآبؐ کی مجلس میں جمع تھے کلیجہ پکڑ کر رہ گئے حصین باہر آئے تو مجمع کے سامنے قبول اسلام کا اظہار کیا جس کے جواب میں قریش نے اپنا مجربہ جملہ استعمال فرمایا کہ ''حصین صابی ہو گیا ہے۔''

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور
نمبر.....1.50.91.....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

Some out class

B O O K S

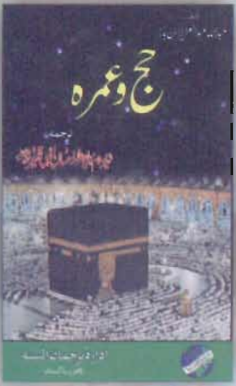

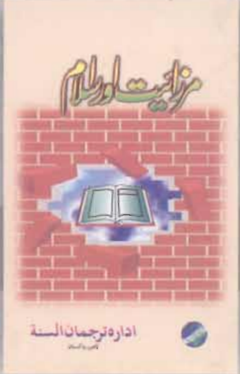

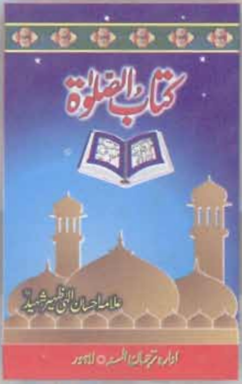

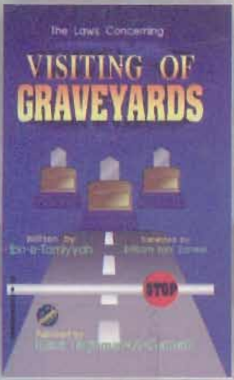

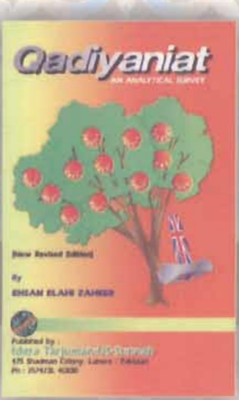

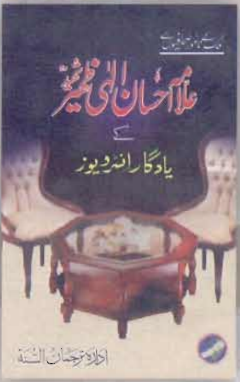

IDARA TARJUMAN-US-SUNNAH